ما شاء الله لا قوة الا بالله
از تصانیف مجمع العلوم مولانا مفتی محمد عنایت احمد صاحب مرحوم این ہر دو رسالہ موسوم باسم تاریخی
علم الفرائض ۱۲۶۴
و
ملخص الحساب ۱۲۶۲
باہتمام محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان و ترتیب و تقسیم یا خدمت برادر معظم محمد مصطفی خان مغفور
در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۲۹۴

فہرست علم الفرائض

فہرست ملخصات الحساب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی لہ میراث السموات والارض والصلوۃ والسلام علی افضل من بین سہام التعصیب والفرض وعلی الہ الکرماء وصحبہ الرحماء والعلماء ورثۃ الانبیاء بعد حمد او صلوۃ کے جاننا چاہیے کہ اس زمانے مین اکثر علمای دین نے کتابین دین کی اردو مین تالیف کین اور یہ بات بہت موجب ہدایت اور شیوع علوم دینیہ کی ہوئی ہزارون جاہل قرآن شریف اور احادیث حضرت خیر البشر کے معانی پر واقف ہو گئے اور عقائد اسلام اور مسائل فقہیہ سے مطلع ہو گئے مگر اب تک کوئی کتاب علم فرائض مین بزبان اردو نظر سے نہین گذری اور یہ علم بھی منجملہ علوم دینیہ کے ایک عمدہ علم ہی چنانچہ حدیث شریف مین جسب روایت فقہا کے وارد ہی تعلموا الفرائض وعلموها الناس فانها نصف العلم یعنی سیکھو تم فرائض کو اور سکھاؤ اوسے لوگون کو پس تحقیق وہ آدھا علم ہی اس حدیث سے بڑی بزرگی اور تاکید علم فرائض کی ثابت ہوتی ہی کہ اور جمیع علوم کو ایک نصف علم اور فرائض کو ایک نصف علم فرمایا لہذا خاکسار ذرہ بیمقدار معتصم بذیل سید انبیا محمد عنایت احمد غفرلہ الصمد بنظر نفع رسانی برادران مومنین کے جمیع مسائل ضروریہ فرائض کو زبان اردو مین بیان کرتا ہی اور شرح رسالہ منظومہ

موسومہ بجامع مؤلفہ مولوی سید نوازش علی صاحب ساکن نگینہ کی کہ علم فرائض میں
بڑے اوستاد کامل تھے اور جمیع علم فرائض کو اوس سالے میں اونھون نے بکمال متانت و
تحقیق درج کیا ہی لکھتا ہی غرض شرح لکھنے سے یہ ہی کہ جو کوئی چاہے اوس رسالے کو حفظ کرلے
اور اوسکے مطلب پر شرح کے وسیلے سے مطلع ہوجاوے تو سب مطالب فرائض کے اوسے
ہمیشہ مستحضر رہین اور اگر کوئی شخص علم فارسی سے بے بہرہ ہو اور فقط زبان اردو جانتا ہو تو
وہ صرف اون مسائل کو جو بصورت شرح زبان اردو مین لکھے ہین پڑھ لے کر بلا دقت
جمیع مسائل فرائض پہ مطلع ہوجائیگا اگرچہ ایسی صورت بہت کم ہی کہ آدمی مطلق فارسی
نہ پڑھا ہوا ور قصد تحصیل علم کا زبان اردو مین کرے مگر اصل مقصود تالیف و تصنیف سے
زبان اردو مین یہی ہی کہ غیر فارسی خوان بھی مسائل دینیہ اور علوم یقینیہ پر آگاہی حاصل کرین سو یہ
غرض بھی اس کتاب سے حاصل ہوسکتی ہی اور چونکہ یہ کتاب سنہ ۱۲۶۲ ہجری مین تالیف ہوئی
اور پورا علم فرائض کا اسمین درج ہی لہذا اسکا نام علم الفرائض کہا رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اب یہان سے شرح رسالہ موصوفہ کی شروع ہوتی ہی اور مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے
بسبب اختصار کے فصلین مقرر نہین کین فقیر نے ہر مطلب کے شروع سے پہلے عبارت
فصل کی جس سے طرف خلاصۂ بیان اوس فصل کے اشارہ ہوجاوے سرخی مین لکھدی ہی کہا

مؤلف نے غفر اللہ لہم بعد حمد حق و صلوٰۃ رسول عرض دارد فقیر آل بتول ابن ناصر
نوازش ست بنام بیافت از ہند در نگینہ مقام نش یعنی بعد حمد خدا اور درود رسول
کے عرض کرتا ہی فقیر اولاد بتول کا کہ بیٹا ناصر کا ہی نوازش نام اوسکا پایا اوسنے ہندوستان مین
سے نگینے مین مقام بتول لقب ہی جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا مؤلف سید تھے اسلیے
اپنے تئین فقیر آل بتول کہا اور نام والد مؤلف کا ناصر علی ہی اور نام اونکا نوازش علی بسبب

ضرورت شعر کے ان دونون نامون مین سے نصف نصف لا کے نگینہ ایک قصبہ ہی متصل مراد آباد کے

فصل پہلی بیان مین کیفیت صرف اور تقسیم مال میت کے بعد موت اوسکے

ه اولاً مال مردہ دہ در دین + گر بود اور التعلق ست بعین ش یعنی اول مال مرے کا
دینا چاہیے اس قسم کے دین مین جیسے علاقہ کسی شی معین سے ہو جیسے ایک چیز میت کی
کسی شخص پاس گرو ہی اور میت سوا اوس چیز کے اور کچھہ نچھوڑے پس مین مرتہن کا یعنی
زر رہن کہ شی مرہون سے متعلق ہی اوپر تجہیز اور تکفین میت کے مقدم ہی اوس شی مرہون کو
بیچ کے اول زر رہن ادا کرینگے بعد اوسکے اگر کچھہ باقی ہے اوس سے تجہیز و تکفین ہوگی نہین تو وہ
لوگ جن پر خرچ اسکا حالت حیات مین واجب تھا تجہیز و تکفین کرین اور جو وہ بھی نہون تو بیت المال
سے کفن و دفن کیا جائیگا یا مثلاً کسی شخص نے ایک گھوڑا سو روپے کو مول لیا اور بسبب عدم
ادائے قیمت کے بائع نے اوس گھوڑے کو اپنے قبضے مین رکھا اور مشتری نے ادائے قیمت
مر گیا اور کوئی چیز اوسنے سوائے اوس گھوڑے کے از قسم مال نہین چھوڑی تو ادا کرنا زر ثمن
گھوڑے کا بائع کو کہ دین متعلق بشی معین یعنی گھوڑے سے ہی مقدم ہی اوپر تجہیز و تکفین میت کے
یعنی اوس گھوڑے کو بیچ کے اول قیمت اوسکی بائع کو ادا کرین اگر کچھہ بچے مثلاً وہ گھوڑا ایک سو
دس روپے کو بکے تو وہ باقی تجہیز و تکفین مین صرف کیا جائے اور اگر کچھہ نہ بچے مثلاً وہ گھوڑا پورے
سو روپے کو بکے یا نوے روپے کو بکے تو در صورت نہونے اون لوگون کے جن پر نفقہ اسکا
واجب ہی خرچ کفن و دفن میت کا بیت المال سے دلایا جائے اور جسقدر دین ادا نہوا اوسکا مواخذہ
میت کے ذمے رہا ه پس تجہیز او بلا کم و بیش + عدد سنت ست و قیمت بیش + ش
یعنی بعد ادائے دین متعلق بعین کے صرف مال مردے کا ہو اوسکی تجہیز و تکفین مین نہ کمی اور

بیشی کے موافق عدد سنت کے اور قیمت اگلی کے عدد سنت کفن مین مرد کے لیے تین کپڑے ہین قمیص جسے کفنی کہتے ہین اور ازار کہ ایک چادر ہوتی ہے بجاے تہبند کے اور لفافہ جسے پوٹ کی چادر کہتے ہین اور عورت کے لیے پانچ کپڑے ہین تین مرد والے اور خمار یعنی اوڑھنی جسے سر پر اور سر کے بالون پر جو دو حصے کر کے سینے پر ڈالے جاتے ہین اوڑھاتے ہین اور سینہ بند جس سے چھاتیان عورت کی باندھ دی جاتی ہین اور اگلی قیمت سے مراد یہ ہے کہ موت سے پہلے اپنی حالت حیات مین میت جس قیمت کے کپڑے پہنا کرتا ہو اوسی قیمت کا کفن اوسے دیا جاوے اور اگر اوسکے پاس حالت حیات مین تین طرح کے کپڑے ہون ایک ایسے جنھین عیدین مین اور شادی بیاہ مین پہنتا ہو اور دوسرے ایسے جنھین دوستون آشناؤن کی ملاقات کے وقت پہنا کرتا ہو اور تیسرے ایسے کہ اپنے گھر مین پہنے رہتا ہو تو دوسری قسم کا کفن دینا چاہیے اسلیے کہ وہ متوسط ہے کمی بیشی عدد مین یہ کہ مرد کو تین کپڑے سے اور عورت کو پانچ کپڑے سے کم یا زیادہ دین اور قیمت مین یہ کہ جس قیمت کا کپڑا حالت حیات مین پہنتا ہو اوس سے کم قیمت کا یا زیادہ قیمت کا کفن دین **ف** تجہیز کے معنی سامان کرنا میت کے سامان کرنے مین غسل اور گور کنی اور دفن بھی داخل ہے جس چیز مین ضرورت خرچ کی ہو وہ مال میت مین سے لیا جاوے اور یہ خرچ دین غیر متعلق یعنی مقدم ہے **ھ** پس بدین دگر نہ بیست چنان **ش** یعنی بعد تجہیز و تکفین میت کے مال مرے کا صرف کیا جاوے اور دین مین کہ متعلق شی معین سے نہین اگر ترکہ سب قرض دارون کے قرض کو کفایت کرے تو ادا کی دین اور کفایت نکرے تو اونمین حصہ رسدی دے دیوین چنانچہ طریقہ اوسکی تقسیم کا آگے بیان ہوگا **ھ** پس موصی لہ ثلث برسان **ش** بعد ادا ے دین کے جسقدر مال مرے کا باقی رہے اوسکی تہائی موصی لہ کو دین موصی لہ وہ ہے جسکے لیے میت کہہ گیا ہو کہ بعد موت میری اوسے اسقدر

مال بیچ اول اوسے ایک تہائی مال تک دینا وارثون کے حق پر مقدم ہی پس اگر میت نے وصیت واسطے اوسکے ایک تہائی مال کی یا اس سے کم کی تھی اوسیقدر اوسے دینگے اور اگر وصیت تہائی سے زیادہ کے لیے کی تو تہائی ہی دینگے زیادہ نہ دینگے هم پس بذی فرض و نسب عصبه ش یعنی بعد ادا دین اور وصیت کے دیا جاے مال مردے کا صاحب فرض کو اور ان وارثون کو جو نسب سے عصبه ہین صاحب فرض وہ وارث ہین جنکا حصه مقرر ہی جیسے مان کہ اوسکے لیے درصورت ہونے اولاد کے چھٹا حصه مقرر ہی اور بغیر اولاد کے تہائی یا جورو کہ اوسکے لیے چوتھائی بغیر اولاد کے اور آٹھوان حصه ساتھ اولاد کے مقرر ہی نسب سے عصبۂ میت کے ایسے قرابت والے ہین جنکے لیے حصه مقرر نہین اگر اکیلے ہون تو کل مال وہین پونہچے اور اگر ساتھ اصحاب فرائض کے ہون تو جو ذوی الفروض سے بچے اونھین ملے جیسے بیٹا بھائی بھتیجا هم بعد ازان معتق از سبب عصبه ش یعنی بعد عصبات نسبیه کے مال اوسکا دیا جاے آزاد کرنے والے کو کہ وہ سبب سے عصبه ہی اور اوسے عصبۂ سببی کہتے ہین اسواسطے کہ عصوبت اوسکو بسبب آزاد کرنے کے حاصل ہوئی ہی نہ بسبب قرابت کے یعنی اگر میت اصل مین کسیکا غلام ہوا اور اوسکے مولی نے اوسے آزاد کر دیا ہو اور وہ اپنا کوئی عصبۂ نسبی نچھوڑے تو اوسکا مال اس آزاد کرنے والے کو مرد ہو یا عورت بطور عصوبت کے پہونچیگا اگر ساتھ اصحاب فرائض کے ہو تو جو کچھ بعد دینے اصحاب فرائض کے بچے اوسے ملے اور اگر اکیلا ہو تو کل مال اوسے پونہچے ف معتق کو مولی العتاقه بھی کہتے ہین هم عصبات ش پس عصبه چون نبا شند ش یعنی درصورت نہونے آزاد کرنے والے کے مال دیا جاے اوسکے عصبات کو جو مرد ہون اگر ایک شخص مرے اور کوئی اپنا عصبۂ نسبی نچھوڑے اور آزاد کرنے والا بھی نہ ہو تو اوس آزاد کرنے والے کے عصبۂ مذکر کو وہ مال بطور عصوبت کے

ملے گا عصبہ مؤنث کو نہ ملے گا مثلاً اوس آزاد کرنے والے کے ایک بیٹا ہی اور ایک بیٹی تو کل مال
ابن کو ملے گا بنت کو کچھ نہ ملے گا حالآنکہ وہ بھی ساتھ ابن کے عصبہ ہی ھ پس بفرض سبب
رد پاشند ش پھر موافق حصہ مقررہ نسب کے بطور رد کے دیوین یعنی جب کہ عصبات
نسبی و سببی کوئی نہوں تب جو کچھ مال بعد دینے سہام ذوی الفروض کے بچے ذوی الفروض
نسبیہ پر بطور رد کے موافق حصہ اونکے تقسیم کرین ذوی الفروض بھی دو قسم ہین نسبی جو علاقہ
نسب رکھتے ہین جیسے مان باپ بیٹی بہن اور سببی یعنی جورو اور مرد کہ مستحق حصہ فرض کے
بسبب نکاح کے ہوئے ہین قرابت نہین رکھتے سو رد اوپر ذوی الفروض نسبیہ کے ہوتا ہی
ذوی الفروض سببیہ یعنی زوج اور زوجہ پر نہین ہوتا بلکہ جو مال بعد دینے فرض اونکے فاضل رہے
بیت المال مین رکھا جاوے اور اگر بیت المال خراب ہو جیسا کہ اس زمانے مین ہی تو زوجین پر
رد کیا جاوے چنانچہ اشباہ وغیرہ کتب فقہ مین لکھا ہی ھ بعد از ان ذوی رحم پس اولی از موالات
ہر کہ شد مولی آنکہ حامل شدہ بشر و خیر ش یعنی در صورت نہونے ذوی الفروض نسبی اور
عصبات کے مال مردے کا دیا جاوے ذوی رحم کو اور در صورت نہونے ذوی رحم کے مستحق میراث
کا وہ شخص ہی کہ بسبب موالات کے مولی ہوا ہی جسنے نیکی بدی کو اپنے ذمہ لے لیا ہی ذوی رحم اوس
قریب کو کہتے ہین جو نہ ذی فرض ہو اور نہ عصبہ جیسے نواسہ یا ماموں اگر زوج یا زوجہ کے
ساتھ ہو تو جو کچھ بعد دینے حصہ اون دونون کے بچے ذوی رحم کو ملے اور اگر اکیلا ہو تو کل مال
اوسے ملے اور صورت عقد موالات کی یہ ہی کہ ایک شخص مجہول النسب دوسرے شخص سے کہے
کہ تو میرا مولی ہی جب مین مرون تو میری میراث لیجیو اور اگر مین ایسا جرم کرون جس سے دیت عاقلہ
لازم آوے تو تو دیجیو اور دوسرا اس بات کو قبول کر لیوے پس دوسرا مولی الموالات کہلاتا ہی نیکی
بدی اپنے ذمے لینے سے یہی مراد ہی کہ اوسنے میراث لینے اور اوسکے عوض تاوان دینے کو قبول کیا

کر لیا ہی بموجب شرع شریف کے قتل خطا اور بعضے اور جرموں مین مجرم کے اقارب و برادری والون پر جو اوسکے بھلے برے کے شریک ہون اور اوسکے مددگار رہتے ہون تاوان دینا لازم آتا ہی اسے دیت عاقلہ اور عقل کہتے ہین سو جب کہ مولی الموالات نے دوسرے شخص مجہول النسب کا تاوان اپنے ذمے لے لیا در صورت وقوع اس قسم کی جنایت کے اوسے تاوان اوسکا اسے دینا پڑے گا اور حال وراثت مولی الموالات کا مثل ذوی الارحام کے ہی کہ اکیلا مستحق کل مال کا ہی اور ساتھ زوج یا زوجہ کے مستحق اوسقدر کا جو بعد دینے حصہ اون دونون کے بچے ھ پس مقر لہ النسب

بر غیر لیکن آن غیر میت از وی منکر بود وان مقر شد بقول خویش مقر ش یعنی بعد مولی الموالات کے مستحق میراث ہی وہ شخص کہ جسکے لیے میت نے اقرار کیا ہو نسب کا اسطرح کہ وہ نسب میت سے نہو بلکہ غیر کیطرف رجوع کرے اور وہ غیر اس نسب سے منکر ہوا اور یہ مقر اپنی بات پر قائم رہے صورت اقرار نسب کی غیر پر یہ ہی مثلا میت نے کسی مجہول النسب کے لیے یہ اقرار کیا ہو کہ یہ میرا بھائی ہی کہ اس صورت مین نسب اوسکا میت کے باپ کی طرف رجوع کرتا ہی یا یہ کہ میرا چچا ہی کہ اوسکا نسب میت کے دادا سے ہوتا ہی سو اس قسم کے شخص کے وارث ہونے مین اس مرتبے مین دو شرطین ہین ایک یہ کہ جسکی طرف نسب رجوع کرتا ہی جیسے باپ یا دادا اوپر والی مثالون مین اس نسب سے منکر ہوا اور اوس شخص کو اپنا بیٹا نہ بتاوے اسواسطے کہ اگر وہ بھی اقرار کرے گا تو یہ شخص حقیقۃً بھائی یا چچا میت کا ٹھہر جائے گا اور اس مرتبے مین وارث نہوگا بلکہ بھائی اور چچا کے مرتبے مین میراث پاوے گا دوسری یہ کہ میت نے بعد اقرار کے پھر انکار اوسکے بھائی یا چچا ہونے سے نہ کیا ہو اسواسطے کہ اگر وہ بعد اقرار کے منکر ہوگیا تو پھر اس شخص کو کچھ نہ پہنچے گا اور اقرار نسب کی غیر پر قید اسلیے ہی کہ اگر اقرار معتبر نسب کا میت نے اپنی ذات سے کیا مثلا کہا کہ یہ میرا بیٹا ہی تو وہ شخص سچ مچ کا بیٹا ٹھہر جائے گا اور اوسکو بیٹے کے مرتبے مین میراث ملے گی نہ اس مرتبے

م پس موصی لہ تمام و کمال او بعد ازان میرسد بہ بیت المال ش یعنی جب کوئی اوپر والے اشخاص مین سے نہو تو مال مرنے کا پہونچتا ہی اوس شخص کو جسے مردہ اپنا تمام مال دینے کو کہہ مرا ہو اور جب وہ بھی نہو تو سب مال پہونچے بیت المال کو بیت المال کہتے ہین خزانہ بادشاہ اسلام کو جس مین مال خراج وغیرہ کا جمع ہوتا ہی اور اہل استحقاق کو دیا جاتا ہی

فصل دوسری موانع ارث کے بیان مین

م مانع ارث قتل ناحق و آن از مکلف کہ شد مباشر آن ش منع کرنیوالا ارث سے قتل ناحق ہی کہ آدمی عاقل اور بالغ کے ہاتھہ سے واقع ہو یعنی اگر کوئی شخص اپنے مورث کو قتل کرے تو اوس قاتل کو مقتول کی میراث نملیگی اور اسمین تین شرطین ہین اول یہ کہ قتل ناحق ہو پس اگر کسی شخص نے اپنے مورث کو بحکم حاکم حد مین یا قصاص مین قتل کیا یا وہ مورث اوسپر بقصد قتل حملہ آور ہوا تھا اسنے مدافعت مین اوسے قتل کیا ہو تو یہ قاتل محروم نہوگا اسواسطے کہ اس سے قتل ناحق نہین واقع ہوا دوسری یہ کہ قاتل مکلف ہو یعنی عاقل بالغ ہو دیوانہ یا لڑکا نہو پس اگر کسی دیوانے یا لڑکے کے ہاتھہ سے اوسکا مورث مارا گیا تو وہ محروم نہوگا تیسری یہ کہ قتل اوسکے ہاتھہ سے واقع ہوا ہو کہ اسے مباشرت قتل کہتے ہین اور جو قتل بطور تسبیب کے ہو یعنی ہاتھہ سے قتل نکرے لیکن ایسا کام کرے جس سے وہ شخص ہلاک ہو جاوے مثلاً کنوان اوسکی راہ مین کھودے ایسی زمین مین کہ اس کھودنے والے کی ملک نہین اور وہ اسمین گر کر مر جاوے تو ایسی صورت مین قاتل محروم نہین ہوتا م رقیت اختلاف دین و دار ش دوسرا مانع رقیت ہی یعنی وارث کا لونڈی غلام ہونا اگر ایک شخص مرا اور بیٹا اوسکا کسیکا غلام ہی تو یہ بیٹا اوسکا وارث نہوگا تیسرا مانع اختلاف دین ہی یعنی اگر وارث اور مورث کے دین مین اختلاف ہو ایک مومن ہو اور دوسرا کافر

مثلاً باپ کافر ہی بیٹا مسلمان تو ان دونون مین توارث نہین اگر باپ مرے ابن کو اوسکی میراث
نملے اور اگر بیٹا مرے باپ کو میراث نملے چوتھا مانع اختلاف دارہی کافرون مین اگر ایک کافر
دارالاسلام مین ذمی یعنی بادشاہ اسلام کا مطیع ہوکے جزیہ دیکے رہتا ہو اور دوسرا کافر دارالحرب
یعنی کافرون کے ملک مین ہو ان دونون مین توارث نہین ایک کو دوسرے کی میراث نملے گی ہم

جہل ترتیب موت نیز شمار ش پانچوان مانع توارث کا نہ معلوم ہونا ترتیب موت کا ہی مثلاً
ایک کشتی مین چند اقارب ایک ساتھ ڈوب گئے اور یہ معلوم نہین کہ کسکی جان پہلے نکلی
اور کسکی جان پیچھے یا ایک لڑائی مین چند شخص مارے گئے اور معلوم نہوا کہ کون پہلے مارا گیا
اور کون پیچھے تو اس قسم کے اموات آپسمین ایک دوسرے کے وارث نہین ہوتے ہر ایک کی میراث
اوسکے اون وارثون کو ملیگی جو باقی رہے ہین مثلاً زید باپ اور عمرو بیٹا ایک لڑائی مین مارے
گئے اور یہ معلوم نہین کہ کون پہلے مرا اور کون پیچھے مرا اور زید کے خالد اور ولید بیٹے ہین اور
عمرو کے حکم اور سالم اب زید کی میراث خالد اور ولید کو پہنچے گی اور عمرو کی میراث حکم اور سالم کو ان
دونون کو زید کی میراث مین سے کچھہ نہ پہنچے گا اس سبب سے کہ انکے باپ عمرو کو زید کے ترکے مین
سے کچھہ نہین پہنچا ہی کہ اوسکے مستحق یہ دونون ہون ہم نیست ممنوع مانع میراث ش
یعنی ایسا شخص جسمین کوئی مانع موانع ارث مین سے پایا جاتا ہی مانع میراث اور وارثون کا نہین
مثلاً بیٹا پوتے کا مانع ارث ہوتا ہی بیٹے کے ہوتے پوتے کو کچھہ نہین ملتا اور اگر بیٹا کافر ہو یا غلام
ہو تو وہ مانع پوتے کے وارث ہونے کا نہوگا بلکہ پوتا ہی وارث ہوگا اور یہ بیٹا کالعدم ہی یا اولاد کے
ہوتے ہوے جورو کو ثمن ملتا ہی اولاد اوسکو ربع پانے سے روک دیتی ہی اگر اولاد میت کی بیٹا یا بیٹی
کسیکے غلام یا لونڈی ہون تو اوسکی جورو کو ربع ہی ملے گا ایسی اولاد کے سبب سے اوسکا حصہ کم
نہو جائے گا ہم ہست محجوب حاجب وراث ش جو شخص کہ محجوب ہو یعنی بسبب دوسرے

وارث کے اوس سے میراث نہ ملے یا حصہ اوسکا کم ہو جاوے تو وہ اور وارثون کا حاجب ہو جاتا ہی حجب دو قسم ہی حجب نقصان اور حجب حرمان حجب نقصان اوسے کہتے ہین کہ بسبب ہونے کسی وارث کے دوسرے وارث کا حصہ کم ہو جاوے جیسے اولاد کے ہونے سے جورو کا حصہ ربع سے کم ہوکے ثمن ہو جاتا ہی اور شوہر کا حصہ نصف سے کم ہوکے ربع ہو جاتا ہی اور حجب حرمان اوسے کہتے ہین کہ بسبب ایک وارث کے دوسرے وارث کو کچھہ نہ ملے جیسے ماں کے ہونے جدہ کو کچھہ نہین ملتا یا ابن کے ہوتے ابن الابن کو کچھہ نہین ملتا سو جو شخص کہ محجوب ہو بحجب حرمان یا بحجب نقصان وہ دوسرے وارث کا حاجب ہو سکتا ہی مثلا ایک شخص دو بھائی اور ماں باپ چھوڑے سو باپ کے ہوتے ہوے بھائی بالکل محجوب ہین اور انھون نے ماں کو ثلث سے طرف سدس کے محجوب کر دیا ایک شخص ماں اور بیٹا اور جدہ چھوڑے سو ماں ثلث سے بسبب بیٹے کے طرف سدس کے محجوب ہی اور اوسنے جدہ کو محجوب کر دیا ایک شخص باپ اور دادی اور نانی کی ماں چھوڑے سو دادی بسبب باپ کے بالکل محجوب ہی اور اوسنے نانی کی ماں کو کہ نسبت اوسکے جدۂ بعیدہ ہی محروم کر دیا

فصل تیسری بیان مین حصون ذوی الفروض اور ذوی الفروض کے

نظم فرض شش بر دو نوع گشت عیان ٭ نصف و ربع و ثمن دیک از ان **شرح** فرض یعنی حصہ مقرر واسطے وارثون کے چھہ ہین دو نوع پر نوع اول نصف اور ربع اور ثمن نصف آدھے کو کہتے ہین اور ربع چوتھائی کو اور ثمن آٹھوین حصے کو **نظم** ثلثان و ثلث سدس دوین **شرح** نوع دوسری ثلثان اور ثلث اور سدس ثلثان دو تہائیان ثلث ایک تہائی سدس چھٹا حصہ ان چھہ فرض کے دو نوع ٹھہرانے کی یہ وجہ ہی کہ تین پہلے ایک لگاو کے ہین اور تین پچھلے ایک لگاو کے نصف کے آدھا کرنے سے ربع حاصل ہوتا ہی اور ربع کے آدھا کرنے سے ثمن اور ثلثان کے

دونا کرنے سے ربع اور ربع کے دونا کرنے سے نصف آور ایسا ہی ثلثان اور ثلث اور سدس مین
ہے **ھ** دہ وہ دو مرد و زن شد اہل ابن **ش** بارہ شخص مرد اور عورت مستحق ان حصون کے
ہین **فائدہ** ان بارہ مین چار مرد ہین باپ اور دادا اور بھائی اخیافی کہ ایک مان سے اور دوسرے
باپ سے ہو اور شوہر اور آٹھہ عورتین ماں اور جدہ صحیحہ یعنی دادی یا نانی اور بیٹی اور پوتی اور بہن
حقیقی کہ ایک مان باپ سے ہو اور بہن علاتی کہ ایک باپ اور دوسری ماں سے ہو اور بہن اخیافی
کہ ایک ما اور دوسرے باپ سے ہو اور شوہر **ھ** اب پس جد بے وساطت ام ہ باذ کر از ولد
گر نیست ششم **ش** باپ اور جو وہ نہو تو دادا اور بعد اوسکے پردادا اور اسیطرح جتنے انحصار
بے وساطت ماں کے اسکے آبا ہین ہون ساتھہ نر اولاد یعنی بیٹون اور پوتون کے اونھین چھٹا
حصہ ملتا ہی دادا اور پردادا اور جو لوگ کہ شخص اونکی اولاد مین ہی اگر واسطہ کسی ماں کا درمیان نہو
جد صحیح کہلاتے ہین آور اگر کسی مانکا واسطہ درمیان ہو جیسے نانا کہ مانکا باپ ہی یا دادی کا باپ
کہ بواسطے باپ کی مانکے علاقہ رکھتا ہی جد فاسد کہلاتے ہین جد صحیح درصورت نہونے باپکے
حکم باپ کا رکھتا ہی اور جد فاسد ذوی الارحام مین ہی چنانچہ ذکر اسکا آگے آویگا **ھ** مالقی نیز
ہمرہ انثی **ش** باقی بھی ملتا ہی باپ کو اور درصورت نہونے اوسکے جد صحیح کو ساتھہ اولاد
مؤنث یعنی بیٹی یا پوتی کے یعنی اگر میت کے بیٹا یا پوتا نہو اور بیٹی ہو یا پوتی یا پرپوتی اور
باپ اوسکا یا دادا یا اور کوئی جد صحیح موجود ہو تو انکو چھٹا حصہ بھی ملتا ہی بطور فرض کے اور
جو کچھہ بعد دینے حصے بیٹی کے اور ذوی الفروض کے بچے وہ بھی ملتا ہی بطور تعصیب یعنی
عصبہ ہونے کے پس اسوقت مین اب اور جد ذی فرض بھی ہین اور عصبہ بھی ہین **ھ** محض
تعصیب در گم ابنہا **ش** یعنی اب اور جد محض عصبہ ہوتے ہین درصورت نہونے اولاد
کے یعنی جب کہ نہ اولاد ذکور میت کی ہو اور نہ اولاد اناث تو اوس وقت مین کچھہ حصہ مقرر

واسطے باپ اور دادا کے نہین بلکہ وہ دونون عصبہ ہوتے ہین اگر اکیلے ہون تو سب مال
اونھین ملے اور جو ساتھہ اور ذوی الفروض کے ہون تو باقی مال اونھین پونہچے **فائدہ**
ان دونون شعرون مین دو شخص کا منجملہ ذوی الفروض کے ذکر ہوا باپ اور دادا کا **م** ولد مادر را
کلالہ الفرد بسدس وبر جمع ثلث فرض چون مرد **ش** اولاد ماکی یعنی بھائی یا بہن اخیافی
ایسی میت کی جو کلالہ ہو اکیلے کو اونمین سے چھٹا حصہ ہی اور ایک سے زیادہ کو تہائی
ہی اور عورت مرد اس بات مین برابر ہین کلالہ ایسے شخص کو کہتے ہین جسکے والد اور ولد نہو
مطلب یہ ہی کہ اگر ایک شخص مرے اور باپ اور دادا نچھوڑے اور بیٹا پوتا یا بیٹی پوتی بھی نچھوڑے
اور اوسکے ایک بھائی یا بہن اخیافی ہو تو اوس بھائی یا بہن کو چھٹا حصہ ملیگا اور اگر دو بھائی
یا دو بہن ہون یا ایک بھائی اور ایک بہن ہو یا دو سے زیادہ ہون سب بھائی یا سب بہن
یا بھائی بہن ملے ہوے تو ان سب کو ایک تہائی ملتی ہی اس ایک تہائی کو سب برابر بانٹ لین
عورت مرد اس جگہہ برابر ہین بخلاف اور مواضع کے فرائض ہین کہ مرد کو عورت سے دونا
ملتا ہی **فائدہ** اس شعر مین دو شخص کا ذوی الفروض مین سے ذکر ہوا بھائی اخیافی اور بہن
اخیافی کا **م** زوج را نصف ست بی ولد با او ربع وزوجات جملہ نصف شوہر **ش** زوج یعنی شوہر
کو نصف ملتا ہی بغیر اولاد کے اور ساتھہ اولاد کے ربع اور زوجات سب مستحق ہین نصف حصہ
شوہر کے مطلب یہ ہی کہ اگر ایک عورت مرے اور اپنا شوہر چھوڑے اور اولاد یعنی بیٹی بیٹا
یا پوتی پوتا کوئی نچھوڑے تو اس شوہر کو نصف ملتا ہی اور اگر اولاد بھی چھوڑے تو اسے ربع ملتا ہی
اور زوجہ کو بغیر اولاد کے ربع ملتا ہی اور ساتھہ اولاد کے ثمن یعنی آٹھوان حصہ اور جو کئی زوجہ
ہون تو سب اسی ربع یا ثمن کو برابر باہم بانٹ لین سارے زوجات کو اس ربع یا ثمن سے زیادہ
استحقاق نہین ہی **فائدہ** اس شعر مین بھی دو ذی فرض کا ذکر ہوا زوج اور زوجہ کا

م بنت پس فاش بنت پسر + نصف گیر دو ثلث بر اکثر ش بیٹی اور درصورت نہونے بیٹی کے
جو اس سے تلے ہی جیسے پوتی اور جب پوتی نہو تو پر پوتی انھیں نصف ملتا ہی اگر ایک ہون اور دو
ثلث ملتے ہین جو ایک سے زیادہ ہون م عصبات اند باخ خود ہا + بذکر مثل حظ دو انثی
ش اور بھی بیٹی پوتی عصبہ ہو جاتی ہین ساتھہ بھائی اپنے کے کہ مرد کو حصہ دو عورت کے
برابر ملتا ہی یعنی اگر ایک شخص بیٹا اور بیٹی یا پوتا اور پوتی دونون چھوڑے تو اوسوقت مین بیٹی
پوتی ذوی الفروض مین سے نہین ہین اور انکے لیے کچھہ حصہ مقرر نہین اگر کوئی ذوی فرض نہو
تو سب مال اور ساتھہ ذوی فرض کے باقی مال انھین ملے اسطرح کہ پسر کو دو حصے اور بیٹی کو ایک یا
ابن الابن کو دو حصے اور پوتی کو ایک کتنی ہی بیٹیان یا پوتیان ہون م سدس بر سفلیات
با علیا ش سدس پہونچتا ہی تلے کی درجے والیون کو ساتھہ ایک اعلی درجے والی کے یعنی
اگر ایک بیٹی ہو اور اوسکے ساتھہ ایک پوتی یا کئی پوتیان ہون تو نصف بیٹی کو ملے گا اور ایک
سدس پوتیون کو اور جو ایک پوتی ہو اور اوسکے ساتھہ ایک پر پوتی یا کئی پر پوتیان تو پوتی کو
نصف ملے گا اور پر پوتیون کو سدس و علی ہذا القیاس م حجب یا دو مگر کہ با ایشان + یا فرزند بود
ذکر پیدا + عصبات اند این رجال و نسا ش تلے والیان محجوب ہوتی ہین ساتھہ دو اعلی
درجے والیون کے یعنی دو بیٹیون کے ساتھہ پوتی کو کچھہ نہین ملتا اور دو پوتیون کے
ساتھہ پر پوتی کو کچھہ نہین ملتا مگر جو ساتھہ ان تلے والیون کے یا اونسے تلے کوئی مرد ہو تو
یہ سب مرد اور عورت عصبہ ہو جاوینگے مثلاً ایک شخص دو بیٹیان اور ایک پوتی اور پوتا چھوڑے
تو دونون بیٹیون کو دو ثلث پونہچین گے اور باقی اس پوتے اور پوتی پر بطور عصوبت کے
بٹ جائیگا مرد کو دو حصے اور عورت کو ایک یا کوئی شخص دو بیٹیان اور ایک پوتی اور ایک
پر پوتی اور ایک پر پوتا چھوڑے تو اوس پر پوتے کے سبب پر پوتی بھی عصبہ ہو گئی اور اوسکے ساتھہ

والی ہی اور پوتی بھی کہ اوس سے اعلی درجے کی ہی پرپوتے کو دو حصے اور پوتی اور پرپوتی کو ایک
ایک حصہ بعد دینے دو ثلث بیٹیوں کے ملے گا یا کوئی شخص دو پوتیاں چھوڑے اور ایک پرپوتی
اور پرپوتا تو بھی ثلثین پوتیوں کو پونہچے گا باقی پرپوتی پرپوتے پر للذکر مثل حظ الانثیین یعنی مرد کو
دو عورت کے برابر بٹ جاوے گا اور اگر یہ پرپوتا نہوتا تو بسبب دو پوتیوں کے پرپوتی محروم ہوتی

فائدہ بنات کا حق دو ثلث ہی اوس سے زیادہ نہیں جب دو ثلث بنات کو پہونچ جاویں
پھر کسیکو بنات میں سے جو رہ گئی ہوں کچھہ نہیں پہونچتا اور دو ثلث پہونچنے کی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ
دو ایک درجے کی منجملہ بنات کے پائی جائیں جیسے دو بیٹیاں یا دو پوتیاں دوسری یہ کہ
ایک اعلی درجے والی کے ساتھہ اسفل والی ایک یا کئی پائی جائیں مثلا ایک بیٹی کے ساتھہ پوتی یا
پوتیاں ہوں یا ایک پوتی کے ساتھہ پرپوتی یا پرپوتیاں ہوں کہ اس صورت میں اعلی والی کو
نصف ملتا ہی اور اسفل والی کو سدس اور نصف اور سدس ملکے دو ثلث ہوجاتے ہیں پس
اونسے اور جو اسفل والیاں ہوں اونھیں کچھہ نہیں ملے گا مثلا ایک بیٹی اور پوتی کے ساتھہ
پرپوتیاں محروم ہیں اور ایک پوتی اور پرپوتی کے ساتھہ پوتیاں ابن الابن کی محروم ہیں مگر ایسی
صورت میں بھی اگر کوئی مذکر انکے ساتھہ یا انسے نیچے پایا جائے تو یہ سب جو محروم ہوئی
ہیں اوس مذکر کے ساتھہ ملکے عصبہ ہوجائیں گی مثال مذکر کے ساتھہ ہونے کی یہ ہی

مسئلہ ۱۸
زید ۱

بنت	بنت الابن	بنت ابن الابن	ابن الابن
ہند	سلمی	سعیدہ	صالح
۹	۳	۲	۴

اس صورت میں ہند کو نصف اور سلمی کو سدس پہونچتا ہی اور سعیدہ اور صالح پر باقی للذکر مثل
حظ الانثیین بٹ جاتا ہی اور اگر صالح نہوتا تو سعیدہ محروم ہوتی اسواسطے کہ اوس سے اعلی والیوں کو
دو ثلث پہونچ چکے ہیں حق بنات میں سے کچھہ نہیں رہا اور مثال مذکر کے اسفل ہونے کی یہ ہی

میت مسئلہ ۱۲ عمرو

بنت	بنت الابن	بنت ابن الابن	بنت ابن ابن الابن	ابن ابن ابن الابن
قطام	خدام	حمیدہ	مجیدہ	ولید
۶	۱	۱	۱	۲

قطام کو نصف اور خدام کو سدس اور باقی حمیدہ اور مجیدہ اور ولید کو للذکر مثل حظ الانثیین
بٹ جائیگا مجیدہ اوسکے ساتھہ اور حمیدہ اوس سے اعلی مین ہی اور اگر یہ ولید نہوتا تو حمیدہ
اور مجیدہ دونون محروم ہوتین **ف** ابن کے ساتھہ پوتیان علی الاطلاق محروم ہین **ف**
ان چار شعرون مین دو ذی فرض کا ذکر ہوا بیٹی اور پوتی کا **ھ** اخت یعنی خلیفہ دختر **ش** حقیقی
بہن کہ ایک مان باپ سے ہو قائم مقام اور مانند بیٹی کے ہی یعنی جب بیٹی نہو تو بہن حقیقی کا حال
بیٹی کا سا ہی کہ ایک کو نصف ملتا ہی اور ایک سے زیادہ کو دو ثلث اور اپنے بھائی کے ساتھہ
عصبہ ہو جاتی ہین اور بھائی بہن پر للذکر مثل حظ الانثیین بٹتا ہو **ھ** پدر سے گشت جائے
بنت پسر **ش** بہن علاتی کہ ایک باپ اور دوسری مان سے ہو بجائے پوتی کے ہی یعنی جو
حکم پوتی کی میراث کا ساتھہ بیٹی کے ہی وہی حکم میراث علاتی بہن کا ساتھہ حقیقی کے ہی جیسے پوتی
در وقت نہونے بیٹی کے بجائے بیٹی کے ہو جاتی ہی اور ایک نصف اور زائد ثلثان اور ساتھہ
اپنے بھائی کے میراث بعصوبت پاتی ہین یہی حال بعینہ علاتی بہنون کا بروقت نہونے
حقیقی بہن کے ہی اور جسطرح ایک بیٹی کے ساتھہ پوتی کو سدس ملتا ہی ایسے ہی ایک علاتی
بہن کو ساتھہ حقیقی بہن کے اور جسطرح دو بیٹیون کے ساتھہ پوتیان بالکل محروم ہو جاتی ہین
ایسے ہی دو حقیقی بہنون کے ساتھہ علاتی بہنین بالکل محروم ہو جاتی ہین اور جسطرح محروم
پوتیان بسبب ہونے مذکر کے ساتھہ اونکے عصبہ ہو جاتی ہین اسیطرح باوصف ہونے دو بہنون حقیقی
کے اگر ساتھہ علاتی بہنون کے بھائی علاتی پایا جاوے تو یہ بہنین بھی عصبہ ہو جائین گی
ف پوتیون مین مذکر اسفل کا بھی عصبہ کر دیتا ہی یہان یہ بات نہین ہی پس اگر ایک شخص کے

اور دو بہنین حقیقی اور ایک بہن علاتی اور ایک بھتیجا چھوڑے تو دو ثلث حقیقی بہنوں کو ملین گے اور باقی ابن الاخ کو اور علاتی بہن کو کچھ نملے گا **ف** یہ چار عورتین جو ذوی فرض ہین یعنی بیٹی اور پوتی اور بہن حقیقی اور علاتی اپنے بھائیون کے ساتھ عصبہ ہوتی ہین اور انھین عصبہ بغیرہ کہتے ہین اور سوا ان چارون کے کسی عورت کا بھائی اوسے عصبہ نہین کرتا جیسے پھوپھی ساتھ چچا کے یا بنت العم ساتھ ابن عم کے یا بنت الاخ ساتھ ابن اخ کے بلکہ ایسی صورتون مین مال سب مرد کو ملتا ہی اور عورت محروم رہتی ہی اور اسیوجہ سے بہن علاتی ساتھ اپنے ابن اخ کے عصبہ نہین ہوجاتی اسواسطے کہ جب وہ اپنی حقیقی بہن یعنی بھتیجی کو عصبہ نکر سکا تو اوسکو جو اوسکے درجہ مین نہین کیسے عصبہ کرے **ف** ایک حقیقی بھائی کے ہوتے سب بھائی یا بہن علاتی محروم ہوتے ہین **ھ** خلفا را عصوبت است بہ شان **ش** یعنی بہنون حقیقی کو اور وہ نہون تو علاتی کو عصوبت ہی ساتھ بیٹیون کے یا پوتیون کے جب کوئی شخص بیٹی ایک یا زائد چھوڑے اور بہن ایک یا کئی چھوڑے تو بیٹیون کا فرض دیکے باقی مال بہنون کو ملے **ف** حقیقی بہن جب عصبہ ہوجاے تو اوسکے ساتھ مین علاتی بھائی محروم ہوجاتا ہی اور جو عصبہ نہو تو محروم نہین ہوتا بلکہ وہ خود عصبہ ہوتا ہی **ھ** با اصول و فروع نر حرمان **ش** یعنی بہنین مطلقاً حقیقی ہون یا علاتی ساتھ اصول اور فروع مذکر کے محروم ہوجاتی ہین اصول وہ لوگ ہین جنکی یہ شخص اولاد مین ہی جیسے ماں اور باپ اور دادا اور دادی اور پردادا اور پردادی فروع جو اوسکی اولاد مین ہین جیسے بیٹا پوتا یا بیٹی پوتی مذکر کی قید اس لیے لگائی کہ اصول مؤنث جیسے ماں یا دادی یا نانی اور فروع مؤنث جیسے بیٹی پوتی انکے ساتھ بہنین محروم نہین ہوتی ہین **ف** اصول اور فروع مذکر کے ساتھ بھائی بھی محروم ہوجاتے ہین **ف** ان دو شعرون مین دو ذوی فرض کا ذکر ہوا اخت عینی اور اخت علاتی کا **ھ** ام با ولد و دو ز اخوۃ وا خت

سدس گیرد وگرنہ ثلث درست **نش** ماں ساتھ اولاد کے یعنی بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی کے اور دو کے
بھائی بہنوں مین سے سدس پاتی ہی اور جو اولاد نہو اور نہ دو بھائی بہن ہوں تو پورا ثلث پاوے
ف بھائی بہن کسی طرح کے ہوں عینی یا علاتی یا اخیافی اونمین سے جب دو یا زیادہ پائے
جائین خواہ ایک قسم کے مثلاً دونوں عینی ہوں یا دو قسم کے مثلاً ایک عینی ہو اور ایک علاتی
یا اخیافی خواہ دونوں بھائی ہوں خواہ دونوں بہن خواہ ایک بھائی ایک بہن ماں کو ثلث سے

طرف سدس کے مجحوب کر دیتے ہین **ھ** ثلث باقی زحصہ زن وشوہر گر بود با اب پس نکہ زان دو
نش ماں کو ملتا ہی ثلث اوسقدر کا جو باقی رہے حصہ عورت یا مرد کے سے اگر ہو وے
ماں ساتھہ باپ کے اور ایک کے ان دونوں مین سے یعنی اگر ایک مرد مرے اور اپنے ماں باپ اور
جورو چھوڑے تو بعد دینے فرض جورو کے جس قدر باقی رہے اوسکی تہائی ماں کو ملیگی کل مال کی
نہ ملیگی اور اگر عورت مرے اور اپنے ماں باپ اور شوہر کو چھوڑے تو بعد دینے حصہ شوہر کے
جو بچے اوسکی تہائی ماں کو پہونچے گی نہ کل مال کی پہلے کی صورت یہ ہے **مسئلہ ۱۲** زوجہ ۳ ام ۳ اب ۶
۱۲ مین سے عورت کو جب چوتھائی یعنی ۳ نکال دیے باقی رہے ۹ اوسکی تہائی ۳ ماں کو دے اور
۶ باپ کو پہونچے اور اگر کل کی تہائی ماں کو دیتے تو اوسے ۴ پہونچتے اور باپ کو ۵ اور دوسرے کی صورت یہ ہے

مسئلہ ۶ زوج ۳ ام ۱ اب ۲
۶ مین سے نصف یعنی ۳ زوج کو پہونچے باقی رہے ۳ اوسکا ثلث یعنی ایک ماں کو دیا اور ۲ باپ کو
پہونچے اور اگر کل کی تہائی ماں کو دیتے تو اوسے دو پہونچتے اور باپ کو ایک **ھ** بعد ازان جملہ جدہ را

ششم ست ہر نسب شان چون ز اب یا ام ست **نش** جب ماں نہو تو سب جدات کو چھٹا
حصہ ملتا ہی ایک ہوں یا زیادہ اگر نسب اونکا بغیر علاقہ کسی نانا کے ہو **ف** جدہ کی دو قسمین
ہین صحیحہ اور فاسدہ صحیحہ اوسکو کہتے ہین جسکو میت سے علاقہ بواسطے کسی اب لام کے نہو

اور فاسدہ وہ جیسے بواسطہ اب الام کے علاقہ ہو دادی یا نانی یا دادی کی ماں یا نانی کی ماں سب صحیحہ ہیں
اور نانی کی ماں یا دادی کے باپ کی ماں یا نانی کے باپ کی ماں فاسدہ ہیں اسواسطے کہ اون سب مین
اب الام کے سبب سے علاقہ ہی نانا خود اب الام ہی دادی کا باپ اب ام الاب ہی اور نانی کا باپ اب
ام الام ہی سو جدات فاسدہ ذوی الارحام سے ہین اور جدات صحیحہ کا یہ حال ہی کہ درصورت نہونے
ماں کے اونھین سدس ملتا ہی اگر اکیلی ہو تو کل سدس لے اور جو زیادہ ہون وہی سدس کو آپس مین
بانٹ لین **ھ** اوپی جملہ ساقط از باب **ش** جن جدات کو باپ کے سبب سے علاقہ ہی وہ سبب
باپ کے ہوتے ہوئے محروم ہو جاتی ہین پس دادی کو دادا کی ماں اور علی ہذا القیاس بنسبت جدات کو
جنکی اولاد مین باپ میت کا ہی ساتھ باپ میت کے کچھ نملے گا البتہ ماں کی طرف والیاں
جیسے نانی یا نانی کی ماں ساتھ باپ کے محروم نہین ہوئین **ھ** با جداں جدہ کو در وست سبب
ش اور ساتھ جد کے محروم ہو جاتی ہین وہ جدہ جن مین جد سبب ہی یعنی بواسطے جد کے
اوسے علاقہ ہو پس دادا کے ساتھ مین پردادی ساقط ہو جاوے گی اور اسیطرح اور سب جدات
جنکی اولاد مین دادا ہی دادی ساقط نہوگی اسواسطے کہ اوسکا اتصال میت سے بواسطے
باپ کے ہی نہ بواسطے دادا کے اور پردادا کے ساتھ مین اوسکی ماں اور اوس سے اعلی درجے
والیاں ساقط ہو جائینگی نہ پردادی وعلی ہذا القیاس **ھ** جملہ بعدی بمطلق قربی
ش ساقط ہو جاتی ہین سب دور والیاں بسبب ہر ایک قریب والی کے خواہ وہ قریب
والی بعید والی کے ساتھ ہم سلسلہ ہو جیسے دادی اور پردادی کہ دونوں باپ کی طرف کی ہین
خواہ دوسرے سلسلے کی جیسے نانی اور پردادی کہ نانی ماں کی طرف کی ہی اور پردادی باپ کی
طرف کی ہی چونکہ نانی اور دادی جدہ قریبہ ہین انکے ہوتے ہوئے پردادی کو کچھ نملے گا اور
اسیطرح دادی کے ہوتے نانی کی ماں کو اور باپ کی دادی کو کچھ نملے گا **ھ** ذو جہت وجہات

راست سوی **نش** ایک جہت والی جدہ اور کئی جہت والی برابر ہین یعنی دونون سدس بیچ سے برابر بانٹ لین یہ نہین کہ کئی جہت والی کو زیادہ ملے صورت کئی جہت والی جدہ کی ساتھہ ایک جہت والی کے یہ ہی مثلاً ہند ایک عورت ہی اوسنے اپنے ابن الابن زید کا ساتھہ اپنی بنت البنت سلمی کے نکاح کیا اور زید کی نانی صالحہ ہی اور زید کے بیٹا ہوا سلمی سے عمرو پس ہند اس عمرو کی دو جہت سے جدہ ہی اسواسطے کہ اوسکی ام ام الام یعنی پرنانی بھی ہی اور ام اب الاب یعنی پردادی بھی ہی اور صالحہ اوسکی ایک جہت سے جدہ ہی کہ ام ام الاب ہی سوان دونون کو تر کہ عمرو مین سے برابر ملے گا یہ نہو گا کہ ہند کو زیادہ دیوین اور صورت اس مثال کی واسطے سمجھانے کے بطور شجرے کے حاشیے پر لکھی ہی

فصل چوتھی بیان مین عصبات کے

م عصبہ آخذ لبقیہ فرض + کل بر وجہ چونکہ فرد یا بد عرض **نش** عصبہ وہ شخص ہی جو کہ لے لیوے جو کچھہ باقی رہے حصے ذوی الفروض دے کے اور کل لیوے جو اکیلا ہو چنانچہ یہ تعریف ہم فصل اول مین لکھہ چکے ہین **م** چار قسم ست فرع و اصل خود فرع اب باشد و فروع جد **نش** عصبہ کی چار قسمین ہین ایک فروع یعنی جو لوگ اوسکی اولاد مین ہین دوسری اصول یعنی وہ لوگ جنکی یہ اولاد مین ہی تیسری فروع اب کی یعنی وہ لوگ جو میت کے باپ کی اولاد مین ہین جیسے بھائی بھتیجے بھتیجون کی اولاد چوتھی فروع جد کی یعنی وہ لوگ جو میت کے جد کی اولاد مین ہین جیسے
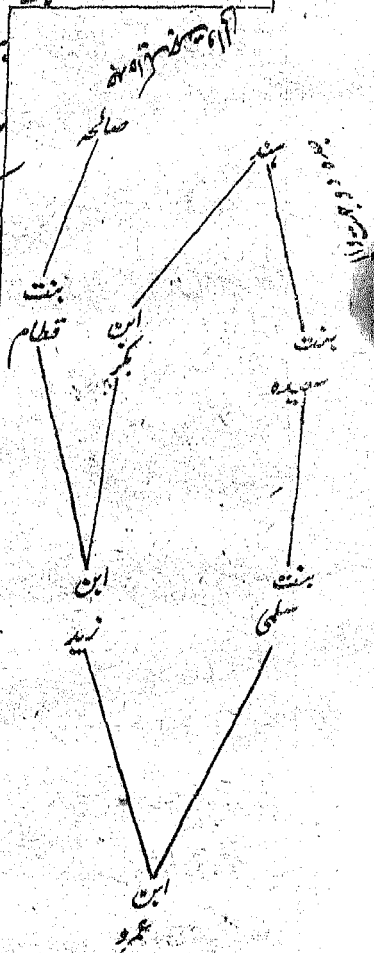
ہند
صالحہ
بنت قدام
ابن بکر
بنت سعیدہ
ابن زید
بنت سلمی
ابن عمرو

چچا یا چچا کی اولاد سوان چار قسموں کے مذکر عصبہ ہین مونث عصبہ نہین مگر قسم اول مین بیٹیان اور قسم سوم مین بہنین مذکر کے ساتھہ عصبہ ہو جاتی ہین چنانچہ اسکا بیان احوال بنات اور اخوات مین ہو چکا ہی **م** اقربش ابن پس فرزندزادان **ش** ان چار قسموں مین قریب تر بیٹا ہی پھر نیچے اوس سے جیسے پوتا یا پروتا یعنی فروع کو عصبات مین سب سے تقدیم ہی اونکے ہوتے ہوئے اصول عصبہ نہین باپ یا دادا کو سدس بطور فرض کے اونکے ساتھہ ملتا ہی نہ بطور عصوبت کے

م پس اب وے بعد از انست عالی آن **ش** یعنی بعد فروع کے قریب تر اصول ہین یعنی باپ اور اوس سے عالی دادا پردادا وغیرہ **م** پس چو اخ ابن اخو عم عم اب + عم جد اقربست پس اقرب **ش** بعد اصول کے قریب تر فروع الاب ہین جیسے بھائی بھتیجا اور پھر فروع الجد جیسے میت کا چچا میت کے باپ کا چچا میت کے دادا کا چچا ان سب مین قریب تر کو دین تو اوسکے بعد اور قریب تر کو **فائدہ** عصبات کی توریث مین دو باتون پر لحاظ ہے ایک تو یہ کہ یہ چار قسمین جو ترتیب سے بیان کین انمین سے مقدم قسم والا کتنا ہی بعید ہو موخر قسم والے پر اگرچہ قریب ہو مقدم ہی مثلاً قسم اول مین سے پروتا ہو کہ میت سے دو واسطے کر علاقہ رکھتا ہی قسم دوم کے بلا واسطے پر یا ایک واسطے والے پر بھی اوسے تقدیم ہی پس اوسکے ہوتے ہوئے باپ یا دادا کو بعصوبت کچھہ نملے گا یا مثلاً قسم سوم مین بھائی کا پوتا ہو کہ کئی واسطے کر سبب سے منتسب ہی اور قسم چہارم مین سے چچا ہو کہ میت سے نسبت ابن ابن الاخ کے قریب تر ہی تو ابن ابن الاخ ہی وارث ہی اور چچا محروم ہی وعلی ہذا القیاس او دبھی مقدم قسم والے کو اگرچہ قرابت ضعیفہ رکھتا ہو ترجیح ہی اوپر موخر قسم والے کے جس مین قرابت قویہ ہو مثلاً بھائی علاتی کو ترجیح ہی عینی چچا پر حالانکہ علاتی قرابت بہ نسبت عینی کے ضعیف ہی پس علاتی بھائی کے ہوتے چچا کو کچھہ نملے گا دوسرے یہ کہ ایک درجہ والون مین باعتبار شدت اتصال کے

اور قوت قرابت کے ترجیح ہی پس ابن کے ہوتے ہوئے ابن الابن محروم ہی اور اب کے ہوتے ہوئے جد محروم ہی اسواسطے کہ ابن کو
نسبت ابن الابن کے اور اب کو نسبت جد کے اتصال زیادہ ہی اور حقیقی بھائی یا حقیقی
چچا کے ساتھ علاتی بھائی اور علاتی چچا محروم ہین اسواسطے کہ حقیقی کی قرابت قوی ہی بہ نسبت علاتی کے

فصل پانچوین بیان مین مخارج فروض کے

مخرج اوس عدد کو کہتے ہین جس سے کوئی کسر یعنی حصہ جیسے نصف یا ثلث یا ربع صحیح نکل سکے اور
اوس سے کم ہو تو بغیر ٹوٹے نہ نکلے حصے کو کسر کہتے ہین ؎ مخرج نصف دو ہمی ذکر + گر بود واحد
و چو شد اکثر + لیک از نوع یک تو مخرج آن + از سمی قلیل آن میدان ؎ مخرج نصف کا
دو ہی اور اور حصون کا ہمنام اونکا اگر مسئلے مین ایک ہی حصہ ہو اور اگر ایک سے زیادہ ہون
ایک نوع کے تو مخرج ہمنام چھوٹے حصے کا ہی مطلب یہ کہ مخرج نصف کا یعنی ایسا عدد جس سے
نصف صحیح نکلے اور اوس سے کم سے بغیر ٹوٹے نہ نکلے دو ہی کہ نصف اوسکا ایک ہی اور دو سے کم
ایک ہی اوسکا نصف عدد صحیح نہین نکلتا بلکہ آدھا نکلتا ہی اور مخرج باقی حصونکا جیسے ثلث ربع
ثمن ہمنام ہی ثلث کا حصہ ثلثہ یعنی ۳ ربع کا اربعہ یعنی ۴ ثمن کا ثمانیہ یعنی ۸ اگر نصف
یا اور حصے تنہا ہون ایک کے ساتھ دوسرا نہو تب یہ قاعدہ مخرج کا ہی کہ نصف کا دو ہی اور
اورونکا ہمنام پس اگر ایک شخص ساتھ عصبہ کے ایک بیٹی کہ مستحق نصف ہی چھوڑے تو مسئلہ اوسکا
دو سے ہوگا اسطرح جیسا

مسئلہ ۲
بنت — اخ

اور جو زوجہ نے
اولاد کی کہ مستحق ربع ہی چھوڑے تو مسئلہ اوسکا ۴ سے ہوگا اسطرح جیسا

مسئلہ ۴
زوجہ — اخ

اور جو زوجہ ساتھ اولاد کے کہ مستحق ثمن ہی چھوڑے تو مسئلہ اوسکا آٹھ سے ہوگا اسطرح
جیسا

مسئلہ ۸
زوجہ — ابن

اور اگر مسئلے مین ایک حصے سے زیادہ

ہون جیسے نصف اور ربع یا ربع اور ثلث تو اوسکا یہ قاعدہ ہی کہ اگر وہ سب حصے ایک نوع کے
ہین جیسے نصف اور ربع یا ربع اور ثمن کہ یہ سب نوع اول کے ہین یا ثلثان اور ثلث یا ثلث
اور سدس کہ یہ سب نوع ثانی کے ہین تو چھوٹے حصے کا ہمنام مخرج ہی پس نصف اور ربع مین
چار مخرج ہین اور نصف اور ثمن مین آٹھ اور ثلث اور سدس مین چھہ پس اگر میت ساتھہ عصبہ
کے بیٹی اور شوہر چھوڑے کہ اسمین نصف اور ربع یکجا ہی تو اوسکا مسئلہ اسطرح پر ہی

مسئلہ ۴
میت
زوج ۱ بنت ۲ اخ ۱

اور اگر بیٹی اور جورو چھوڑی کہ اسمین
ثمن اور نصف یکجا ہی تو آٹھ سے ہوگا اسطرح پر

مسئلہ ۸
میت
زوجہ ۱ بنت ۴ اخ ۳

اور دو اخیافی بھائی اور جدہ چھوڑے کہ ثلث اور سدس اکٹھا ہی تو ٦ سے اسطرح پر

مسئلہ ٦
میت
دو اخ الام ۲ جدہ ۱ عم ۳

نصف گر با تمام نوع دیگر * یا بہ بعض است از شش است بدر
ش نصف اگر مجتمع ہو ساتھہ کل نوع دوسری کے یا ساتھہ بعض کے نوع دوسری ہین سے تو مسئلہ ٦ سے نکلے صورت اجتماع نصف کے ساتھہ تمام نوع دوسرے کے یہ ہی کہ ایک عورت شوہر اور دو بہنین حقیقی اور دو بہنین اخیافی اور مان چھوڑے شوہر کو نصف پہونچتا ہی اور حقیقی بہنون کو ثلثان اور اخیافی بہنون کو ثلث اور مان کو سدس اور صورت اجتماع نصف کی ساتھہ بعض نوع ثانی کے یہ ہی کہ ایک بیٹی چھوڑی اور مان چھوڑی اسمین نصف اور سدس یکجا ہی یا ایک بہن عینی اور مان چھوڑی کہ اسمین نصف اور ثلث یکجا ہی یا شوہر اور دو بہنین عینی چھوڑین کہ اسمین نصف اور ثلثان یکجا ہی

چون شود تنگ از فروض کثیر * عول او طاق و جفت تا دہ گیر
ش جب کہ یہ مخرج یعنی چھہ تنگ ہو بسبب زیادہ حصے ہونے کے عول اوسکا طاق اور جفت دس تک ہوتا ہی عول اسے کہتے ہین کہ مخرج کو بڑھا لیوین ایسی جگہہ پر جہان سب حصے دارون کو مخرج سے نہ مل سکے اسطرح پر کہ اوس سے

سب حصہ دار پالیوین پس عول ۶ کا ۱۰ اتک آیا ہی طاق بھی ہوتا ہی یعنی ۷ اور ۹ اور جفت
بھی ہوتا ہی یعنی ۸ اور ۱۰ اور طریقہ عول کا یہ ہی کہ سب حصہ دارون کے حصون کو اوسکے
مخرج سے لے کے یکجا کریں جو عدد حاصل ہو وہی مخرج عول ہی پس مثال عول ۶ کی طرف
۷ کے یہ ہی میت مسئلہ — زوج ۳ دواخت ۴ — زوج کو نصف پہونچتا ہی اور دواخت کو ثلثان پس
بسبب اختلاط نصف کے ساتھ بعض نوع ثانی کے مسئلہ ۶ سے ہوا اور نصف ۶ کا ۳ ہی
اور ثلثان ۴ یہ سب ۶ سے نہیں بٹ سکتے ہیں پس عول کیا ۳ اور ۴ کو جمع کیا ۷ ہوے
اسی ۷ کو مخرج ٹھہرایا اور صورت عول ۶ کی طرف ۸ کے یہ ہی میت مسئلہ — زوج ۳ دواخت ۴ جدہ ۱
اور طرف ۹ کے یہ ہی میت مسئلہ ۹ — زوج ۳ دواخت عینی ۴ دواخت لام ۲
اور طرف ۱۰ کے یہ ہی میت مسئلہ — زوج ۳ دواخت عینی ۴ دواخت لام ۲ جدہ ۱
ہ ربع با ثانی از دوازدہ ست ثنش ربع یکجا ہو ساتھ کل نوع ثانی یا بعض نوع ثانی کے تو مسئلہ ۱۲
سے ہی مثال اوسکی یہ ہی میت مسئلہ ۱۲ — زوج ۳ دو بنت ۸ ام ۱
ہ عول او طاق تا ہفدہ ست ثنش عول ۱۲ کا طاق ۷ اتک ہی یعنی عول ۱۲ کا جفت نہیں آتا ہی
طاق ہی آتا ہی ۱۳ آتا ہی اور ۱۵ آتا ہی اور ۱۷ آتا ہی ۱۴ اور ۱۶ نہیں آتا مثال ۱۳ کی
میت مسئلہ ۱۳ — زوجہ ۳ دواخت ع ۸ جدہ ۲ — مثال ۱۵ کی میت مسئلہ ۱۵ — زوجہ ۳ دواخت ع ۸ اخت لام ۲ جدہ ۲
مثال ۱۷ کی میت مسئلہ ۱۷ — زوجہ ۳ دواخت ع ۸ دواخت لام ۴ جدہ ۲
ف اس مثال میں اختلاط ربع کا ہی ساتھ کل نوع ثانی کے اور باقی مثالون میں ساتھ
بعض نوع ثانی کے ہ ثمن با دو شود ز بست و چہار ثنش ثمن ساتھ نوع ثانی کے ہو تو
مسئلہ ہوتا ہی ۲۴ سے مثال اوسکی یہ ہی میت مسئلہ ۲۴ — زوجہ ۳ دو بنت ۱۶ اخ ع ۵
ہ عول او لبست ہفت شد یکبار ثنش عول ۲۴ کا ۲۷ ہی ایک فقط مثال اوسکی یہ ہو

میت — مسئلہ ۱۲

زوجہ ۳	دو بنت ۸	اب ۲	ام ۲

فصل چھٹی بیان میں تماثل اور تداخل اور توافق اور تباین کے

م اسوۃ دو عدد تماثل شند شش یک سان ہونا دو عدد کا تماثل ہے جیسے ۳ اور ۳ اور ۴
اور ۴ یعنی دو عدد اگر برابر ہوں تو اون دونوں میں نسبت تماثل ہے اور وہ دونوں متماثلین کہلاتے ہیں
ھ عدد کم بیش را متداخل شند شش شمار کر جانا کم عدد کا زیادہ کو تداخل ہے یعنی اگر نسبت تماثل
نہو تو بالضرورت دونوں عدد کم بیش ہونگے پھر اگر کم کو بیش میں سے چند بار نکالیں اور بیش ختم
ہو جائے تو اسے تداخل کہتے ہیں جیسے دو اور چھ دو کو ۳ بار چھ میں سے نکالیں تو فنا
ہو جائے گا یا ۴ اور ۱۶ چار بار چار کو ۱۶ میں سے نکالیں ۱۶ فنا ہو جائے اور یہ دو عدد متداخلین کہلاتے ہیں
ھ بس تباین چو عاد شند واحد شش اگر ایک عدد دوسرے کو فنا نکرے پھر دیکھیں گے کہ واحد
کے سوا کوئی اور اون دونوں کو فنا نہیں کرتا تو نسبت تباین ہے اور وہ دونوں عدد متباینین
کہلاتے ہیں جیسے ۴ اور ۵ اور ۷ اور ۸ کہ ان دونوں میں نہ ایک دوسرے کو فنا کرتا ہے نہ سوا واحد
کے کوئی اور انھیں فنا کرتا ہے م گو توافق چو ثالث زائد شش اور نسبت درمیان دونوں
عدد کے توافق ہے اگر فنا کرے اون دونوں کو کوئی عدد تیسرا زیادہ واحد سے جیسے ۶ اور
۹ کہ دو عدد کم بیش ہیں اور ایک دوسرے کو فنا نہیں کرتا اور سوا واحد کے ۳ ان دونوں کو
فنا کرتا ہے یا ۴ اور ۶ کہ ان دونوں کو دو فنا کرتا ہے اس قسم کے دونوں عدد کو متوافقین کہتے
ہیں ھ شد توافق بنصف عاد چو دو ست ٭ گر سہ باشد بہ ثلث وفق درست ٭ یعنی
توافق بنصف ہوتا ہے اگر عدد ثالث فنا کرنے والا دو ہو اور توافق بہ ثلث اگر فنا کرنے
والا سہ ہو یعنی عدد فنا کرنے والا جس کسر کا مخرج ہو اوسی کسر میں توافق ہوتا ہے اور

وہ کسر وفق کہلاتی ہی پس وفق مخرج نصف کا ہی جن دو عددون کا مفنی دو ہو جیسے ۴ اور ۶ یا ۸ اور ۲۲ اون مین توافق بالنصف ہی اور نصف ہر ایک کا وفق ۴ اور ۶ مین وہ باعتبار ۴ کے وفق ہی اور ۳ باعتبار ۶ کے اور ۳ مخرج ثلث کا ہی پس ۱۲ اور ۱۵ مین توافق بالثلث ہی ۱۲ مین ۴ وفق ہی اور ۱۵ مین ۵ اور ۴ مخرج ربع کا ہی ۱۶ اور ۲۰ مین کہ مفنی اونکا ۴ ہی توافق بالربع ہی اور ۱۶ مین وفق ۴ ہی اور ۲۰ مین وفق ۵ وعلی ہذا القیاس

فصل ساتوین بیان مین تصحیح کے یعنی صحیح کرنے تقسیم کے وارثون پر

م سہم یک طائفہ چو نشد منکسر چون توافق باین دو شد منظور + وفق فرقہ بزن بہ مخرج فرض

نش اگر وارثون کے ایک گروہ پر حصہ صحیح نہ بٹے بلکہ ٹوٹے تو لحاظ کرینگے کہ عدد حصے مین اور عدد وارثون مین کیا نسبت ہی اگر توافق ہو جیسے ایک شخص مرے اور ایک جدہ اور ۶ بیٹیان اور ایک چچا چھوڑے تو مسالہ چھہ سے ہی اور اوسمین سے جدہ کو ایک پہونچتا ہی اور ۶ بیٹیونکو چار پہونچتے ہین سو اونپر ٹوٹتے ہین چار کو ۶ جگہہ برابر بانٹین تو پون پون ہر ایک کو ملے صحیح عدد نہین ملتا اور چار اور ۶ مین توافق ہی پس عدد وارثون کے وفق کو اصل مسالے مین ضرب کرین جو کچھہ حاصل ہو اوس سے سب وارثون کو صحیح بٹ جائے گا پس مثال مذکور مین ۶ اور ۴ مین توافق بالنصف ہی اور وفق ۶ کا ۳ ہی اوسے مخرج مسالے مین یعنی ۶ مین ضرب کیا ۱۸ حاصل ہوئے اب ۱۸ سے سب وارثون کو صحیح مل جائے گا جدہ کو سدس کے تین پہونچین گے اور بیٹیون کو ثلثان کے ۱۲ ہر ایک بیٹی کو دو دو اور تین باقی عم کو ف

عدد وارثون کو عدد رؤس کہتے ہین اور عدد حصے کو سہام م در تباین تمام اوست بعرض

نش اگر عدد رؤس اور سہام مین تباین ہو تو کل عدد رؤس کو اصل مسالے مین ضرب کرین

حاصل سے سب کو صحیح مل جائے گا مثال اوسکی یہ ہی

مسالہ ٣٠ — اب، ام، ٥ بنت

اصل مسالہ ٦ سے ہی اب او رام کو ایک ایک سدس کا پہونچتا ہی اور ٥ بنت کو ثلثان کے ٤ جو پہونچے
ہین سو ٹوٹتے ہین اور ٥ اور ٤ مین تباین ہی لہذا ٥ کو اصل مسالہ یعنی ٦ مین ضرب کیا
٣٠ حاصل ہوے اوسمین سے پانچ پانچ سدس کے اب و رام کو پونہچے اور ثلثان کے ٢٠ پانچون
بیٹیون پر چار چار بٹ گئے **ف** اگر درمیان عدد روس اور سہام کے تداخل ہو تو اوسکی
دو صورتین ہین ایک کہ عدد روس کم ہون اور سہام زیادہ تو اس صورت مین حصہ صحیح بٹ جائیگا
کچھہ ضرورت ضرب کی نہوگی جیسے یہ مثال ہی

مسالہ ٦ — ام، ٢ بنت ٤، عم

دوسری یہ کہ سہام کم ہون اور عدد روس زیادہ ہون تو اوسکا حکم توافق کا سا ہی یعنی وفق عدد
روس کو اصل مسالے مین ضرب کرینگے جیسے اس مثال مین ہی

مسالہ ١٢ — ام، جدہ ٢، ٨ بنت، عم

سہام بنات کے ٤ ہین اور عدد روس یعنی ٨ سے نسبت تداخل رکھتے ہین اور ٨ زیادہ ہین
لہذا بموجب توافق کے وفق عدد روس یعنی ٢ کو اصل مسالہ یعنی ٦ مین ضرب کیا ١٢ حاصل ہوے
اوس سے سب وارثون کو صحیح مل جاتا ہی چنانچہ ہندسے اوسکے ہر وارث کے تلے لکھے ہین
یہان تک بیان تھا اسکا کہ ایک ہی گروہ پر وارثون کے حصے ٹوٹے اور اگر ایک گروہ سے زیادہ
پر حصہ صحیح نہ بٹے تو وہ جتنے فرقے ہون اونکے باہم عدد روس کی نسبت کا لحاظ کرینگے کہ ایک
فرقے کو دوسرے سے کیا نسبت ہی تماثل یا تداخل یا توافق یا تباین لیکن اس نسبت کے
لحاظ کرنے مین اور ایک دستور ہی کہ جس فرقے کے سہام اور روس مین توافق ہو اوسکے عدد روس کے
وفق کو لے کے اوسکے ساتھہ دوسرے کی نسبت ملاحظہ کرتے ہین اور جس فرقے کے سہام اور
روس مین تباین ہو تو کل عدد روس کی نسبت دوسرے کے ساتھہ دیکھتے ہین مثلاً ٣ بیٹیان ہون
اور ٤ اونھین پوتے پونہچے اور ٣ جدہ ہون اور ایک اونھین کو نہچے پس دونون کے سہام اور روس مین

تباین ہی تو ان دونون فریق کے کل یعنی ۳ اور ۳ کو باہم لحاظ کرینگے کہ کیا نسبت رکھتے ہین اور
اگر ۶ بیٹیان ہون اور اونھین چار پہونچین اور ۳ جدہ کو ایک تو یہان سہام ۶ اور ۴ ہین
توافق بالنصف ہی ۶ مین سے وفق اوسکا یعنی ۳ لے لینگے اور اوسکی نسبت ساتھ
دوسرے فریق کے دیکھینگے اسی قاعدے کے بیان مین مصنف کہتا ہی ھ گر بود کسر ہم
طائفہ را وفق یا کل ہر کرہ را با کل و یا بوفق دیگر بین ش یعنی جب حصہ ٹوٹے کئی گروہ
وارثون کا تو وفق ہر گروہ کا یا کل ہر گروہ کا لحاظ کر ساتھ کل یا وفق دوسرے گروہ کے مطلب
یہ ہی کہ اگر فیمابین روس اور سہام کے توافق ہو تو اوسکے وفق کی نسبت کا اور تباین ہو تو کل روس کی
نسبت کا ساتھ دوسرے فرقے کے لحاظ کرین اور دوسرے فرقے کا بھی یہی حال ہی کہ اگر اوسکے
سہام اور روس مین تباین ہی تو اوسکے کل کا اعتبار ہی اور اگر توافق ہی تو وفق کا ھ در تماثل بزن یکے را
در تداخل فریق اکثر را از ہمہ مخرج این بس ہست یا ش پھر اگر اون سب فرقون مین
نسبت تماثل ہو تو ایک کو اونمین سے اصل مسالے مین ضرب کرنا چاہیے اور جو نسبت تداخل ہو
تو بڑے عدد کو اصل مسالے مین ضرب کرین کہ حاصل سے سب کو صحیح حصہ مل جاوے گا مثال تماثل کی یہ ہی
میت مسالہ — اصل مسالہ ۶ سے ہی اوسمین سے سدس کا ایک

۳ جدہ ۲ اخت ۳ عم

۳ جدہ کو پہونچتا ہی اور وہ منکسر ہی اور تباین رکھتا ہی لہذا کل ۳ کا اعتبار ہوا اور ۴ اخت کو ثلثان
کے ۴ پہونچتے ہین وہ بھی منکسر ہین پر نسبت توافق بالنصف رکھتے ہین لہذا ۶ مین سے وفق
اوسکا یعنی ۳ معتبر ہوا اور اوس سے نسبت ۳ پہلے کے لحاظ کے تو تماثل معلوم ہوا اور ۳ عم کو ایک
پہونچتا ہی وہ بھی منکسر ہی اور نسبت تباین رکھتا ہی لہذا کل ۳ کا یہان بھی اعتبار ہوا پس تینون فرقے
وارثون کے عدد روس مین بموجب قاعدے کے نسبت جو ملحوظ ہوئی تماثل معلوم ہوا اب انمین سے
ایک کو یعنی فقط ۳ کو اصل مسالے مین یعنی ۶ مین ضرب کیا ۱۸ حاصل ہوے اوسمین سے ۳ تینون

جدہ کو پہونچے اور ۱۲ چھوٹوں بہنوں ۱ اور ۳ تینوں عم کو ہر ایک کو صحیح حصہ مل گیا اور مثال تداخل کی
یہ ہی ہے ـــــ مسئلہ ـــــ اصل مسئلہ ۶ سے ہی ایک
جدات کا حصہ ہی اور ۴ اخوات کا اور ایک اعمام کا اور سب کے سہام اور رؤس مین تباین ہی لہذا
یہ سب رؤس کل معتبر ہوے اور انمین باہم نسبت تداخل ہی ۳ نو مین متداخل ہین اور نو ۱۸ مین
پس ۱۸ کو کہ بڑا عدد ہی اصل مسئلہ یعنی ۶ مین ضرب کیا ۱۰۸ حاصل ہوے یہ ۱۰۸ اسب پر صحیح بٹ
جاتے ہین ۱۸ جدات کو پہونچتے ہین ہر جدہ کو ۶ اور ۷۲ اخوات کو ہر اخت کو ۸ اور ۱۸ عمون کو
ہر عم کو ایک مثال دوسری ہے ـــــ مسئلہ ۱۴۴
اس مسئلے مین بھی بسبب ہونے تباین کے عدد رؤس اور سہام مین کل عدد رؤس معتبر ہو گئے اور اگرچہ ۳
اور ۴ مین تباین ہی لیکن دونون ۱۲ مین متداخل ہین لہذا ۱۲ کو اصل مسئلہ یعنی ۱۲ مین ضرب کیا
۱۴۴ حاصل ہوا اوس سے سب کو صحیح ملتا ہی ۵ وفق یک در توافق وہمہ تن در تباین بکل
دیگر زن بازبا حاصل وجمع دگر این چنین تا تمام فرقہ بگر بعد ازین ضرب مبلغ ست تمام
در ہمہ مخرج وجمیع سہام ش اگر عدد رؤس فرقون مین توافق ہو تو ایک کے وفق کو دوسرے
مین اور جو تباین ہو تو کل کو دوسرے مین ضرب کرین اور جو حاصل ہوا اوسکی نسبت کا تیسرے فرقے سے
لحاظ کرین پھر اگر اس حاصل اور تیسرے مین نسبت توافق ہو تو وفق کو اور جو تباین ہو تو کل کو تیسرے مین ضرب
کرین اور اسیطرح آخر تک کرین پھر اخیر کے حاصل ضرب کو اصل مسئلے مین ضرب کرین تو مخرج کل
حاصل ہوگا اور ہر ایک فرقے کے سہام مین ضرب کرین تو اوس فرقے کے سہام حاصل ہونگے
مثال موافقت کی ہے ـــــ مسئلہ ۴۳۲ ـــــ اصل مسئلہ ۲۴
سے ہی اوسمین سے ۳ زوجات کو اور ۱۶ ابنات کو اور ۴ جدات کو اور ایک اعمام کو پہونچتا ہی
اور سوا ابنات کے اور اونکے سہام اور رؤس مین مباینت ہی لہذا اون سب کے عدد رؤس کل معتبر

ہوے اور بنات کے رؤس اور سہام مین توافق بالنصف ہی لہذا ۱۸ مین سے ۹ معتبر کیے اب
ان سب مین نسبت ملحوظ کے ۴ عدد زوجات اور ۶ عدد اعمام مین توافق بالنصف ہی ایک کے
وفق یعنی نصف کو دوسرے مین ضرب کیا ۱۲ حاصل ہوے اوسکی نسبت اوروں سے دیکھی اوسمین اور ۹
مین توافق بالثلث ہی اوسکے ثلث یعنی ۴ کو ۹ مین ضرب کیا ۳۶ ہوے اوسکی نسبت
۵ اسے دیکھی موافقت بالثلث پائی ایک کے ثلث کو دوسرے مین ضرب کیا ۱۸۰ ہوے اسکو اصل
مسالہ یعنی ۲۴ مین ضرب کیا چار ہزار تین سو بیس ۴۳۲۰ حاصل ہوے اوس سے سب کو صحیح مل جاتا ہے
زوجات کو اصل مسالہ سے ۳ ملے تھے اوسکو ۱۸۰ مین ضرب کیا ۵۴۰ ہوے وہ زوجات
کے سہام ہین ہر ایک کو ۱۳۵ ملتے ہین اور بنات کو ۱۶ ملے تھے انھین ۱۸۰ مین ضرب کیا
۲۸۸۰ حاصل ہوے وہ سہام بنات کے ہین ہر بنت کو ۳۲۰ پہونچتے ہین اور جدات کو اصل مسالہ
سے ۴ پہونچتے تھے انھین ۱۸۰ مین ضرب کیا ۷۲۰ حاصل ہوے وہ سہام جدات کے
ہین ہر ایک کو ۱۴۴ پہونچتے ہین اور اعمام کو اصل مسالہ سے ایک پونہچا تھا اوسے ۱۸۰ مین ضرب
کیا ۱۸۰ حاصل ہوے وہی اعمام کے سہام ہین ہر ایک کو ۳۰ پہونچتے ہین مثال مباینت کی

بہ مسالہ ۲۴

۲ زوجہ ۳ ۔ ۶ جدہ ۴ ۔ ۱۰ ابنت ۱۶ ۔ ۷ عم ۱

اصل مسالہ ۲۴ سے ہی دونون زوجہ کو ۳ پہونچتے ہین اور ۶ جدہ کو ۴ اور ۱۰ ابنت کو ۱۶ اور ۷ عم کو ایک سو سب غیر مستقیم ہین
اور فیما بین سہام اور رؤس زوجات اور اعمام کے مباینت ہی لہذا اونکے کل عدد رؤس کو اعتبار
کیا اور باقی کے عدد رؤس اور سہام مین موافقت بالنصف ہی لہذا عدد رؤس جدات کے
۳ اعتبار کیے اور بنات کے ۵ اب اثنین یعنی ۲ اور ۳ اور ۵ اور ۷ مین نسبت
لحاظ کی تباین معلوم ہوا ۲ کو ۳ مین ضرب کیا ۶ ہوے وہ ۵ سے متباین ہی اس لیے
۶ کو ۵ مین ضرب کیا ۳۰ ہوے وہ ۷ سے متباین ہی پس ۳۰ کو ۷ مین ضرب کیا

۲۱۰ حاصل ہوئے اوسکو ۲۴ مین ضرب کیا ۵۰۴۰ حاصل ہوئے یہ تصحیح کامل ہی مسائلے کی اس سے
ہر وارث کو بلے کسر پہونچتا ہی زوجتین کو اصل مسالہ سے ۳ پونہچے تھے اوسے ۲۱۰ مین ضرب کیا
۶۳۰ حاصل ہوئے وہ اونکے سہام ہین ہر زوجہ کو ۳۱۵ پہونچتے ہین اور جدات کو ۴ ملے
تھے اونھین ۲۱۰ مین ضرب کیا ۸۴۰ ہوئے ہر جدہ کو ۱۴۰ ملے بیٹیون کا حصہ اصل مسالہ
سے ۱۶ تھا اوسے ۲۱۰ مین ضرب کیا ۳۳۶۰ ہوئے ہر بنت کو ۳۳۶ پہونچتے ہین
اور اعمام کو ایک ملتا تھا اوسے ۲۱۰ مین ضرب کیا وہی حاصل ہوئے ہر ایک کو ۳۰ پہونچتے ہین

ف اکثر اشخاص کو یہ خلجان ہوتا ہی کہ توریث جدات مین دو سے زیادہ کا اجتماع ممکن نہین
اسواسطے کہ ساتھ ام الاب اور ام الام کے سب اونسے اعلی رتبے کے ہونگے مثلا ام ام الام ہو
یا ام اب الاب ہو اور دور والی ساتھہ نزدیک والی کے محجوب ہوتی ہی پھر مثالون مین جو کہین
۶ جدہ کہین زیادہ لکھدیتے ہین یہ کیسے ہوسکتا ہی سو دفع اس خلجان کا یہ ہی کہ جس قدر جدہ
بعید ہو اوسیقدر اوسمین کثرت ممکن ہی اول مرتبہ مین دو ہین ام الاب اور ام الام اور دوسرے
مرتبے مین تین ہین ام ام الام اور ام ام الاب اور ام اب الاب اور تیسرے مرتبے مین چار ام ام ام الام
اور ام ام ام الاب اور ام ام اب الاب اور ام اب اب الاب اور اسی طرح ہر ہر مرتبے مین بڑھتی جاتی ہین
عینی شرح کنز مین ایک قاعدہ واسطے نکال لینے جدات کثیرہ ایک مرتبہ کے خوب لکھا ہی وہ یہ ہی کہ جس قدر
جدات ایک مرتبے کے منظور ہون اوسقدر لفظ ام لکھہ جاے پھر آخر ام کی جگہہ اب لکھے باقی
ام رہنے دے پھر آخر سے اوپر والی ام کی جگہہ بھی لفظ اب لکھے اور اسطرح اوپر کو اب بڑھاتا جاے
یہان تک کہ فقط ایک ام اوپر کی رہ جاے باقی سب اب ہوجائین پس اوسقدر جدات ایک مرتبے
کے حاصل ہوجائین گے مثلا ۶ جدہ ایک مرتبہ کی دریافت کرنی منظور ہین پس ہمنے لکھا
ام ام ام ام ام ام ۱ اور ام ام ام ام ام اب ۲ اور ام ام ام ام اب اب ۳ اور

ام ام ام اب اب اب اب اور ام ام اب اب اب اب اور ام اب اب اب اب اب پس یہ

بہا جدۂ صحیحہ ہیں ایک مرتبہ کی اور سبب سکا یہ ہی کہ ام اب الام جدۂ فاسدہ ہی پس ماں کی جانب

سے کسی مرتبے میں ایک جدۂ صحیحہ سے زیادہ ممکن نہیں اور باپ کی جانب سے باپ جد کہ

ہر اب کی ام الاب اور ام الام جدۂ صحیحہ ہی لقبہ شرح الصدر ہو سکتی ہیں ۵ مثل نسبت

لسہم و فرقد او ۲ پس مضروب خط مفرد جو **شش** یعنی جو نسبت سہام کی اصل مسألہ سے

طرف فرقے کے ہو وہی نسبت ہر حصہ ایک فرد کا اوس فرقے میں سے ہی مثلاً مثال تباین میں زوجہ کو

اصل مسألہ سے ۳ پہونچتے تھے اور ۳ نسبت دو کے مثل و نصف ہی یعنی ڈیوڑھا سو مضروب

یعنی ۲۱۰ کا ڈیوڑھا حصہ ہر زوجہ کا ہی یعنی ۳۱۵ اور بنات کو ۱۶ پہونچتے ہیں ۱۶ نسبت

۱۰ کے ایک مثل اور ۳ خمس ہی سو مضروب یعنی ۲۱۰ کا ایک مثل اور ۳ خمس حصہ ہر بنت کا ہی

یعنی ۳۳۶ اور ۶ جدہ کو ۴ پہونچتے ہیں ۴ دو ثلث ہیں ۶ کے اس نسبت سے ۲۱۰

میں سے دو ثلث یعنی ۱۴۰ ہر جدہ کو پہونچتے ہیں اور ۷ عم کو ایک پہونچتا ہی ایک سبع ہی ۷ کا

پس ہر عم کو سبع ۲۱۰ کے یعنی ۳۰ پہونچتے ہیں **ف** اگرچہ اکثر کتب فرائض میں اس طریقہ

نسبت کو واسطے دریافت حصۂ ہر فرد کے آسان لکھا ہی مگر بہ نسبت اکثر اشخاص کے کہ حساب سے

مناسبت نہیں رکھتے یہ طریقہ بہت دشوار ہی بلکہ طریقہ قسمت کا بہت سہل ہی اور باعانت

قواعد قسمت کے اوس سے مطلب جلد حاصل ہوتا ہی وہ یہ ہی کہ جو کچھ بعد ضرب کے سہام

فریق کے ٹھہریں اوسکو عدد روس فریق پر قسمت کریں خارج قسمت حصہ ہر فرد کا ہی پس

مثال مذکور میں ۶۳۰ سہام زوجتین کو ۲ پر قسمت کیا خارج قسمت یعنی ۳۱۵ ہر زوجہ کا

حصہ ہی اور ۸۴۰ سہام جدات کو ۶ پر قسمت کیا خارج قسمت یعنی ۱۴۰ ہر جدہ کا حصہ ہی

اور ۳۳۶۰ سہام بنات کو ۱۰ پر قسمت کیا ۳۳۶ حاصل ہوئے وہی ہر بنت کا حصہ ہی

اور ۲۱۰ سہام اعمام کو ۳ پر قسمت کیا خارج یعنی ۷۰ حصہ ہر عم کا ہی

فصل آٹھوین رد کے بیان مین

م فاضل از اہل فرض نے عصبات ہر دہید و غیر شوہر و زوجات ش یعنی جو کچھ بچ رہے ذوی الفروض سے در صورت نہونے عصبات کے اونسے بطور رد کے لیوین ذوی الفروض سوا شوہر اور زوجات کے اور اس کی دو صورتین ہین اول یہ کہ زوجہ یا شوہر ساتھ اور ذوی الفروض کے ہون دوسری یہ کہ ذوی الفروض فقط ہون زوجہ یا شوہر اونکے ساتھ نہون اور یہ دونون صورتین دو حال سے خالی نہین یا مستحق رد کے ایک ہی صنف ہین یا کئی صنف پس مسائل رد کی چار صورتین ہوئین اول کی دو صورتون کا اگلے دو شعرون مین بیان ہی م ہر دو را از اقل مخرج شان بدہ داده باقی با اہل رد برسان نہ جنس واحد جو ایں خود طلبد ش یعنی جب کہ شوہر یا زوجہ ساتھ اور ذوی الفروض کے ہون تو زوجہ یا شوہر کو اونکے اقل مخرج فرض سے حصہ دیکے باقی اور ذوی الفروض مستحق رد کو دے دیوین پھر اگر وہ جنس واحد ہون تو باقی کو اونکے عدد روس پر برابر بانٹ دین مثال مسئلہ ـــــــ اصل مسئلہ ۱۲ سے تھا

زوج ۳ بنت ۹

اسلیے کہ زوج مستحق ربع کا ہی اور بنات مستحق ثلثان کی اور ۱۲ مین سے ۳ زوج کو پہونچے ہین اور ۸ بنات کو ایک بچ رہتا ہی لہذا قاعدہ رد اسمین جاری کیا پس زوج کو اول اقل مخرج فرض اوسکے سے کہ سہم تھے ایک دیا اور ۳ باقی بنات کو دے دیے چونکہ اہل رد وہی ایک صنف تھے ۳ اونکے عدد روس پر تقسیم ہوگئے م اکثر ش چون سہام خویش رد ش ور اگر مستحق رد کے کئی صنف ہون باقی کو اونکے سہام پر تقسیم کرین سہام پر تقسیم کرنے سے یہ مراد ہی کہ ایسی صورت فرض کرین جسمین فقط یہی صنفین ذوی الفروض کی جو یہان مستحق رد ہین ہون اور اوسکی تصحیح مسئلہ کرکے اوسمین سے ہر صنف کو حصہ دین جو حصے اوس تصحیح مین سے انھین پہونچتے ہین وہی انکے سہام ہین مثال

مسئلہ ۲ میت
زوجہ ۱ جدہ ۲ اخت لام
اصل مسئلہ ۲ اسے تھا اوسمین سے ۱ زوجہ کو
پہونچتے تھے اور ۲ جدہ اور ۴ اختین لام کو اور ۳ بچ رہتے تھے لہذا قاعدۂ رد جاری کیا
پس زوجہ کو اقل مخرج فرض اوسکے یعنی ۴ سے حصہ دیا باقی ۳ کو سہام جدہ اور اختین لام پر
کہ وہ بھی ۳ تھے تقسیم کر دیا ۲ اختین لام کو دیے اور ایک جدہ کو اور اونکے سہام اسلیے ۳ ہین
کہ اگر کوئی شخص فقط جدہ اور اختین لام کو ذوی الفروض چھوڑے مثلاً میت مسئلہ ۶
جدہ ۱ اخت لام ۲ عم ۳
سو اونکو بھی ۳ سہام پہونچتے ہین اور اخیر کی دو صورتون کا اس شعر مین بیان ہے م زوجہ و
شو چو از میانہ کم است + مسئلہ از رؤس و از سہم است ش یعنی اگر مسئلۂ ردیہ مین زوجہ یا شوہر
نہون فقط وہی اصحاب فرائض ہون جن پر رد ہوتا ہے تو مسئلہ اونکے عدد رؤس سے ہوگا اگر ایک
صنف ہون اور اونکے سہام سے اگر کئی ہون مثال اول کی میت مسئلہ ۲
بنت ۲
اصل مسئلہ ۳ سے ہے ۲ ثلثان کے بنات کو پہونچتے ہین ایک بچ رہتا ہے لہذا قاعدۂ رد جاری
کیا پس عدد رؤس بنات سے مسئلہ کرکے اون پر بانٹ دیا مثال ثانی کی میت مسئلہ ۵
ام ۱ بنت ۴
اصل مسئلہ ۶ سے ہے ایک ماں کو پہونچتا ہے اور ۴ دونون بیٹیون کو ایک بچ رہتا ہے لہذا قاعدۂ
رد جاری کیا پس جس قدر سہام اصل تصحیح مین سے اونھین پہونچتے تھے اوس سے مسئلہ کرکے
اون پر تقسیم کیا م گر شود انکسار راست نما + با صولیکہ گفتہ ایم ترا ش یعنی اگر مسائل رد مین
انکسار ہو اور سہام وارثون پر صحیح نہ بٹ سکین تو درست کرنا چاہیے موافق اون قاعدون کے
جو اوپر مذکور ہوچکے ہین پس اگر ایک ہی فرقے پر انکسار ہو تو در صورت تباین فیمابین رؤس
اور سہام کے کل عدد رؤس کو مخرج مسئلہ ردیہ مین ضرب کرینگے اور در صورت توافق وفق
رؤس کو اور اگر چند فرقون پر انکسار ہو تو در صورت تماثل جمیع رؤس کے ایک کو رؤس مین سے
مخرج مسئلہ مین ضرب کرینگے اور در صورت تداخل اکثر کو اور در صورت توافق وفق ایک کا دوسرے مین

ضرب کرکے حاصل کو مخرج مین اور در صورت تباین کل ایک کا دوسرے مین ضرب کرکے حاصل کو
مخرج مین ضرب کرینگے اوس سے سب وارثون کو سہام صحیح منقسم ہوجائینگے پس جاننا
چاہیے کہ جس صورت مین زوجین نہون اور ذوی الفروض ایک ہی صنف ہون وہان انکسار
نہوگا اسواسطے کہ مسالہ اوس صورت مین وارثون کے رؤس سے ہوتا ہی جو آدمی ہون اون پر
برابر بٹ جاتا ہی پس انکسار ممکن نہین اور باقی سب صورتون مین انکسار ہوتا ہی چند مثالین
واسطے توضیح کے ذکر کی جاتی ہین مثال اول

میت ـــــ مسالہ ۱۶
زوج ۴ — ۴ بنت ۱۲

اس مثال مین بعد دینے فرض زوج کے اقل مخرج یعنی ۴ سے ۳ جو باقی ہے ۴ بنت پر
منکسر ہین اور ۴ اور ۳ مین تباین ہی لہذا ۴ کو کہ عدد رؤس ہی مخرج مسالہ مین ضرب کیا
۱۶ حاصل ہوے اوس سے مسالہ صحیح ہوگیا ۴ زوج کو پہونچے اور ۱۲ بنات کو ہر بنت کو ۳
مثال دوسری

میت ـــــ مسالہ ۸
زوج ۲ — ۶ بنت ۶

اس مثال مین جب زوج کو
اقل مخرج فرض ۴ سے ایک دیا ۳ باقی ہے اوسمین اور عدد رؤس بنات یعنی ۶ مین
اگرچہ تداخل ہی لیکن باین وجہ کہ فصل تصحیح مین ہم بیان کرچکے ہین کہ تداخل فیما بین رؤس و سہام
کے جب کہ سہام کم ہون موافقت قرار پاتا ہی لہذا یہان پر معتبر فیما بین ۳ سہام اور ۶
رؤس کی موافقت بالثلث ہی پس ۶ کے ثلث یعنی دو کو ۴ مین جو مخرج مسالہ ہی ضرب
کیا ۸ ہوے اوسمین سے ۲ زوج کو اور ۶ بنات کو پہونچتے ہین ہر بنت کو ایک مثال تیسری

میت ـــــ مسالہ ۱۶
۲ زوجہ ۲ — ۷ بنت ۱۴

اس مثال مین اقل مخرج فرض زوجہ یعنی
۸ مین سے ایک جو دونون زوجون کو پہونچتا ہی اونپر منکسر ہی اور ۷ باقی عدد رؤس بنات پر
منکسر ہین پس دو قسمین منکسر علیہم کی پائی گئین اور دونون کے رؤس مین تماثل ہی لہذا ایک کو اون
دونون مین سے مخرج مسالہ یعنی ۸ مین ضرب کیا ۱۶ ہوے اوسمین سے ۲ دو دونون زوجہ کو

پہونچتے ہین ہر ایک کو ایک اور ۴ دونون بیٹیون کو ہر ایک کو ۲ مثال چوتھی

میت مسئلہ — اس مثال مین چونکہ اقل مخرج فرض زوجہ

زوجہ — جدہ — اخت لام

یعنی ۴ مین سے زوجہ کو ایک دیا ۳ باقی رہے اور اہل رد یعنی جدات اور اخوات ۳ سہام کے مستحق ہین دو کے اخوات اور ایک کے جدات اور ایک جدات کا ۴ پر مستقیم نہین بلکہ تباین رکھتا ہی لہذا عدد رؤس جدات کل معتبر ٹھہرے اور ۲ اخوات لام کے عدد رؤس یعنی ۶ سے توافق بالنصف رکھتے ہین لہذا اونکے عدد رؤس کا نصف لے لیا یعنی ۳ اور ۴ اور ۳ مین نسبت تباین ہی پس ۴ کو ۳ مین ضرب کیا ۱۲ ہوے ۱۲ کو ۴ مین ضرب کیا ۴۸ ہوے اوس سے سب کو صحیح بٹ جاتا ہی جیسا کہ زیر میت لکھا ہی **ف** کبھی ایسی صورت واقع ہوتی ہی کہ باقی بعد دینے سہام احد الزوجین کے سہام اہل رد پر مستقیم نہین ہوتا تب مجموع سہام اہل رد کو مخرج فرض احد الزوجین مین ضرب کرنا چاہیے اوس سے تصحیح سب فرقون پر ہو جائے گی پھر اگر انکسار ہو تو موافق قواعد مشرحۃ الصدر کے عمل کرنا چاہیے مثال

میت مسئلہ — ۸ مین سے ایک زوجات کو

زوجہ — بنت — جدہ

دیا جو باقی رہے وہ مسئلہ بنات اور جدات پر کہ ۵ ہی مستقیم نہین پس ۵ کو ۸ مین ضرب کیا ۴۰ ہوے اوسمین سے ۵ حق زوجات ہی اور ۳۵ باقی حق بنات و جدات کہ ۵ مسئلہ پر مستقیم ہی لیکن ۵ سہام زوجات اور ۴ اونکے عدد رؤس مین تباین ہی اور ۲۸ سہام بنات کے اونکے عدد رؤس یعنی ۹ سے اور ۷ سہام جدات اونکے عدد رؤس یعنی ۶ سے بھی متباین ہین پس لحاظ نسبت کا فیمابین ۴ اور ۹ اور ۶ کے کیا ۴ اور ۶ مین توافق بالنصف ہی لہذا ۳ کو ۴ مین ضرب کیا ۱۲ ہوے اوسمین اور ۹ مین توافق بالثلث ہی ۳ کو ۱۲ مین ضرب کیا ۳۶ ہوے ۳۶ کو ۴۰ مین ضرب کیا ۱۴۴۰ ہوے

اوس سے ہر ایک کو صحیح ملجاتا ہی زوجات کو ۱۸۰ ہر زوجہ کو ۴۵ اور بنات کو ۱۰۰۸
ہر بنت کو ۱۱۲ اور جدات کو ۲۵۲ ہر جدہ کو ۴۲

فصل نوین بیان مین ذوی الارحام کے

م ذو رحم دان قریب باموات ÷ غیر ذی فرض باشد و عصبات نش یعنی ذو رحم
اوس قریب کو کہتے ہین کہ نہ ذی فرض ہو اور نہ عصبہ ہو ÷ ھ عصبہ سان چہار قسم شد ش
یعنی عصبہ کے مانند اونکی چار قسمین ہین مراد یہ ہی کہ ذوی الارحام کو میراث بطور عصبات کے
ملتی ہی یعنی اونکے لیے کچھہ حصہ مقرر نہین ہی بلکہ جس طرح عصبات کو در حالت انفراد کل مال
ملتا ہی اور ساتھہ ذوی الفروض کے باقی ایسے ہی ذوی الارحام کو در حالت انفراد کل مال ملتا ہی
اور ساتھہ زوجین کے مابقی سوا اونکی چار قسمین ہین م اول اولاد بنت و بنت پسر ش
اول اولاد بیٹی اور پوتی کی یعنی فروع جو ذوی الفروض یا عصبات نہین ہین جیسے نواسہ نواسی
یا پوتی کا بیٹا بیٹی قسم اول ذوی الارحام کے ہین م جدہ فاسدہ دگر اجداد ش دوسری
قسم جدہ فاسدہ ہین اور اجداد فاسدین یعنی اصول ہین جو ذوی الفروض اور عصبات نہین ہین
وہ دوسری قسم ہین ذوی الارحام کی م پس بنات اخ و زاخت اولاد ش تیسری قسم
بھتیجیان ہین اور بہن کی اولاد یعنی فروع ابوین میت کی جو عصبہ یا ذی فرض نہین ہین
م پس جدین فرع عمہ بیار ش چوتھی قسم فروع جدین کی جو ذوی الفروض اور عصبات
نہون جیسے عمہ یعنی پھوپھی یا ماموں یا خالہ یا عم لام یعنی باپ کا اخیافی بھائی ف
ترتیب ذوی الارحام مین مثل ترتیب عصبات کے ہی کہ مقدم سب سے فروع ہین بعد اوسکے
اصول بعد اوسکے فروع ابوین بعد اوسکے فروع جد اور قسم اول کے ہوتے دوسری قسم کو
نہین پہونچتا اور دوسری کے ہوتے تیسری کو نہین پہونچتا ہی و علی ہذا القیاس ایک قسم مین

قریب کے ہوتے بعید کو نہین پہونچتا مثلاً نانا کے ہوتے ہوئے پرنانا محروم ہی م قوت قرب

وصف اصل شمار نش یعنی ہر درجے مین ایک کو دوسرے پر ترجیح ہی باعتبار قوت قرابت او

وصف اصل کے پس عمہ حقیقی کے ہوتے عمہ علاتی محروم ہی اسواسطے کہ حقیقی کی قرابت

بہ نسبت علاتی کے قوی ہی اور جس ذی رحم کا اصل وارث ہی اوسکے ساتھہ غیر وارث کے علاقہ والے

کو کچھہ نملیگا مثلاً بنت بنت الابن کے ساتھہ ابن بنت البنت محروم ہی حالانکہ دونون ایک

درجے مین ہین اسواسطے کہ اصل اول کی بنت الابن وارث یعنی ذی فرض ہی اور اصل دوسرے

کی بنت البنت ذی رحم ہی یا مثلاً اب ام الام کے ساتھہ اب اب الام محروم ہی اسواسطے کہ

اول کو علاقہ میت سے بسبب ام الام ذی فرض کے ہی اور دوسرے کو بسبب اب الام ذی

رحم کے یا مثلاً بنت ابن اخ کے ساتھہ ابن بنت اخت کو کچھہ نہین ملتا اسلیے اول کو بواسطے

ابن اخ کے جو عصبہ ہی علاقہ ہی اور ثانی کو بواسطہ بنت اخت کے جو ذی رحم ہی یا مثلاً بنت عم

عینی کے ساتھہ ابن عمہ عینی محروم ہی اسلیے کہ اول ولد عصبہ ہی اور ثانی ولد ذی رحم ف

صنف اول کے اگر ایک درجے مین سب اولاد وارث کی ہون یا کوئی اولاد وارث کی نہون

اور اصول مین اونکے کہین اختلاف بذکورت و انوثت نہو تو بالاتفاق ترکہ موجودین پر باعتبار

ابدان اونکے تقسیم کرینگے اور مذکر کو دو حصے اور مونث کو ایک حصہ دینگے مثال

مثال اول میت

بنت بنت الابن | ابن بنت الابن ۲

مثال ثانی میت

ابن بنت البنت ۲ | بنت بنت البنت

پہلی مثال مین دونون ولد وارث ہین اور دوسری مثال مین دونون ولد غیر وارث اور دونون کے

اصول مین اختلاف بذکورت و انوثت نہین لہذا للذکر مثل حظ الانثیین باعتبار موجودین کے

تقسیم ہوئی اور اگر اصول مین میت

بذکورت و انوثت اختلاف ہو جیسے کہ

بنت ابن البنت | ابن بنت البنت

۱ عند ابی یوسف ۲ عند محمد رح | ۲ عند ابی یوسف ۱ عند محمد رح

کہ دونون غیر وارث کی اولاد ایک دسرے مین ہین اور ایک کی اصل مذکر ہی یعنی ابن البنت اور دوسرے کی اصل مونث یعنی بنت البنت پس ایسی صورت مین امام ابو یوسف با عتبار ابدان فروع کے تقسیم کرتے ہین اور انکے نزدیک مثال مذکور مین مسالہ ۳ سے ہو کے بنت ابن البنت کو ایک حصہ اور ابن بنت البنت کو دو حصے پونہچینگے اور امام محمد جس جگہہ پر اصول مین اختلاف واقع ہوا ہی وہان پر مسالے کی تصحیح کر کے اصول پر موافق انکے ابدان کے تقسیم کر کے حصہ اونکا اونکی اولاد کو دیتے ہین پس مثال مذکور مین بنت ابن البنت کو دو حصے پونہچینگے اور ابن بنت البنت کو ایک حصہ اس وجہ کہ مرتبہ ابن البنت اور بنت البنت مین جو تقسیم کیے تو ابن البنت کو دو حصے پونہچے اور بنت البنت کو ایک وہی اونکی اولاد کو دے دیا **ف** امام محمد جب محل اختلاف اصول بذکورت وانوثت مین تقسیم کرتے ہین ہر اصل مین اوسکے عدد فروع کا لحاظ کر کے تقسیم کرتے ہین اور اوسکا اوسی عدد کے موافق قرار دے کے حصہ دیتے ہین پھر اوس حصے کو اوسکے فروع کو پونہچاتے ہین مثال

مسالہ ٣ ابی یوسف رح	مسالہ محمد رح
بنت ابن البنت	٢ بنت بنت البنت
١ ابو یوسف ٢ محمد رح	٢ عندہما

امام ابو یوسف کے نزدیک اس مثال مین مسالہ ۳ سے ہوگا اور ہر بنت کو ایک ایک پہونچ جائے گا اور امام محمد کے نزدیک مسالہ ۴ سے ہو کے ۲ بنت ابن البنت کو پونہچینگے اور ۲ دونون بنت بنت البنت کو اس سبب سے کہ انکے اصول مین بذکورت وانوثت اختلاف ہی یعنی بطن ثانی مین اور جب وہان پر تقسیم کی اور عدد فروع کا لحاظ کیا بنت البنت بمنزلہ ۲ بنت کے قرار پائی اور ابن البنت بمنزلہ ایک ابن کے پس ۴ سے مسالہ کر کے ۲ ابن کو دیے اور ۲ دو بنت کو پھر دو ابن والے اوسکی بنت کو پونہچے اور ۲ بنت والے اوسکی دونون بیٹیونکو **ف**

درمختار اور اکثر کتابون مین لکھا ہی کہ جمیع مسائل ذوی الارحام مین فتوی امام محمد کے قول پر ہی اور وہی روایت مشہورہ ہی امام ابی حنیفہ صاحب سے بھی لیکن فرائض شریفی مین بعض علما سے نقل کیا ہی کہ مشایخ بخارا نے قول امام ابو یوسف کا اختیار کیا ہی کہ وہ آسان ہی اور اوسکے موافق مسائل لکھنا سہل ہی اور اسی سبب سے یہان اس کتاب مین قول امام ابو یوسف کا بھی لکھدیا اور ہر جگہہ پر محل خلاف مین فقط قول مفتی بہ لکھا ہی **ف** اگر ایک ذی رحم دو جہت سے استحقاق میراث رکھتا ہو تو دونون جہت سے اوسے میراث ملے گی بخلاف جدات کے کہ ایک جہت والی اور دو جہت والی برابر ہین پس امام ابو یوسف مطلقًا ابدان فروع مین دونون جہت کا اعتبار کرکے تقسیم کرتے ہین اور امام محمد اپنے قاعدے کے موافق محل اختلاف اصول بذکورت وانوثت مین تقسیم کرکے اونکی اولاد کو باعتبار جہات کے حصہ دیتے ہین مثال

مسئالہ ۲ عند ابی یوسف رح ۳ عند محمد رح

میت

بنت بنت البنت کہ وہ بنت ابن البنت بھی ہی ابن بنت البنت

۲ عند ابی یوسف رح ۲ عند محمد رح

۱ عند ابی یوسف رح ۱ عند محمد رح

اس مثال مین امام ابو یوسف رح کے نزدیک مسئالہ ۳ سے ہوگا اور ۱ ابن بنت البنت کو اور ایک بنت بنت البنت کو پونہچے گا اسواسطے کہ یہ ایک بنت بنت البنت بمنزلے ۲ کے ہی گویا ایک بنت بنت البنت ہی اور ایک بنت ابن البنت پس جب کہ باعتبار ابدان فروع کے للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم ہوئی مسئالہ ۴ سے ہوا ابن بنت البنت کو دو حصے پونہچے اور بنت بنت البنت کو دو باعتبار ہر قرابت کے ایک ایک پھر بایں وجہ کہ مستحق دو دو حصے کا ایک ایک شخص ہی اختصار کے لیے مسئالہ ۲ سے کرلیا اور نزدیک امام محمد کے مسئالہ ۳ سے ہوگا ۲ اوس بنت بنت البنت کو پونہچینگے جو بنت ابن البنت بھی ہی اور ایک ابن بنت البنت کو اس سبب سے کہ اونکے مذہب کے موافق اول تقسیم محل اختلاف اصول بذکورت وانوثت مین

ہوئی وہان ایک ابن البنت ہی اور ۲ بنت البنت ابن البنت کو دو حصے پونہچے اور دونون بنت البنت کو ایک ایک حصہ ملا پھر وہ دو حصے ابن البنت کے اور ایک بنت البنت کا اوسکو پونہچا جو دونون کی بیٹی ہی پس اوسے ۳ ملے اور ایک بنت البنت کا حصہ اوسکے ابن کو پونہچا شرح اس مثال کی بطور شجرے کے یہ ہی

زید

بنت صالحہ — بنت فصیحہ — بنت سلمی

بنت سعیدہ — ابن عمرو — بنت حمیدہ

ابن شریف — بنت مجیدہ
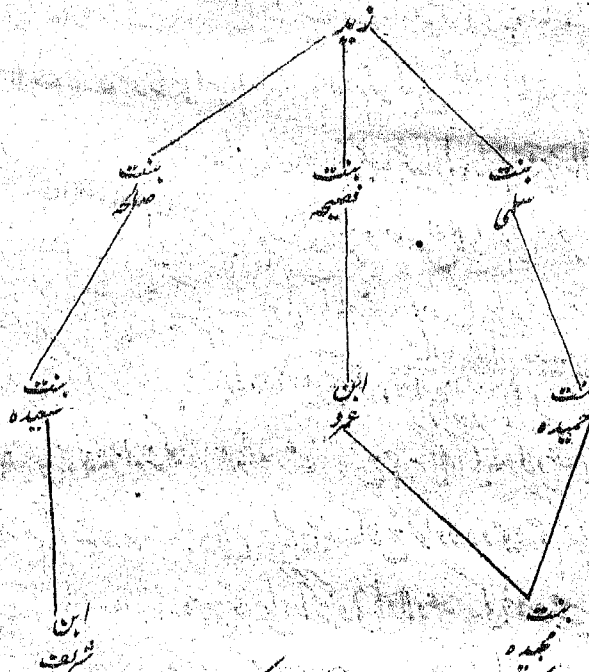
مجیدہ زید کی ابن البنت کی بھی بنت ہی اور بنت البنت کی اور شریف فقط بنت البنت کا بیٹا ہی بوقت مرنے زید کے مجیدہ اور شریف پر موافق تفصیل سابق الذکر کے تقسیم ہوگی

ف صنف دوم یعنی اجداد فاسدین اور جدات فاسدہ ہین اگر کچھ ما کی جانب کے ہین اور کچھ باپ کی جانب کے تو باپ کی جانب والون کو دو حصے اور ما کی جانب والون کو ایک حصہ ملے گا مثال مسئلہ ۳

ام اب ام الاب — ام ام ام الام

اور اگر سب ما کی طرف کے ہون یا سب باپ کی طرف کے ہون تو امام ابو یوسف کے نزدیک

قسمت ابدان موجودین پر ہی مطلقا للذکر مثل حظ الانثیین اور امام محمد کے نزدیک بھی اسطرح اگر انکے اصول میں ذکورت وانوثت اختلاف نہو اور جو اختلاف ہو تو اول محل خلاف پر تقسیم کرکے اونکا حصہ اونکے علاقے وارثوں پر تقسیم کرین جب کہ صنف اول میں معلوم ہو چکا مثال میت مسئلہ عند ابی یوسف ۲ عند محمد ۳

امام ابو یوسف کے نزدیک یہان مسئلہ دو سے ہوگا اور ایک ایک حصہ دونون کو پہونچ جائیگا اور امام محمد کے نزدیک مسئلہ ۳ سے ہوگا ۲ اب اب اب الام کو ملین گے اور ایک بام اب الام کو

ف تیسری صنف یعنی بھتیجیان اور بھانجے بھانجیان اور اخیافی بھائی یا بہن کی اولاد کا حکم بھی مثل صنف اول کے ہی اور امام ابو یوسف اگر دو شخص اولاد ام کی فروع میں سے ہون اوپر للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم کرتے ہیں اور امام محمد دونون کو برابر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ماں کی اولاد میں مذکر کو مونث پر فضیلت نہیں مثال میت مسئلہ عند ابی یوسف ۳ عند محمد ۲ ابن الاخت لام بنت الاخت لام

ف اس صنف میں بھی اولاد وارث کو اوپر اولاد غیر وارث کے ترجیح ہے پس اگر ایک اولاد عصبہ کی ہو اور دوسرا اولاد ذوی رحم کی جیسے بنت ابن الاخ اور ابن بنت الاخ تو اولاد ذوی رحم کو کچھہ نملیگا چنانچہ اوپر اس بات کی طرف اشارہ ہو چکا ہی اور اگر کوئی اولاد عصبہ کی نہو جیسے بنت بنت الاخ اور ابن بنت الاخ یا سب اولاد عصبہ کی ہون جیسے دو بنت ابن الاخ یا بعض اولاد عصبہ کی ہون اور بعض اولاد اصحاب فرائض کی جیسے بنت اخ عینی اور بنت اخ لام تو امام ابو یوسف کے نزدیک باعتبار قوت قرابت کے ترجیح ہے پس اولاد عینی کے ساتھہ اولاد علاتی اور اخیافی کی اونکے نزدیک محروم ہی اور اسیطرح اولاد علاتی کے ساتھہ اولاد اخیافی کی محروم ہی اور امام محمد موافق اپنے قاعدے کے تقسیم اوپر اصول کے باعتبار عدد فروع کے اصول مین کرتے ہین اور ہر ایک کا حصہ اوسکے فروع کو پہونچاتے ہین مثال میت بنت اخ عینی بنت اخ لام

اس صورت مین امام ابو یوسف کے نزدیک کل مال بنت اخ عینی کو پونہچے گا اور دونون
بنت اخ لام محروم ہونگی اور امام محمد کے نزدیک اول تقسیم و پر اخ عینی و اخت لام کے
اسطرح کرینگے کہ اخت لام کو باعتبار عدد اوسکی فروع کے دو ٹھہرینگے پس گویا میت نے
ایک اخ عینی اور دو اخت لام چھوڑے اور ایسی صورت مین ثلث اختین لام کو پہونچتا ہے
اور باقی اخ عینی کو پس بنت اخ عینی کو ثلثان پونہچینگے جو اونکی اصل کو پونہچے تھے اور
بنتین اخت لام کو ثلث پونہچے گا جو اونکی اصل کا حصہ تھا اور اصل مسالہ ۳ سے ہوگا
اور بسبب انکسار واحد کے اوپر بنتین اخت لام کے ۶ سے تصحیح ہوگی **ف** صنف
رابع کے احکام بھی مثل صنف اول کے ہین آور وہ اگر فقط مان کی طرف کے ہون یا فقط
باپ کی طرف کے تو اون پر للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم ہوگی جیسے عم لام اور عمہ لام کہ یہ
دونون باپ کی جانب کے ہین یا ماموں اور خالہ کہ یہ دونون مان کی طرف کے ہین اور
اگر کچھ مان کی طرف کے ہون اور کچھ باپ کی طرف کے تو دو ثلث باپ کی طرف والونکو
پونہچینگے اور ایک ثلث مان کی طرف والون کو مثال میت مسالہ ۳

عمہ خالہ

ف قوت قرابت ایک جانب والی مین باعث حرمان دوسری جانب کے ضعیف کا
نہین پس خالہ عینی کے ساتھ عمہ علاتی محروم نہوگی بلکہ دو ثلث پاوے گی اور خالہ عینی کو
ایک ثلث ملے گا البتہ ایک جانب مین قوت قرابت باعث حرمان ضعیف کا اوسی
جانب مین ہے پس خالہ عینی کے ساتھ خالہ علاتی یا عمہ عینی کے ساتھ عمہ علاتی محروم ہے
اور اسیطرح ایک جانب کا ولد وارث باعث حرمان دوسری جانب کے ولد ذوی الرحم کا
نہین پس بنت عم کے ساتھ مین کہ وہ ولد عصبہ ہے بنت خال کہ وہ ولد ذوی الرحم ہے محروم نہوگی
اور بنت عم کو بلحاظ قرابت اب کے دو ثلث اور بنت خال کو بلحاظ قرابت ام کے ایک

ثلث پوہنچے گا **ف** اولاد اعمام اور عمات مین اگر دو ایک ہی بیتے کے ہون اور ایک لد عصبہ ہو مگر قرابت ضعیفہ رکھتا ہو اور دوسرا ولد ذی رحم ہو اور قرابت قویہ رکھتا ہو جیسے ابن عمہ عینی اور بنت عم لاب ایسی صورت مین موافق ظاہر الروایۃ کے ترجیح باعتبار قوت قرابت کے ہی اور ولد عصبہ ہونے کو اعتبار نہین پس سب مال ابن عمہ عینی کو پوہنچے گا اور بنت عم لاب محروم رہے گی

فصل دسوین تخارج کے بیان مین

تخارج اسے کہتے ہین کہ کوئی وارث اپنے حصے کے بدلے کچھ لیکے تقسیم سے علیحدہ ہوجائے **م** گر کند صلح وارثی بر شیی + کن تصحیح طرح سہم وی **ش** یعنی اگر صلح کرے کوئی وارث کسی چیز پر تو تصحیح مین سے اوسکے حصے کو نکال ڈال مطلب یہ ہی کہ اگر کوئی وارث اسطرح پر ساتھہ اور وارثون کے مصالحہ کرے کہ مجھے فلانی چیز دے دو یا اتنے روپے دے دو تو مجھے اپنے حصے سے کچھہ کام نہین مین اپنا حصہ بدلے اوس چیز یا روپیوں کے چھوڑا تو ایسی صورت مین وہ چیز خاص یا اوس قدر روپیہ اوسی ترکے مین سے دے دینا چاہیے اور تصحیح مسالہ میت کی بشمول اوسکے کرکے اوسمین سے اوسکے حصے کو نکال ڈالین اور باقی ترکے کو باقی سہام پر تقسیم کرین مثال میت مسئلہ ۱۲ زوجہ ۳ ام ۴ عم ۵

زوجہ نے اسطرح پر صلح کی کہ منجملہ متروکات شوہر کے ایک جوڑی کڑون کی اوسنے لی اور اپنے حصے سے درگذری پس مسالے کو تصحیح کرکے تصحیح یعنی ۱۲ مین سے ۳ جو حصہ زوجہ تھے نکال ڈالے باقی رہے ۹ بعد نکالڈالنے

جو ٹہی کٹڑون کے جس قدر ترکہ میت کا ہی اوسکے ۹ حصے کر کے ۴ ماں کو دینگے اور ۵ عمر کو

فصل گیارھوین مناسخے کے بیان مین

مناسخات سے کہتے ہین کہ کوئی وارث قبل تقسیم ترکے کے مرجائے اور حصہ اوسکا اوسکے وارثون کی طرف منتقل ہو سو ایسے وارث کے ورثہ اگر وہی ہون جو میت اول کے وارث تھے اور طریقہ تقسیم اسکے میت کے مرجانے سے متغیر نہو مثلاً

مسئلہ	زید		
ابن	ابن	بنت	بنت
عمرو (کان لم یکن)	بکر	سلمی	ہندہ
	۲	۱	۱

اور عمرو قبل تقسیم ترکے کے مرگیا اور اوسنے سوا بکر اخ اور سلمی اور ہندہ اختین کے اور کوئی وارث نہین چھوڑا اور جسطرح زید کی میراث سب ورثہ پر للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم ہوتی تھی ایسی ہی اسکی میراث بٹی ہی تو ایسی صورت مین اس وارث کے نام کے تلے لفظ کان لم یکن لکھ دینگے اور میت اول کے مسئلے کی تصحیح بغیر شمول اسکے کرینگے جیسا کہ اس مثال مین کیا ہی اور اگر تقسیم مین تغیر ہوتا ہو جیسے میت اول ایک ابن ایک زوجہ سے اور دو بنت دوسری زوجہ سے چھوڑے اور ان بنات مین سے کوئی مرجاوے تو میت اول کی میراث للذکر مثل حظ الانثیین بٹی تھی اور اوسکی میراث اوسطرح نہ بٹے گی بلکہ اسکی دو اخت عینی کو ثلثان پہونچینگے اور اخ لاب کو باقی سو اسکا حکم ایسا ہی ہی جیسے کہ وارث متوفی سوا ورثہ میت اول کے اور وارث چھوڑے اور تفصیل اوس حکم کی یہ ہی

م مرد گر وارثی تو مسالہ اش اول
ازوارثان او برکش + پس سہام ش نہ میت اعلی + راست چون شد بسالہ فہا ش

اگر کوئی وارث مرجاوے اور ہنوز ترکہ تقسیم نہوا ہو تو مسالہ اوسکا اوسکے وارثون کے موافق نکالنا چاہیے بعد اوسکے دیکھین کہ جو کچھ حصہ اوسے اوپر والی میت سے ملا ہی اس مسالے پر مستقیم ہی

اور صحیح تقسیم ہوجاتا ہی یا نہین اگر صحیح تقسیم ہوجائے تو بہتر ہی کچھہ اور عمل کی احتیاج نہین مثال

میت ابن — مسئلہ ۲ — زید ا — عمرو

عمرو کہ ایک وارث زید کا تھا قبل تقسیم ترکہ کے مر گیا اور اوسنے ایک ابن اور ایک بنت وارث چھوڑے سوافق اون وارثون کے اوسکی تصحیح مسئلہ ۳ سے ہوئی اور میت اعلی یعنی زید کی تصحیح مین سے بھی اسکے ہاتھہ مین ۳ تھے سو اب یہان کچھہ اور عمل کی احتیاج نہین اون ۳ کو اس تصحیح کے موافق تقسیم کر دینگے ۲ ابن کو دینگے اور ایک بنت کو ف جو کچھہ وارث کو اوپر کی میت سے ایک بطن یا کئی بطنون مین ملا ہو اوسے ما فی الید کہتے ہین ھ ورنہ این وفق مسئلہ یا کل ان ضرب گردد در اولین بر جملہ نیز در سہم وارثان علائش اور جو ما فی الید اس وارث کا اس مسئلے پر صحیح تقسیم نہو سکے تو دو حال سے خالی نہین یا ما فی الید مین اور اس تصحیح مسئلہ مین موافقت ہوگی یا مباینت اگر موافقت ہو تو وفق مسئلہ کو اور جو مباینت ہو تو کل مسئلے کو میت اعلی کے مسئلے ضرب کرین اور بھی سب وپہلے وارثون کے سہام مین ضرب کرین ھ غیر میت بسہام مش ان ضرب در سہم وارثانش وار یا تو وفقش بسہم اینان آرش سو امیت کے یعنی جملہ وارثان میت اعلی کے میت ہذا کے سہام مین کل مسئلہ یا وفق مسئلہ کی ضرب نہوگی اور میت ہذا کے سب سہام یعنی کل ما فی الید کو اوسکے وارثون کے سہام مین ضرب کرین درصورت تباین اور وفق ما فی الید کو اوسکے وارثون کے سہام مین ضرب کرین صورت توافق حاصل حصہ ہر وارث کا ہوگا اور جس تصحیح مسئلہ اعلی مین سے جواب بعد ضرب کے قرار پائی ہی مثال

میت مسئلہ — زید

زوجہ	ابن	ابن	ابن	بنت
ہند	خالد من بطن ہند	بکر من بطن حبیبہ	ولید من بطنہا ایضاً	سلمی من بطنہا ایضاً
۱/۳/۹	۲/۶/۱۸	۲	۲/۶	۱/۳/۹

میت ۳ مسئلہ	تباین	بکر	فی ۲
اخ عینی ولید $\frac{2}{4}$			اخت عینی سلمی $\frac{1}{2}$ ٦

میت ۴ مسئلہ ٦		بالنصف ولید		تصحیح ۱۰۵
بنت حمیده $\frac{1}{5}$	بنت سعیده $\frac{1}{5}$	بنت مجیده $\frac{1}{5}$	بنت صالحه $\frac{1}{5}$	اخت عینی سلمی $\frac{1}{10}$

الاحیاء			المبلغ ۴۲			
ہند ۹	خالد ۱۰	سلمی ۱۵	حمیده ۵	سعیده ۵	مجیده ۵	صالحه ۵

شرح اس مثال کی یہہ ہی کہ زید میت اعلی ہی اوسنے ایک زوجہ ہند اور خالد ایک ابن بطن ہند سے اور ولید و بکر دو ابن اور سلمی ایک بنت بطن اور زوجہ سے جسکا نام حبیبہ تھا چھوڑے پس مسالہ اوسکا ۸ سے ہوا ایک ہند کو ملا اور ۷ اولاد پر دو دو بیٹون کو اور ایک بیٹی کو منقسم ہو گیا بعد اوسکے بکر قبل تقسیم ترکے کے مرگیا اور اوسنے ولید اخ عینی اور سلمی اخت عینی کو وارث چھوڑا اسکو مسالہ اوسکا ۳ سے ہوا ایک سلمی کو پونہچا اور ۲ ولید کو پونہچے اور اوسکے ہاتھہ میت اعلی سے ۲ تھے اوسمین اور اس مسالہ یعنی ۳ مین مباینت ہی پس ۳ کو مسالۂ اولی یعنی ۸ مین ضرب کیا ۲۴ ہوئے اور اسیطرح ہند اور خالد اور ولید اور سلمی کے سہام مین ۳ کو ضرب کیا ہند اور سلمی کے ایک ایک کے تین تین اور خالد اور ولید کے دو دو کے چھہ چھہ ہو گئے اور اس میت کے وارثون کے سہام مین ۲ کو ضرب کیا پس سلمی کے ۲ ہو گئے اور ولید کے ۴ بعد اسکے ولید مرا اور اوسنے ۴ بنت چھوڑین حمیدہ سعیدہ مجیدہ صالحہ اور سلمی اخت عینی اور مسالہ اوسکا ٦ سے ہوتا ہی ایک ایک حمیدہ وغیرہ چارون بنت کو اور ۲ سلمی کو پہونچتے ہین اور اوسکے پاس تقسیم سابق سے ۱۰ ہین ٦ بطن اول سے اوسنے پائے تھے اور

سہم بطن دوم سے اور ۱۰ مین اور ۶ مین توافق بالنصف ہی پس وفق ۶ یعنی ۳ کو مسئلہ اولی اور جمیع سہام وارثان ماقبل میت ہذا مین ضرب کیا پس مسئلہ اولی کہ ۴ تھا ۱۲ سے ہوگیا اور ہند کے ۳ کے ۹ ہوگئے اور خالد کے ۶ کے ۱۸ ہوگئے اور سلمی کے ۳ کے ۹ اور بطن ثانی مین سلمی کے ۲ کے ۶ ہوگئے اور میت ہذا کے وارثون کے سہام مین وفق ما فی الید یعنی ۵ کو ضرب کیا پس ایک ایک حمیدہ وغیرہ بنات کے پانچ پانچ ہوگئے اور ۲ سلمی کے ۱۰ اپس تقسیم تمام ہوچکی اور ہند اور خالد اور سلمی اور حمید اور سعید اور مجیدہ اور صالحہ جو زندہ ہین اونکو اوسیقدر جو اونکے زیر نام مبلغ الاحیاء کے تلے لکھدیا ہی پہونچتا ہی **ف** طریقہ لکھنے فرائض کا یہ ہی کہ میت کی مد کھینچ کے اوسکے اوپر بیچ مین نام میت کا لکھتے ہین اور تلے اوسکے وارثون کو لکھ کے نیچے ہر ایک کے نام لکھتے ہین اور ذوی الفروض کو مقدم لکھتے ہین اور بعد اسکے عصبات کو اسواسطے کہ پہلے ذوی الفروض کو دے کے جو بچے سو عصبات کو پہونچتا ہی اور ذوی الفروض مین زوجین کو مقدم لکھتے ہین اسواسطے کہ صورت رد مین اونھین پہلے دے کے باقی مین رد ہوتا ہی اور لفظ مسئلہ کا سرے پر مد میت کے لکھ کے اوسپر عدد لکھتے ہین اور تلے ہر وارث کے عدد سہام کا تحریر کرتے ہین اور قریب منتہا ے مد میت کے لفظ فی ید ہ لکھ کے بعد اوسکے عدد ما فی الید لکھ دیتے ہین اور اگر ما فی الید اور مسئلے مین تباین ہو تو لفظ تباین اور اگر توافق ہو تو لفظ بالنصف یا بالربع یا بالثلث وغیرہ فیما بین لفظ مسئلہ اور نام میت کے مرقوم کرتے ہین اور جب ضرب سے تغیر ہوتا ہی ایک لکیر عدد مسئلہ کے اوپر اور عدد سہام وارث کے تلے کھینچ کے عدد حاصل کو لکھ دیتے ہین اور جو شخص اون وارثون مین مرے اوسکے تلے ایک لکیر بصورت قوس کے کر دیتے ہین اور پھر اوسکے سہام کی ضرب نہین ہوتی اور بعد تمام ہونے بطون کے مد الاحیاء کی کھینچ کے اوسکے تلے نام اون اشخاص کے جنکے مرنے کا ذکر نہوا ہو لکھ کے جو کچھ سہام اونکو

جمیع بطون سے ملا ہو جمع کر کے نیچے اوسکے نام کے لکھ دیتے ہین بعد اوسکے جمیع ارقام زیر الاحیاء کو
جمع کر کے المبلغ کی مد اوپر مد الاحیاء کے کھینچکے اوسکے تلے تحریر کرتے ہین اگر عدد زیر مبلغ اور
مسالہ میت اعلی مطابق ہون تو فرائض صحیح ہین نہین تو غلط ہی غور کر کے غلطی نکال ڈالے
اس کتاب مین واسطے تعلیم طریقہ تحریر فرائض کے مثال اسی وضع پر لکھی گئی **ف** اگر مسالہ اور
مافی الید مین تداخل ہو پس اگر مسالہ کثیر ہو تو اوسکا حکم موافقت کا سا ہی اور اگر مافی الید کثیر ہو تو بصورت
استقامت کی ہی اوس مسالے پر وہ صحیح بٹ جائیگا مثال

مسالہ ۲ — زوجہ ہند ۱ — اخ عمرو ۱ (۳)

مسالہ ۶ — ام سلمی ۱ — اخ لام بکر ۱ — اخ لاب خالد ۴ — عمرو ۳ — فی ید ۳

مسالہ ۱ — ابن ولید ۲ — ابن سعید ۲ — خالد ۴ — فی ید ۴

المبلغ ۸

الاحیاء: ہند ۲ — سلمی ۱ — بکر ۱ — ولید ۲ — سعید ۲

عمرو کے مافی الید یعنی ۳ سے مسالہ اوسکا یعنی ۶ کثیر ہی لہذا حکم موافقت جاری کیا اور وفق ۶
یعنی ۲ کو مسالہ میت اعلی اور اوسکے وارثون کے سہام مین ضرب کیا پس مسالہ میت اعلی
۸ ہوگیا اور ہند کے سہام ۲ اور سہام وارثان عمرو کو وفق ۳ یعنی ایک مین ضرب کیا پس جو
تھے وہی ہے اور مافی الید خالد کا یعنی ۴ اور اوسکے مسالہ یعنی ۲ سے کثیر ہی لہذا اوسکے وارثون پر صحیح بٹ گیا

فصل بارھوین بیان مین طریقہ تقسیم ترکہ کے وارثون یا قرض خواہون پر

م مال و تصحیح گر مباین شد ٭ یا توافق در و معاین شد ٭ ہمہ حال با بوفق بود ٭ ضرب سہم فریق
یا مفرد **ش** یعنی درمیان مال اور تصحیح مسالہ کے نسبت لحاظ کرنا چاہیے کہ مباینت ہی یا

موافقت اگر باینت ہو تو کل مال میں اور جو موافقت ہو تو وفق مال میں فریق کے حصے کو
ضرب کرین اگر حصہ فریق کا دریافت کرنا منظور ہو اور فرد کے حصے کو ضرب کرین اگر حصہ فرد کا
دریافت کرنا منظور ہو ۴ قسمت باقی است بر تصحیح ۲ یا بو فقش کہ خارج قسمت حصہ ہر
حصہ ہر فرد جو کسر در مال است ۲ مال تصحیح اچہار او حال است ش یعنی حاصل ضرب کو در صورت
تباین کل تصحیح پر اور صورت توافق وفق تصحیح پر قسمت کرین خارج قسمت حصہ دونون کا
ہے یعنی حصہ فریق کا جو مال مین سے اگر فریق کے حصے کو ضرب کیا ہے اور حصہ فرد کا ہے اگر حصہ فرد کو
ضرب کیا ہے اور جو مال مین کسر ہو تو مال اور تصحیح دونون کو کسر کر لین مسئلہ یہ ہے کہ جو کچھ مال میت نے
چھوڑا ہو از قسم دراہم یا دنانیر یا اور مال کہ حساب اوسکا بھی باعتبار قیمت اوسکے دراہم اور دنانیر
سے ہوتا ہے وہ یا بین عدد اس مال کے اور عدد تصحیح مسئلہ میت کے اگر مباینت ہو اور حصہ ایک
فریق کا منجملہ وارثان میت کے دریافت کرنا منظور ہو مثلا بنات کا یا اعمام کا تو حصہ فریق کو
کل عدد مال میں ضرب کرین اور حاصل کو کل عدد تصحیح پر قسمت کرین خارج قسمت حصہ اوس فریق کا
ہوگا اور اگر حصہ ایک فرد کا دریافت کرنا منظور ہو مثلا ایک بنت کا یا ایک عم کا تو اوس
فرد کے حصے کو کل مال میں ضرب کرین اور حاصل ضرب کو کل تصحیح پر قسمت کرین خارج قسمت حصہ

مسئلہ ۶ زید میت ترکہ ۷ دینار
۴ بنت ۲ عم

اوس فرد کا ہوگا مثال یہ ہے
سو تصحیح اور مال میں مباینت ہے اور منظور دریافت کرنا حصہ ایک فریق کا مثلا بنتین کا لیس
اونکے حصے یعنی ۴ کو کل مال یعنی ۷ میں ضرب کیا ۲۸ ہوئے اوسکو کل تصحیح یعنی ۶ پر
قسمت کیا خارج قسمت ۴ اور دو ثلث ہے وہی حصہ ہے بنتین کا مال سے یعنی ۷ دینار مین
سے بنتین کو ۴ دینار اور دو ثلث دینار پہونچتے ہین اور اگر دونون عم کا حصہ دریافت کرنا
منظور ہو ۲ کو ۷ میں ضرب کرین پھر حاصل یعنی ۱۴ کو ۶ پر قسمت کرین خارج قسمت یعنی

۲ اور ایک ثلث حصہ عصبین کا ہی اور اگر حصہ ایک فرد کا مثلاً ایک بنت کا دریافت کرنا منظور ہو تو
۲ کو کہ حصہ اوسکا ہی ۷ مین ضرب کرکے حاصل یعنی ۱۴ کو ۶ پر قسمت کرین پس خارج قسمت
یعنی ۲ اور ایک ثلث دینار حصہ اوسکا ہی وعلی ہذا القیاس اور اگر فیما بین عدد مال اور عدد تصحیح کے
توافق ہوا اور حصہ ایک فریق کا دریافت کرنا منظور ہو تو اوس فریق کے حصے کو وفق مال مین
ضرب کرین اور حاصل کو وفق تصحیح پر قسمت کرین خارج قسمت حصہ اوس فریق کا ہوگا اور اگر حصہ
ایک فرد کا دریافت کرنا منظور ہو تو اوس فرد کے حصے کو وفق مال مین ضرب کرکے حاصل کو وفق
تصحیح پر قسمت کرین خارج قسمت حصہ اوس فرد کا ہوگا مثال وہی اوپر والی مثال ہی جب کہ ترکہ
۱۰ دینار ہو پس تصحیح اور مال مین توافق بالنصف ہی پس اگر حصہ بنتین کا دریافت کرنا منظور ہو
۴ کو ۵ مین کہ ۱۰ کا وفق ہی ضرب کرین اور حاصل یعنی ۲۰ کو ۳ پر قسمت کرین خارج قسمت یعنی
۶ اور دو ثلث دینار حصہ بنتین کا ہی ۱۰ دینار مین سے اور اسی قیاس پر حصہ عمین کا یا جس فرد کا
چاہین نکال لین اور اگر مال مین کسر ہو تو مال اور تصحیح کو بھی کسر لین یعنی جو کسر ترکہ مین ہو اوسی
کسر کی جنس سے عدد صحیح ترکہ کا اور بھی عدد تصحیح کو کر لین اور بعد اس کسر کر لینے کے جو عدد دونو
حاصل ہوا اون دونون مین باہم نسبت لحاظ کرکے عمل کرین **ف** عدد صحیح کو از جنس کسر کر لینا
اسے اصطلاح حساب مین تجنیس کہتے ہین اور اس سے جو حاصل ہوا اوسے مجنس کہتے ہین اور
طریقہ تجنیس کا یہ ہی کہ جس عدد صحیح کا از جنس کسر کرنا منظور ہو اوسے اوس کسر کے مخرج مین ضرب
کرین پس اگر اس عدد تصحیح کے ساتھ کوئی کسر نہین تو فقط یہی حاصل ضرب مجنس اوسکا ہی اور
اگر کوئی کسر ہی تو اس حاصل ضرب پر عدد کسر کو بڑھا لین مثلاً مثال مذکور مین اگر ترکہ ساڑھے ۶ دینار
ہو تو مجنس تصحیح کا ۱۲ ہوگا اور مجنس ترکہ کا ۱۳ اسواسطے کہ کسر یہان پر نصف ہی جب اوسکے
مخرج یعنی ۲ مین ۶ کو ضرب کیا ۱۲ ہوے اور تصحیح مین ۶ کے ساتھ کوئی کسر نہین پس یہی

۱۲ اوسکا مجنس ہی اور عدد ترکہ بھی ۶ ہی اوس سے بھی ۱۲ حاصل ہوے لیکن اوسکے ساتھہ کسر ہی یعنی ایک نصف لہذا عدد وکسر کو کہ ایک نصف تھا اوسپر بڑھایا ۱۳ ہوے پھر نسبت کو بابین ۱۲ اور ۱۳ کے لحاظ کیا تباین پایا اسواسطے دریافت کرنے حصۂ عینین کے ۲ کو ۱۳ مین ضرب کرین گے اور حاصل یعنی ۲۶ کو ۱۲ پر قسمت کرینگے خارج قسمت یعنی ۲ اور ایک سدس حصۂ عینین کا ہی آور واسطے دریافت کرنے حصۂ بنتین کے ۴ کو ۱۳ مین ضرب کرین گے اور حاصل یعنی ۵۲ کو ۱۲ پر قسمت کرینگے خارج قسمت یعنی ۴ اور ایک ثلث حصۂ بنتین کا ہی اور اسیطرح حصہ ہر فرد کا بھی نکال لین آور اگر ترکہ ۱۰ دینار اور دو ثلث ہو تو مخبس ترکہ کا ۳۲ ہوگا اور مخبس تصحیح کا ۱۸ اور ان دونون مین موافقت بالنصف ہی پس واسطے دریافت کرنے حصۂ عینین کے ۲ کو وفق ۳۲ یعنی ۱۶ مین ضرب کرینگے پھر حاصل یعنی ۳۲ کو وفق ۱۸ یعنی ۹ پر قسمت کرینگے خارج قسمت یعنی ۳ اور ایک ثلث اور دو تسع حصۂ عینین کا ہی آور واسطے دریافت کرنے حصۂ بنتین کے ۴ کو ۱۶ مین ضرب کرین اور حاصل یعنی ۶۴ کو ۹ پر قسمت کرین خارج قسمت یعنی ۷ دینار اور ایک تسع دینار حصۂ بنتین کا ہی آور اسیطرح حصہ ہر فرد کا نکال لین

۵ دین دائن جو سہم و وارث گیر ٭ ہیچو تصحیح دان دیون کثیر **فصل** قرض اعنی قرض دہندہ مانند حصہ اور وارث کے ہیں اور مانند تصحیح کے مجموع بہت سے قرضون کا یعنی اگر ایک شخص مرے اور ترکہ اپنا چھوڑے کہ سب قرض خواہون کا قرض اوس سے وصول ہو سکے تو ہر قرض خواہ بمنزلہ ایک وارث کے قرار دیا جائے اور قرض بمنزلہ سہم وارث کے اور مجموعہ سب قرضون کا بمنزلہ تصحیح مسئلہ کے پھر نسبت درمیان اس مجموع کے اور مال متروکہ کے لحاظ کرین اگر تباین ہو تو ہر مقرض کے قرض کو کل مال مین ضرب کرین پھر مجموع دیون کے عدد پر قسمت کرین اور اگر موافقت ہو تو وفق مال مین ضرب کرکے وفق مجموع

الدیون پر قسمت کرین خارج قسمت حصہ رسدی اوس مقرض کا ہی اوس مال مین سے مثال

مجموع الدیون ۹	میت زید	ترکہ ۷ دینار
عمرو مقرض ۳ دینار	خالد مقرض ۴ دینار	بکر مقرض ۲ دینار

۷ مین اور ۹ مین مباینت ہی لہذا واسطے دریافت حصہ رسدی عمرو کے ۳ کو ۷ مین ضرب کرینگے اور ۲۱ کو ۹ پر قسمت کرینگے پس خارج قسمت یعنی ۲ اور ایک ثلث دینار حصہ رسدی عمرو کا نکلے گا اور جب چار کو ۷ مین ضرب کرکے حاصل یعنی ۲۸ کو ۹ پر قسمت کرینگے خارج قسمت یعنی ۳ اور ایک تسع دینار حصہ رسدی خالد کا نکلے گا اور جب ۲ کو ۷ مین ضرب کرکے ۱۴ کو ۹ پر قسمت کرینگے خارج قسمت یعنی ایک اور ایک ثلث اور دو تسع دینار حصہ رسدی بکر کا نکلے گا اور اسی مثال مین اگر مال ۶ دینار ہو تو تصحیح یعنی ۹ کے ساتھ مال کو نسبت موافقت بالثلث ہی تو ہر قرض کو ۲ مین کہ وفق مال ہی ضرب کرینگے اور حاصل کو ۳ پر کہ وفق مجموع الدیون ہی قسمت کرینگے خارج قسمت حصہ رسدی ہوگا پس حصہ رسدی عمرو کا ۲ دینار اور خالد کا دو اور دو ثلث دینار اور بکر کا ایک اور ایک ثلث دینار نکلے گا

فصل تیرھوین بیان مین میراث خنثی کے

خنثی اوسے کہتے ہین جو عضو مردی اور عضو زنی دونون رکھتا ہو یا دونون مین سے ایک بھی نہ رکھتا ہو پھر اگر کسیطرح جانب مردی یا زنی غالب ہوجائے مثلاً آلہ مردی سے پیشاب کرے اور آلہ زنی سے نکرے یا بالعکس یا مردون کی طرح وطی کرے یا عورتون کی طرح وطی کراوے یا کسی اور طرح سے تو جس جانب کا غلبہ پایا جاوے وہی وہ ٹھہرے گا اور اگر کوئی جانب غالب نہو مثلاً دونون عضو سے پیشاب کرے یا کوئی عضو نہ رکھتا ہو اور پیشاب کی جگہہ ایک سوراخ ہو کہ کسی

عضو کی ہیات پر نہین تو وہ خنثٰی مشکل ہی **م** کمتر از مرد و زن بود خنثیٰ + آنکہ مشکل بود دو گرہ سوا
نش یعنی خنثیٰ کو اگر مشکل ہو وہ قرار دینگے جو صورت نقصان کی ہو یعنی اگر مرد ٹھہرانے سے او سے
کم ملے یا کچھ نہ ملے تو اوسے مرد ٹھہرائینگے اور جو عورت ٹھہرانے سے اوسے کم ملے یا کچھ نہ ملے
تو اوسے عورت ٹھہرائینگے اور اگر مشکل نہو تو برابر ہی سبھون کے اگر غلبہ جانب مرد ہی کا ہی سب
مردون کے برابر اوسے میراث ملیگی اور اگر غلبہ جانب نی کا ہی تو سب عورتون کے برابر مثال
اسکی کہ عورت ٹھہرانے سے خنثیٰ کو کم ملے مسئلہ ۳ ابن ۲ خنثیٰ ۱
یہان خنثیٰ کو بنت ٹھہرائینگے مثال اسکی کہ عورت قرار دینے سے خنثیٰ کو کچھ نہ ملے مسئلہ ۱ ابن عم ۱ خنثیٰ ابن العم
یہان اگر خنثیٰ کو مذکر ٹھہراوین وہ بھی ایک ابن عم ہوا وسکو مثل ابن عم اول کے میراث ملے اور جو
مؤنث ٹھہراوین وہ بنت عم ہوا اور بنت عم ذوی الارحام سے ہی اوسے ساتھ ابن عم کے کہ عصبہ
ہی کچھ نہیں ملتا پس خنثیٰ کو یہان مؤنث قرار دینگے مثال اسکی کہ مذکر ٹھہرانے سے خنثیٰ کو
کم ملے مسئلہ ۶ زوج ۳ ام ۱ اخت لام ۱ خنثیٰ لاب ۱ یہان خنثیٰ کو مذکر قرار دیا
پس وہ اخ لاب عصبہ ہوا اور اوسے ایک جو اصحاب فرائض سے بچ رہا تھا پونہچا اور اگر اوسے
مؤنث قرار دین وہ اخت لاب ذوی فرض قرار پاوے مستحق نصف کے اور مسئلہ ۸ کی طرف
عول کرے اور اوسمین سے ۳ اوسے پونہچین پس یہان مذکر ٹھہرانے مین خنثیٰ کا نقصان
ہی لہذا وہ مذکر قرار پایا مثال اسکی کہ مذکر ٹھہرانے سے خنثیٰ کو کچھ نہ ملے مسئلہ ۶ زوج ۳ اخت عینی ۳ خنثیٰ لاب
اس مسئلے مین اگر خنثیٰ کو عورت قرار دین ہ اخت لاب ذی فرض ہوکے سدس پاوے ا
اور مسئلہ ۷ سے بطور عول کے ہو جائے اور جو مذکر قرار دین تو وہ اخ لاب عصبہ ہوا اور ذوی
الفروض سے جب کچھ نہ بچے عصبہ محروم رہتا ہی اوسکے لیے عول نہیں ہوتا لہذا خنثیٰ یہان مذکر ٹھہر

فصل چودھوین میراث حمل کے بیان مین

م حفظ حمل اکثر ست از نصیب مرد ش حصہ حمل کے واسطے رکھہ چھوڑین جو زیادہ ہو اگر
مرد کا حصہ زیادہ ہو تو بقدر حصہ مرد کے اور اگر عورت کا حصہ زیادہ ہو تو بقدر حصہ عورت کے

مثال مرد کے حصہ زیادہ ہونے کی میت مسئلہ ۲
ابن حمل

یہاں اگر حمل کو مذکر ٹھہراوین تو اوسے نصف ترکہ ملے اور اگر مونث ٹھہراوین تو ثلث لہذا
مرد کا حصہ یعنی نصف ترکہ رکھہ چھوڑین گے مثال عورت کے حصہ زیادہ ہونے کی

میت مسئلہ یہاں حمل کو اگر مونث ٹھہراوین
زوج ام اخت لام حمل از اب

تو وہ اخت لاب ہو اصحاب فرائض مین مستحق نصف کے اور مسئلہ ۸ سے ہو اور اگر مذکر
ٹھہراوین اخ لاب ہو عصبہ مستحق باقی کا اصحاب فرائض سے یعنی ایک کا ۶ مین سے پس
مونث کا حصہ رکھہ چھوڑین گے یعنی ۸ سے مسئلہ کرکے اوسمین سے ۳ رکھہ چھوڑینگے

م لیا نشاخذ کفیل باید کرد ش لیکن ضامن سے لینا چاہیے اس بات کے لیے کہ اگر حمل
ایک سے زیادہ متولد ہو مثلا دو ابن پیدا ہوں یا دو بنت تو استحقاق اونکا اوس قدر سے
جو رکھہ چھوڑا گیا ہے زیادہ ہوگا پس ضامن کفیل ہو اس امر کا کہ جس قدر اور استحقاق حمل کا ہوگا
وارثوں سے پھر واپس کراونگا م گر رسد مستحق او فبہا ورنہ باقی بوارث ستنز ش اگر
مستحق اوس حصے کا پیدا ہو تو بہتر ہی اپنا حصہ لے لے اور اگر وہ نہ پیدا ہو یا کم والا پیدا ہو
مثلا حصہ ابن کا رکھا گیا تھا اور بنت پیدا ہوئی تو جس قدر بنت کا حق ہو اوسے دے کے
باقی وارثوں کو موافق اونکے حصص کے دے دین اسیطرح اگر ایسا شخص پیدا ہو کہ او
کچھہ نہ ملتا ہو مثلا حصہ ابن الاخ کے لیے رکھہ چھوڑا تھا اور بنت الاخ پیدا ہوئی اس مثال مین

میت مسئلہ یہ کل حصہ وارثوں پر تقسیم ہو جائیگا
زوجہ ۲ اخ حمل از زوجہ اخ ابنت الاخ

اور اس مولود کو کچھہ نہ ملے گا م حمل میت چہ زاد چہ اگر ہو وارث و مورث است نی ہر ش

حمل جو میت سے ہو اگر اکثر مدت تک پیدا ہو تو وارث ہی اوس میت سے اوسے میراث ملیگی
اور جو مورث ہی یعنی اگر بعد پیدا ہونے کے مرجاوے تو اوس سے اور لوگون کو باعتبار اسی قرابت
کے میراث ملیگی اور جو اکثر مدت سے زیادہ پر پیدا ہو تو نہ وارث اوس میت کا اور نہ اس
قرابت سے مورث ہو **ف** اکثر مدت حمل کی دو برس ہی اگر دو برس تک بعد موت ایک
شخص کے اوسکی زوجہ سے لڑکا پیدا ہوا اوسکا نسب اوس میت سے ثابت ہوگا یعنی وہ اوس
میت کا بیٹا قرار پاویگا پس اوسکو اوس میت سے میراث ملیگی اور باعتبار اس قرابت کے
اورون کو اوس سے میراث ملیگی اور جو بعد زیادہ مدت کے دو برس سے پیدا ہو تو اوسکا نسب اوس
میت سے ثابت نہوگا نہ اوسے میت سے میراث ملیگی اور نہ اوس سے باعتبار اس قرابت کے
کسی اور کو میراث ملیگی **م** حمل غیرش چو باقلش زاد وارث گیر ورنہ بر اقلش زاد **ش** حمل غیر
میت کا جو اقل مدت حمل پر پیدا ہو میراث پاوے نہ جو اقل سے زیادہ پر پیدا ہوا اقل مدت حمل کی
۶ مہینے ہی پس اگر ایک شخص مرے اور مثلا اوسکے بھائی کی زوجہ حاملہ ہو اور مستحق اوسکی میراث کے
اولاد اخ ہون اگر چھہ مہینے پر یا چھہ مہینے کے اندر بعد مرنے اس شخص کے وضع حمل ہو تو وہ
اس میت سے میراث پاویگا اور جو چھہ مہینے سے زیادہ پر پیدا ہو تو اوسے اس میت سے
میراث نملیگی **م** طفل گر پاؤ ناف یا سر و بر ہ زندہ زاد وبمرد وارث بر **ش** لڑکا اگر پیر اور
ناف یا سر اور سینہ زندہ پیدا ہوا اور مرگیا تو وارث ہی **ف** لڑکا یا سیدھا پیدا ہوتا ہی کہ پہلے
اوسکا سر نکلتا ہی پھر باقی بدن یا اولٹا پیدا ہوتا ہی پہلے پانوں نکلتے ہین پھر باقی بدن پس اگر
پیدا ہونے مین لڑکا مرگیا تو اوسکا یہ حکم ہی کہ اگر سیدھا پیدا ہوا اور سینہ نکلنے تک زندہ تھا
تو وارث ہوگا اور اگر اولٹا پیدا ہوا اور ناف نکلنے تک زندہ تھا تو وارث ہوگا اور اگر پہلی
صورت مین فقط سر نکلنے ہی تک زندہ تھا اور سینہ نکلنے سے پہلے مرگیا اور دوسری صورت

پانؤن نکلنے تک زندہ تھا نافث نکلنے سے پہلے مرگیا تو وارث نہوگا **ف** اوسکے وارث قرار دینے پر یہ اثر مترتب ہی کہ جو حصہ اوسکے لیے موقوف ہوگا اوسے پہونچکر اوسکا متروکہ ٹھہرکے وارثون پر تقسیم ہوگا اور جب وارث نہ ٹھہرے گا تو وہ حصہ موقوفہ اگلی میت کے وارثون پر مسترد ہوجائیگا اور باعتبار سہام اونکے اوس میت سے اون پر منقسم ہوجائیگا

فصل پندرھوین میراث مفقود کے بیان مین

مفقود اوسے کہتے ہین جو گھر سے چلا جائے اور اوسکے جیتے مرے کی کچھ خبر معلوم نہو **م** مال مفقود را معطل گو ÷ تا نود سال از ولادت او **ش** مال مفقود کا معطل رہے نوّے برس تک اوسکی پیدائش سے یعنی جو شخص مفقود ہوگیا ہو جب تک اوسکے پیدا ہونے سے نوّے برس نگذرین اوسکا مال رکھا رہے تقسیم نہو پس اگر ۴۰ برس کی عمر مین مفقود ہوا ۵۰ برس اور اوسکا مال رکھا رہے اور اگر ۳۰ برس کی عمر مین مفقود ہوا ۶۰ برس اور اوسکا مال رکھا رہے وعلی ہذا القیاس **م** ہمچنین حظ او ز غیر شمار **ش** ایسے ہی حصہ اوسکا غیر سے معطل رہے یعنی جب تک نوّے برس مفقود کی ولادت سے نگذرین جو کچھ اوسکو کسی مورث سے کہ ایام غیبت اوسکی مین مرے حصہ پونہچے وہ بھی معطل رکھا رہے **م** زندہ در مال خود مردہ در حظ دار **ش** یعنی مفقود نوّے برس تک اپنے مال مین حکم زندے کا رکھتا ہی اور نسبت حصے کے جو اوسکے لیے غیر کی میراث مین سے معطل رکھا جاے حکم مُردے کا رکھتا ہی **م** پس رد مال وارث حالی ÷ حظ بگردان بہ وارث حالی **ش** پس مال اوسکا ملے حال کے وارث کو اور حصہ پھر جاے اوپر والے وارث کو یعنی جب کہ نوّے برس گذر جائین حکم موت مفقود کا کیا جاے اب میراث اوسکی اون وارثون کو ملے گی جو حال مین موجود ہین جو اس سے پہلے مر گئے اونکو

میراث ملے گی اسواسطے کہ بعد مفقودی کے نوّے برس تک مفقود کی ولادت سے اوسکے زندہ رہنے کا حکم لینے ال میں تمام لوگ کہ اس عرصے میں مرے گویا اوسکی حیات میں مرے اور جو حصہ اوسکے واسطے کسی مورث سے معطل رکھا گیا ہو وہ واپس ہو جاویگا اوسی مورث کے وارثوں پر نہ مفقود کے وارثوں کو اوسمیں سے کچھ ملیگا اسواسطے کہ اوس حصے کی نسبت مفقود کو ایام غیبت میں حکم مرنے کا ہی سپرد ہوا کہ وہ مورث بحالت موت مفقود کے مرا

فصل سولھوین میراث مرتد کے بیان مین

نہ ہوگا وارث کسی کا مرتد لیکن نزدیک گروہ ش مرتد یعنی وہ کہ دین اسلام سے پھر گیا ہو کسی کا وارث نہیں ہوتا نہ مسلمان کا نہ دوسرے مرتد کا نہ کافر کا مگر یہ کہ ایک ملک کے سب لوگ مرتد ہو جاویں تو وہ آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہونگے ملک سے مراد یہ کہ ایک بستی یا ایک پرگنے یا ایک ضلع کے سب لوگ مرتد ہو جاویں یہ مراد نہیں کہ ساری ولایت کے

کسب زمان کسب مرد در اسلام بہر مسلمانان گردد حق عوام ش مال عورت مرتدہ کا مطلقاً اور مال مرد مرتد کا جو اوسنے حاصل کیا ہو حالت اسلام میں وہ اوسکے ورثہ مسلمین کو پہونچے گا اور جو ایسا نہو یعنی مال مرتد کا جو اوسنے حالت ارتداد میں حاصل کیا ہو حق ہی عوام مسلمین کا یعنی بیت المال میں رکھا جاوے اور مصالح مسلمین میں صرف ہو ف مرتد جب دار الاسلام سے چلا جاوے اور دار الحرب میں جا ملے اور قاضی حکم کرے اس بات کا کہ وہ دار الحرب میں جا ملا یعنی بے علاقہ ہو گیا پس گویا کہ وہ مر گیا اوسوقت سب احکام موت کے جاری ہو جاوینگے اور اوسکا مال اوسکے ورثہ مسلمین کو حسب شرح صدر پہونچے گا ف مرتدہ کے شوہر کو میراث اوسکے مال میں نہیں ملتی اسواسطے کہ بجرد ارتداد کے وہ اپنے شوہر سے بائن ہو گئی اوسکی زوجہ نہ رہی

پس بوقت موت بالحوق بدار الحرب وہ اوسکا زوج نہین کہ میراث پاوے

فصل سترھوین میراث اسیر کے بیان مین

حکم اسیر کا بجہل حال شان حکم مفقود گشتہ است عیان **یعنی** جن مسلمانون کو کہ کفار دار الحرب کو اسیر کرکے لیجاوین اور پھر اونکا حال کچھہ معلوم نہو حکم اونکا مثل مفقود کے ہے اور اگر حال معلوم ہو تو مثل سب مسلمانون کے ہے ہزاران ہزار شکر جناب پاک رب العزت کو کہ یہہ شرح محض اوسکی توفیق و عنایت سے انجام کو پونہچی اور مطالب علم فرائض کے اسمین بکمال توضیح مع مثالون کے درج ہوے بفضلہ تعالی اس کتاب کے ناظرین کو احتیاج اور کتاب کی واسطے تحریر مسائل فرائض کے نہوگی توقع سب مطالعہ فرمانے والون سے یہہ ہی کہ حضرت مصنف اور شارح قلیل البضاعت کثیر الجنایت کو بدعاے خیر یاد کرین اللہم اعلی درجات المصنف فی الجنان وارزقنی خیر الدارین یا رحمن واغفر لی ولوالدی ولاساتذتی ولجمیع المسلمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ سید الانبیاء محمد وآلہ وصحبہ اجمعین فقط

وجہ مہر و دستخط بر خاتمہ

واسطے سند اس بات کے کہ یہہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہے مہر و دستخط مہتمم کے ثبت کیے گئے

محمد بخش خان حنفی سنہ ...
محمد عبد الرحمن بن حاجی

العبد
عبد اللہ ... بن حاجی محمد روشن خان مرحوم حنفی بقلم خود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ سریع الحساب والصلوۃ والسلام علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ واصحابہ الاحباب

پوشیدہ نرہے کہ جب یہ نیاز مند بارگاہ رب صمد المعتصم بذیل سید الانبیا محمد عنایت احمد تصنیف کتاب علم الفرائض سے فارغ ہوا اور وہ کتاب بفضلہ تعالی علم فرائض مین جامع اور مغنی اور کتب فرائض سے ہوئی مناسب معلوم ہوا کہ ایک رسالہ مختصر علم حساب مین بھی تالیف کرے واسطے اسکے کہ کمال فرائض کا بدون علم حساب کے ممکن نہین اور بغیر معلوم ہونے قواعد ضروریہ حساب کے تحریر فرائض دشوار ہی اور رسائل علم حساب کے اکثر زوائد پر مشتمل ہین جنکے ادراک کی ضرورت اہل فرائض کو نہین لہذا یہ رسالہ مختصر تحریر کرتا ہی اور اسمین فقط وہی قواعد جو اہل فرائض کے کام آوین اور اصل اصول حساب کے وہی قواعد ہین بکمال تلخیص درج کرتا ہی اور اسوجہ سے اور بھی باین جہت کہ ۱۲۶۳ ہجری مین اتفاق اسکی تصنیف کا ہوا نام اس رسالے کا ملخصات الحساب رکھا اور یہ رسالہ مشتمل ہی ایک مقدمے اور دو باب اور خاتمے پر

مقدمہ بیان مین طریق لکھنے ہندسے کے

جاننا چاہیے کہ حکماے ہند نے نو رقمین واسطے اعداد کے مقرر کی ہین ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۰ اسطرح پر

جب اول مرتبے مین واقع ہون اکائی ہون اور اونھین آحاد کہتے ہین اور جب دوسرے مرتبے مین واقع
ہون دہائی ہون اور اونھین عشرات کہتے ہین اور جب تیسرے مرتبے مین واقع ہون سیکڑے ہون اور
اونھین مئات کہتے ہین اور جب چوتھے مرتبے مین ہون ہزار ہون جنھین الوف کہتے ہین اور
اسیطرح پانچوین مرتبہ مین دس ہزار اور چھٹے مرتبے مین لاکھہ اور ساتوین مرتبے مین دس لاکھہ اور آٹھوین
مین کرور اور نوین مین دس کرور اور دسوین مین ارب اور گیارھوین مین دس ارب اور بارھوین مین کھرب
اور تیرھوین مین دس کھرب اور چودھوین مین نیل اور پندرھوین مین دس نیل اور سولھوین مین پدم
اور سترھوین مین دس پدم اور اٹھارھوین مین سنکھہ اور اونیسوین مین دس سنکھہ چنانچہ یہ عبارت
اکن دہن سین سہسن دہ سہسن لکھن دہ لکھن کرورن دہ کرورن اربن دہ اربن کھربن دہ
کھربن نیلن دہ نیلن پدمن دہ پدمن سنکھن دہ سنکھن اسی قاعدے کی طرف اشارہ ہی تنلا اگر پہلے
مرتبے مین ہو یعنی اوس سے پہلے اور کوئی عدد نہو اور نکوئی صفر ہو تو ایک ہوگا اور جو دوسرے
مرتبے مین ہو یعنی اوس سے پہلے صفر ہو جیسے ۱۰ یا کوئی عدد جیسے ۱۵ تو یہ ایک دہائی ہوگا
یعنی دس پس ۱۵ مین ۵ پہلے مرتبے مین ہین اس لیے ۵ ہوے اور ا دوسرے مرتبے مین ہی دہ دس
ہوے پانچ اور دس ملکے ۱۵ ہوگئے اور جو تیسرے مرتبے مین ہو جیسے ۱۰۰ یا ۱۲۵ تو سیکڑہ ہی
اور چوتھے مرتبے مین ہزار جیسے ۱۰۰۰ یا ۱۱۱۵ اور پانچوین مرتبے مین دس ہزار جیسے ۱۰۰۰۰ یا ۱۲۷۱۰
اور اسیطرح آخر تک اور ۲ پہلے مرتبے مین دو ہی اور دوسرے مرتبے مین بین جیسے ۲۰ یا ۱۲۵ اور تیسرے
مرتبے مین دوسی جیسے ۲۰۰ یا ۲۱۵ اور چوتھے مرتبے مین دو ہزار جیسے ۲۰۰۰ یا ۲۵۲۰ اور اسیطرح
آخر تک اور ۳ پہلے مرتبے مین تین ہوگا اور دوسرے مرتبے مین تیس اور تیسرے مرتبے تین سی وعلی
ہذا القیاس **ف** صفر حساب کی اصطلاح مین نقطے کو کہتے ہین جو حفظ مرتبہ کے لیے لکھا
جاتا ہی اور دستور یہ ہی کہ اگر بڑا عدد لکھنا منظور ہو اور اوس سے پہلے کوئی عدد نہو تو جتنے مرتبے

اوس سے پہلے ہوں اوتنے نقطے اول مین لکھدیتے ہین جیسے ۱۰ اور ۲۰ اور ۳۰ کہ ان مین ایک نقطہ لکھدیتے ہین اسواسطے کہ آحاد کا مرتبہ خالی ہی یا ۱۰۰ ۲۰۰ ۴۰۰ انمین دو نقطے اول مین لکھدیتے ہین اسواسطے کہ آحاد وعشرات خالی ہین اور ۱۰۰۰ ۲۰۰۰ ۳۰۰۰ ۷۰۰۰ کہ ان مین بسبب خالی ہونے آحاد وعشرات ومئات کے ۳ نقطے لکھدیتے ہین وعلی ہذا القیاس اور جب اوس سے پہلے کوئی عدد ہو جیسے ۱۲ یا ۲۴ یا ۱۵ تو اون عددون کے سبب سے بڑا عدد اپنے مرتبہ مین ہوتا ہی اور نقطون کی ضرورت نہین ہوتی اور اگر اوس عدد سے پہلے بعضے مراتب مین عدد ہو اور بعضے مین نہو تو جن مرتبون مین عدد نہو وہان نقطہ رکھدینگے مثلاً ۱۰۵ یا ۲۰۶ یا ۲۶۰ یا ۱۴۰۵ پہلے اور دوسرے مین عشرات کا مرتبہ خالی ہی اور تیسرے مین آحاد کا اور چوتھے مین الوف کا اون مراتب مین نقطہ لکھدیا **ف** عدد کی دو قسم ہین صحیح اور کسر صحیح پورے عدد کو کہتے ہین جیسے ایک یا ۵ یا ۱۵ اور کسر حصے اور ٹکڑے کو کہتے ہین جیسے نصف یعنی آدھا یا ربع یعنی چوتھائی یا ثلث یعنی تہائی اگرچہ اہل فرائض کو دریافت حساب کسور کی بہت ضرورت نہین لیکن اکثر مقامون پر ادراک قواعد کسور کا اہل فرائض کو بہت معین ہوتا ہی اور کتاب علم الفرائض کی فصل بارھوین مین بعضے حسابات کسور کا ذکر ہی لہذا اس کتاب مین ہر واحد کے لیے ایک ایک باب مقرر کیا اور بنظر اس بات کے کہ اصل حساب صحاح کا ہی اور قواعد کسور کے قواعد صحاح پر موقوف ہین لہذا باب صحاح کو مقدم کیا

باب اول حساب صحاح کے بیان مین

اس باب مین ۴ فصلین ہین فصل اول جمع کے بیان مین دو عدد یا زیادہ عددون کے اکٹھا کرنے کو جمع کہتے ہین جیسے ۸ اور ۶ کہ ۱۴ ہوتے ہین یا ۲۰ اور ۵ کہ ۲۵ ہوتے ہین طریقہ جمع کا یہ ہی کہ دو عدد یا جسقدر اعداد کا جمع کرنا منظور ہو اونھین تلے اوپر لکھین اس طرح پر کہ آحاد اونکے مقابل آحاد کے ہون اور عشرات مقابل عشرات کے اور مئات مقابل مئات کے اور الوف مقابل

الوف کے اور اسیطرح آخر تک اور نیچے سب کے ایک لکیر کھینچین پھر سیدھی طرف سے شروع کر کے ہر مرتبہ کو ساتھہ اپنے مقابل کے جمع کرین اگر دس سے کم حاصل ہو تو اوسے تلے اوس لکیر کے بمقابلہ ان دونون کے لکھدین اور اگر کوئی دہائی حاصل ہو تو صفر لکھین اور عدد دہائیون کا اگلے مرتبے پر بڑھاوین اور اگر دہائی سے زیادہ حاصل ہو تو فقط زائد کو لکھدین اور دہائی کو اگلے مرتبہ پر بڑھاوین اسیطرح آخر تک عمل کرین اگر آخیر مین کوئی دہائی باقی بچے تو عدد اوسکا آخر مین لکھدیوین مثال ٤٥٦٧٨ اور اگر کسی عدد کے مقابلے مین فقط صفر ہو یا وہ عدد آخر مین ہو کہ اوسکے مقابلے مین کچھہ نہو تو اوس عدد کو بعینہ سطر جمع مین نقل کرین جیسے ٢ ٠ ٢ ٢١٦٢ اور جب ان ہائی پچے اور اگلا مرتبہ سب صفر ہون تو اوس دہائی کو بمقابلہ صفرون کے لکھدینا چاہیے جیسے ٢ ٠ ٤ اور اگر جمیع سطور اعداد مین متقابل صفر ہون اور اوپر سے دہائی نیچے ہو تو تلے اونکے فقط ایک صفر لکھدین جیسے ١٠٠ مثال جمع زیادہ عددون کی جنمین ایک دہائی سے زیادہ عدد جمع حاصل ہو

طریقہ امتحان جمع کا یہ ہی کہ نو نو لحاظ مراتب کے اعداد مجموعہ مین سے نو نو طرح کرین جو باقی رہے اوسے میزان کہتے ہین اوسے یاد رکھین اور اسی طرح حاصل جمع مین سے طرح کرین اس مین سے جو باقی رہے اگر پہلے باقی کے برابر ہی تو حساب غالباً صحیح ہی نہین تو خطا ہی مثلاً پہلی مثال مین اعداد مجموعہ مین ٥ بچتے ہین وہی حاصل جمع کی میزان ہی اور مثال دوسری مین ٦ دونون کی میزان ہی اور اخیر مثال مین دونون مین کچھہ نہین بچتا

فصل دوسری تضعیف کے بیان مین

تضعیف یعنی دونا کرنا عدد کا حقیقت مین یہ بھی جمع ہی کہ عدد اپنے مثل کے ساتھہ اکٹھا کیا جاتا ہی اور طریقہ اسکا بعینہ طریقہ جمع کا ہی مگر دو سطر لکھنے کی اسمین کچھہ ضرورت نہین جس عدد کا دونا کرنا منظور ہو اوسے لکھہ کے اوسکے تلے لکیر کھینچ کے سیدھی طرف سے شروع کر کے ہر مرتبہ کو دونا کر جاوین اگر کم دہائی سے حاصل ہو تلے لکیر کے لکھین اور جو دہائی حاصل ہو نقطہ لکھین اور دہائی کو اگلے مرتبے کے دونے پر بڑھاوین اور جو دہائی سے زیادہ حاصل ہو زیادہ کو لکھہ

دہائی کو اگلے مرتبے کی ضعف پر زیادہ کرین اور اسی طرح آخر تک عمل تمام کرین مثال ۲۵۷۶ / ۱۵۳۰۴
اور صفر ابتدا کا اور وسط کا جسکے اوپر سے کوئی دہائی محفوظ نہو بعینہ تلے لکیر کے نقل کیا جاے
اور جس صفر کے اوپر سے دہائی محفوظ ہو اوسکے تلے وہ دہائی لکھہ دی جاے مثال ۱۰۰۶۰۷ / ۲۰۲۱۴۱
طریقہ امتحان تضعیف کا یہ ہی کہ نونو کو عدد مضعف مین سے طرح دین جو باقی
رہے اوسے دونا کر کے یاد رکھین اگر ۹ سے کم ہو اور جو زائد ہو اوس مین سے بھی ۹ کو طرح دے کے
باقی یاد رکھین پھر اسی طرح ضعف مین سے نونو طرح دین اگر باقی پہلی باقی کے برابر ہو تو غالبًا
عمل صحیح ہی نہین تو خطا چنانچہ مثال اول مین ۴ دونون کی میزان ہی اور مثال دوم مین ایک
دونون کی میزان ہی

فصل تیسری تنصیف کے بیان مین

تنصیف کے معنی آدھا کرنا عدد کا
اور طریقہ سہل واسطے تنصیف کے یہ ہی کہ عدد کو لکھہ کر اوسکے تلے خط کھینچ کے بائین طرف سے
شروع کر کے ہر عدد کے نصف کو اوسکے تلے لکھین اگر جفت ہو اور عدد طاق مین سے ایک کم
کر کے باقی کا نصف اوسکے تلے لکھین اور صورت ایک اوس طاق پر لکھہ کے اوسکو ما قبل سے
مرکب کرین اور اس مرکب کا نصف پہلے عدد سے سیدھی طرف لکھین اور اسی طرح عمل تمام
کرین مثال ۴۶۸۲ / ۲۳۴۱ اور اگر عمل تمام ہونے کے وقت نصف بچ رہے تو صورت نصف
کی یعنی ۲/۱ تلے پہلی مرتبہ عدد حاصل کے لکھدین مثال ۵۲۴ / ۲۶۲ اور اگر ابتدا مین یا وسط مین
ایک کی صورت ہو اور ما بعد سے مرکب نہو تو اوسکے تلے صفر لکھین اور پہلی صورت مین صورت نصف
تلے پہلی مرتبہ عدد حاصل کے لکھدین مثال ۱۲۹ / ۰۶۴ اور دوسری صورت مین اس ایک کی
صورت کو ما قبل سے مرکب کر کے اوسکا نصف ما قبل صفر کے لکھین مثال ۲۱۴ / ۱۰۷
اور اگر ایک کی صورت آخر مین ہو تو اوسکو ما قبل سے مرکب کر کے نصف ما قبل کے تلے لکھین اور
اوسکے تلے خالی چھوڑین کچھہ ضرورت صفر کی نہین مثال ۱۴۶ / ۷۳ صفر اگر ما بعد سے مرکب نہو

بعینہ زیر خط نقل کیا جاتے اور اگر مابعد سے مرکب ہو تو اوسکے نیچے نصف اوس مرکب کا کہ ١٠ ہوتے ہین یعنی ۵ ہوگا مثال ٢ ٠ ٤ ٠ ٣ / ١ ٠ ٢ ۵ ١

فصل چوتھی تفریق کے بیان مین

تفریق ایک عدد کے نکال ڈالنے اور کم کرنے کو دوسرے عدد سے کہتے ہین جیسے ٧ مین ٤ کم کیے ٣ رہے یا ۵ مین ٤ کم کیا ایک رہا طریقہ تفریق کا یہ ہی کہ کم عدد کو تلے اور بڑے عدد کو اوپر لکھین اور تلے والے عدد کو منقوص اور اوپر والے کو منقوص منہ کہتے ہین اوسیطرح کہ مراتب ایک کے دوسرے سے مقابل ہون اور تلے دونون کے لکیر کھینچ کے سیدھی طرف سے شروع کرکے ہر مرتبہ کو اپنے مقابل سے کم کرین اور باقی کو زیر خط اوسکے مقابل لکھین اور اگر کچھ نہ بچے تو صفر لکھدین اور اگر اوپر والا عدد کم ہو تو اوسپر دس بڑھا کے تلے والے عدد کو اوس سے کم کرین اور اوپر کے اگلے مرتبے سے ایک کم کرکے باقی کی صورت اوسپر لکھدین اور اس باقی سے اسکے مقابل کو کم کرین مثال

٢ ٣ ١ ٤
١ ٣ ٢ ١
١ ٠ ٩ ٢

اور اگر ایسی صورت مین اوپر والے عدد کے بعد ایک صفر یا کئی صفر ہون تو سب صفرون پہ ٩ کی صورت لکھدین اور ان صفرون کے تلے والے عددون کو اس ٩ سے کم کرین اور مابعد صفرون کے جو عدد ہو اوس سے ایک کم کرکے باقی اوسپر لکھدین اور اوسکے تلے والے کو اس باقی مین سے کم کرین مثال

٢ ٩ ٩ ٤
٣ ٠ ٠ ٢ ٤
١ ٠ ٣ ١
٢ ١ ٠ ٦ ٣

اگر دونون سطرون مین متقابل صفر ہون ایک صفر زیر خط لکھدین مثال ١ ٠ ٢ ٣ / ١ ٠ ٢ ٣

اور اگر تلے کے عدد کے مقابل اوپر صفر ہو تو اوس عدد کو دس سے کم کرکے باقی زیر خط لکھدین اور مابعد صفر کے عدد سے ایک کم کرکے باقی اوسپر لکھ کے عدد تحتانی اوسکا اس باقی سے کم کرین مثال

٢ ٠ ٣ ٤
١ ٢ ١
١ ۵ ٢

اور جو مابعد اوس صفر کے کوئی اور صفر ہو تو اون صفرون پہ ٩ کی صورت لکھدین اور عدد مابعد اصفار سے ایک کم کرکے باقی اوسپر لکھدین اور اعداد تحتانیہ انکے ٩ سے اور باقی سے کم کیے جائین مثال ٢ ٠ ٠ ٣ ٠ ٢ / ٩ ٩ ٩ ... اور اگر تلے والا عدد زیادہ ہو اور اوپر والا کم اور بائین طرف اوسکے متصل یا بعد اصفار کے ایک ہو تو اس ایک پر صفر لکھدین اگر وسط مین ہو اور اوسکے مقابل کو ١٠ سے جیسا

کہ قاعدہ صفر سے تفریق کا ہی کم کرین مثال ۴۰ ۱۰ ۵ مثال دوسری ۴۰۹ ۱۱ ۲ اور اگر نیچے
عدد ہوا اور اوپر صفر اور ما بعد کے متصل یا بعد صفرون کے ایک ہو وسط مین تو اوس ایک پر بھی صفر
لکھین مثال ۹ مثال دوسری ۲۰۹ ۱ ۲ اور اگر ان دونون صورتون مین ایک آخر مین
ہو تو ضرورت صفر کی نہین وہ فنا ہو گیا اوسے تلے نقل نکرین مثال ۲ مثال دوسری ۱۰۲۱
اور جن اعداد فوقانی کے مقابلے مین کچھ نہو یا صفر ہو وہین بعینہ زیر خط نقل کرین مثال ۲۰۱
امتحان تفریق کا اسطرح ہی کہ عدد منقوص منہ کی میزان سے عدد منقوص کی میزان کم کرین اگر
ممکن ہو ورنہ ۹ کو اوسکی میزان پر بڑھا کے اوس سے میزان منقوص کو کم کرین جو باقی ہو اوسے
یاد رکھین پھر میزان حاصل تفریق کی لین اگر اوس عدد محفوظ سے مطابق ہو تو غالبا عمل صحیح ہی نہین
تو خطا مثلا مثال اخیر مین ۵ میزان منقوص منہ کی ہی اوس سے ۳ کو جو میزان منقوص کی ہی کم کیا ۲
باقی رہے وہی میزان حاصل تفریق کی ہی اور مثال اول مین عدد منقوص منہ کی میزان ایک ہی اوسپر ۹ بڑھائے
۱۰ ہوے اوسمین سے ۷ کو کہ میزان منقوص ہی جب کم کیا ۳ رہے وہی میزان حاصل تفریق کی ہی

پس عمل صحیح ہی **فصل پانچوین ضرب کے بیان مین** ضرب اسے کہتے ہین کہ ایک عدد کو دوسرے
شمار پر بڑھالین پہلے عدد کو مضروب اور دوسرے کو مضروب فیہ کہتے ہین اور جو حاصل ہو اوسے
حاصل ضرب کہتے ہین مثلا ۴ کو ۵ مین ضرب کرنا یہ ہی کہ ۴ کو پانچگونہ کر لین کہ ۲۰ ہوتے ہین ۴
مضروب اور ۵ مضروب فیہ اور ۲۰ حاصل ضرب اور اختیار ہی دونون عددون مین سے جسے چاہین
مضروب کرین اور جسے چاہین مضروب فیہ حاصل ایکہی ہوتا ہی اگر ۵ کو ۴ مین ضرب کرین تو بھی
۲۰ ہی حاصل ہون اور ضرب ۴ قسم ہین مفرد کی مفرد مین اور مفرد کی مرکب مین اور مرکب کی مرکب مین
مفرد اوس عدد کو کہتے ہین جسکی نوشت مین ایک ہی عدد ہو تنہا خواہ ساتھ صفر یا اصفار کے
جیسے ۹ یا ۹۰ اور ۱۱ اور ۵۰۰ اور مرکب اسے کہتے ہین جسکی نوشت مین ایک عدد سے زیادہ ہو

جیسے ۱۵ یا ۱۰۰ ضرب مفرد فی المفرد مین اگر آحاد کی آحاد مین ضرب ہو اوسکے لیے یہ نقشہ کافی ہی ایک
کی جس عدد سے ضرب ہو وہ بڑھتا نہین بعینہ باقی رہتا ہی لہذا اوسکے سوا اورون کی ضرب کا اس نقشے مین
ذکر ہی محاسب کو چاہیے کہ حاصل ضرب آحاد فی الآحاد کی جو اس نقشے مین درج ہین حفظ یاد کرے
کہ بغیر انکی یاد کے حساب ضرب مین مشکل پڑتی ہی

مضروب فیہ

مضروب	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
۲	۴	۶	۸	۱۰	۱۲	۱۴	۱۶	۱۸
۳	۶	۹	۱۲	۱۵	۱۸	۲۱	۲۴	۲۷
۴	۸	۱۲	۱۶	۲۰	۲۴	۲۸	۳۲	۳۶
۵	۱۰	۱۵	۲۰	۲۵	۳۰	۳۵	۴۰	۴۵
۶	۱۲	۱۸	۲۴	۳۰	۳۶	۴۲	۴۸	۵۴
۷	۱۴	۲۱	۲۸	۳۵	۴۲	۴۹	۵۶	۶۳
۸	۱۶	۲۴	۳۲	۴۰	۴۸	۵۶	۶۴	۷۲
۹	۱۸	۲۷	۳۶	۴۵	۵۴	۶۳	۷۲	۸۱

اس نقشے مین وہ اہنی طرف کے عدد مضروب ہین اور اوپر کے مضروب فیہ اور باقی حاصل ضرب ہین ہر دو کا
حاصل ضرب اوس خانے مین ہی جو مضروب و مضروب فیہ دونون کے مقابل ہی مثلاً ۶ کو ۴ مین
ضرب کرین ۲۴ حاصل ہوتے ہین سو ۲۴ ایسے خانے مین ہین کہ باعتبار خانہاے عرضی کے ۶ کے
مقابل ہی اور باعتبار خانہاے طولی کے ۴ سے یا ۹ کو ۷ مین ضرب کرین ۶۳ حاصل ہین سو ۶۳
اوس خانے مین لکھے ہین جو عرضاً ۹ سے مقابل ہی اور طولاً ۷ سے وعلی ہذا القیاس اور اگر ضرب

آحاد کی غیر آحاد مین مثلاً عشرات یا مئات یا الوف مین ہو یا غیر آحاد کی غیر آحاد مین مثلاً مئات کو مئات
مین یا الوف مین ضرب کرین تو اوسکا یہ قاعدہ ہی کہ ایک عدد کی صورت کو دوسرے کی صورت مین
بے لحاظ مرتبے کے ضرب کرین اور حاصل کو لکھ کے ایک جانب یا دونون جانب مین جسقدر صفر
ہون اونھین اس حاصل کی داہنی طرف لکھدین بلحاظ ان اصفار کے وہ عدد جو ہو وہی حاصل ضرب
ہی مثلاً ۴) ۵۰ مین ۲۰۰ ہین اس طرح کہ صورت ۴ کی ۵ مین ضرب کی ۲۰ حاصل ہوے اوسپر ایک
صفر جو ۵۰ مین تھا لکھدیا ۲۰۰ ہوے اور ۸۰) ۶۰۰ مین ۴۸۰۰۰ ہین ۸ کو ۶ مین ضرب کیا
۴۸ ہوے اوسکی داہنی طرف ایک صفر ۸۰ والا اور دو صفر ۶۰۰ والے رکھدیے ۴۸۰۰۰ ہوے اور ضرب
مفرد فی المرکب کا یہ طریقہ ہی کہ مرکب کو لکھ کے اوسکے داہنی طرف ایک فرق سے بعد یا نیچے ایک خط
قوسی دیکے مفرد مضروب کو لکھدین پھر تلے اوس مرکب کے ایک خط کھینچین اور مفرد کو ہر مرتبے مین
ضرب کر کے حاصل کو تلے خط کے لکھین اگر دس سے کم ہو اور جو دہائی حاصل ہو تو صفر لکھین اور جو
دہائی سے زیادہ حاصل ہو تو زیادہ کو لکھین اور ان دونون صورتون مین دہائی کو اگلے مرتبے کی حاصل ضرب پر زیادہ کرین
اور جمیع قواعد جو عمل جمع مین مذکور ہوے ہین یہان بھی ملحوظ ہین مثال ۴) ۴۷۴۵۲ / ۱۸۹۸۰۸
مثال دوسری ۶) ۷۰۹۵۶ / ۴۲۵۷۳۶ طرفین کے صفر یہان بھی حاصل ضرب کے داہنی طرف
رکھے جائینگے مثال ۴۰) ۶۵۱ / ۲۶۰۴۰ دوسری مثال ۷۰) ۴۳۲۹۰۰۰ اور ضرب مرکب فی المرکب
کے لیے اچھا طریقہ شبکہ ہی یعنی عدد مضروب کو لکھ کے اوسکے تلے خط کھینچ کے دونون کنارے
خط اور درمیان ہر دو مرتبہ اوس عدد کے ایک خط طولی کھینچے اور بائین طرف کو عدد مضروب فیہ
لکھے اسطرح پر کہ آحاد سب سے تلے ہون اونسے اوپر عشرات اونسے اوپر مئات اونسے اوپر الوف
وہکذا اور اوسکے ہر دو مرتبون کے درمیان مین اور سب سے تلے ایک خط عرضی موازی اوپر والے
خط کے کھینچے پس ایک شکل بطور مربع کے حاصل ہو گی خانہ دار جسکے عرض کی ہر قطار مین بشمار

مراتب مضروب کے خانے ہونگے اور طول کی ہر قطار مین بشمار مراتب مضروب فیہ کے پھر ہر خانے کو ایک خط مورب یعنی ہیڑے سے دو مثلث پر تقسیم کرے پھر ہر مرتبہ مضروب کو مضروب فیہ کے ہر مرتبے مین ضرب کرے اور حاصل کو ایسے خانے مین لکھے کہ دونون کے اوس مرتبے کے مقابل ہوں یعنی وضع کہ آحاد حاصل کے اوس خانے کے مثلث تحتانی مین ثبت کرے اور عشرات مثلث فوقانی مین اور جہان عشرہ حاصل ہو وہان مثلث تحتانی کو خالی رکھے صفر لکھنا ضرور نہیں اور مثلث فوقانی مین عدد عشرہ کا لکھدے اور جہان فقط آحاد حاصل ہون آحاد کو مثلث تحتانی مین لکھے اور مثلث فوقانی کو خالی چھوڑدے اور اسیطرح آخر تک عمل تمام کرے پھر سیدھی طرف کے سب نیچے کے مثلث مین جو عدد ہو اوسے زیر شکل پہلے خانے کے تلے لکھے بعد اوسکے سب اون عددون کو جو درمیان دو خط مورب کے ہین بموجب قاعدے جمع کے جمع کرے اور حاصل کو زیر شکل بائین طرف اوس پہلے عدد کے اسطرح رقم کرے کہ مقابل ایک ایک خانے کے ایک ایک مرتبہ ہو یعنی حاصل جمع جو بائین دو خط مورب کا اوسکے مقابل لکھا جاوے مگر یہ کہ مراتب حاصل کے خانون سے بڑھ جاوین تو وہ بائین طرف شکل کے لکھے جاوینگے اور بعد فراغت اس قسم کے بائین خطین جو رہین جنکے مقابلے مین حاصل لکھ نہین سکتے ایک نقطہ مربع کے بائین طرف والے خط پر لگانا چاہیے کہ علامت ہو بات کی کہ اس سے فراغت حاصل ہوچکی ہے مثال

	٢	٣	٤
٢	٤	٦	٨
٤	٨	١ ٢	١ ٦

اصفار مضروب یا مضروب فیہ کے مقابلے مین جتنے خانے ہون سب خالی رکھے جائین

اور بوقت لکھنے حاصل ضرب کے اگر سیدھی طرف کے تلے کا مثلث خالی ہو تو پہلے خانے کے تلے صفر لکھا جاے اور اسیطرح اگر سب مثلث فیمابین دو خط مورب کے خالی ہون تو اوس خانے کے مقابلے مین بھی صفر لکھا جاے مثال

	٥	٠	٥
١	٥		٥
٣	١ ٠		١ ٠

٦ ٠ ٦ ٠

جو صفر کہ مضروب یا مضروب فیہ کی ابتدا مین ہون اونکے لیے شکل مین خانے بنانے کی کچھ ضرورت

نہین بلکہ بالبداہت انکے مرتبے کے لیے خانہ بناوے اور بعد اوتار لینے حاصل ضرب کے شبکے سے
جتنے صفر طرفین مین ہون حاصل ضرب کے داہنی طرف رکھدے مثال

۱ ۴ ۲ ۲ ۹ ۱۰ ۱ ۴ ۲۹ ۴

امتحان عمل ضرب کا اس طرح ہی کہ میزان مضروب کو میزان مضروب فیہ مین
ضرب کرکے حاصل کی میزان لین جو باقی رہے اگر میزان حاصل ضرب سے برابر ہو تو عمل غالبا صحیح ہی
نہین تو خطا مثلا مثال اخیر مین میزان مضروب کی ۵ ہی اور مضروب فیہ کے ۳ دونون کی ضرب سے
۱۵ حاصل ہوئے اوسکی میزان ۶ ہی اور وہی میزان حاصل ضرب کی ہی

فصل چھٹی قسمت کے بیان مین

قسمت اسے کہتے ہین کہ ایک عدد کو دوسرے عدد کے شمار پر برابر تقسیم کرین پہلے عدد کو مقسوم
کہتے ہین اور دوسرے عدد کو مقسوم علیہ اور جو حاصل ہو اسے خارج قسمت کہتے ہین مثلا ۲۰ کو ۴ پر
تقسیم کرین یعنی اوسکے ۴ حصے برابر نکالین تو ۵ حاصل ہوتے ہین ۲۰ مقسوم ہی اور ۴ مقسوم علیہ
اور ۵ خارج قسمت طریقہ قسمت کا یہ ہی کہ اگر مقسوم علیہ مفرد ہو تو مقسوم کو لکھکے اوسکے تلے
خط عرضی کھینچے اور مقسوم علیہ کو بائین طرف تھوڑے فصل سے بعد کھینچنے ایک خط قوسی کے
لکھدے بعد اسکے آخر مرتبہ مقسوم سے شروع کرکے دیکھے کہ مقسوم علیہ اوس سے کی بار کم ہو سکتا
ہی جتنی بار کم ہو سکتا ہو اوسکی شمار تلے خط عرضی کے بمقابل اوس مرتبہ مقسوم کے لکھدے اور
وہ مرتبہ مقسوم کا اگر مقسوم علیہ کے اوسقدر کم کرنے سے بالکل فنا ہو جائے تو اوسپر ایک خط چھوٹا
سا بصورت فتحہ کے واسطے علامت محو کے لکھکے اوس سے سیدھی طرف والے مرتبے سے
اسیطرح عمل کرے اور اگر اوسمین سے کچھ بچ رہے تو باقی کو اوس مرتبہ مقسوم کے اوپر لکھکے
اوسکے ماقبل سے مرکب کرے اور نسبت اس مرکب کے اس بات کا لحاظ کرے کہ مقسوم علیہ اسمین سے
کی بار کم ہو سکتا ہی اسکا عدد پہلے عدد سے داہنی طرف لکھے اور اسیطرح آخر تک عمل تمام کرے جو عدد
کہ نیچے خط عرضی کے حاصل ہوگا وہ خارج قسمت ہی مثال

۲ ۹ ۵ ۲ ۵ ۴ (۴
۹ ۴ ۱ ۳ ۱ ۱

اور اگر آخر مین کچھہ بچ رہے تو اوسکو مقسوم علیہ سے نسبت کرے جو کسر حاصل ہو اوسکو اول مراتب
خارج کے تلے لکھدے مثال ۹۹ ۹۹ (۱ اور اگر مرتبہ اخیرہ کی صورت مقسوم علیہ کی صورت
سے کم ہو تو اوسکو ماقبل آخر سے مرکب کرکے ابتدا عمل ماقبل آخر سے کرے مثال ۵۵ (۵
اور اگر بیچ مین یا ابتدا مین کوئی ایسا عدد آپڑے کہ مقسوم علیہ سے کم ہو تو اوس عدد کے تلے
صفر لکھین اور بیچ والے عدد کو ماقبل سے مرکب کرکے مقسوم علیہ کو نسبت اس مرکب کی لحاظ کرین
کہ کی بار اس مین سے کم ہوسکتا ہی جی بار کم ہوسکتا ہو اوسکی شمار ماقبل صفر کے لکھین اور ابتدا والے عدد کو
بجانب مقسوم علیہ کے نسبت کرین مثال ۲ ۱ ۲ ۳ (۳ اور اگر ابتدا مقسوم مین یا وسط اوسکے
صفر ہون اور مابعد سے مرکب نہون تو اونھین بجنسہ سطر خارج قسمت مین نقل کرین مثال (۴
اور اگر مقسوم علیہ کے ساتھہ مین ایک صفر یا زیادہ ہون تو بقدر صفرون کے ابتدا مقسوم مین سے مراتب کو چھوڑدین
پھر اگر وہ مراتب مقسوم مین بھی صفر ہون اور مابعد سے مرکب نہون تو عمل تمام ہوگیا مثال ۹۶ (۱ اور اگر وہ صفر
مابعد سے مرکب ہون یا وہ مراتب عدد ہون تو اونکو مقسوم علیہ کی جانب نسبت کرکے حاصل نسبت کی صورت اول
مراتب خارج کے تلے لکھے مثال ۴ ۶ (۳ مثال دوسری ۵ ۴ (۴ اور اگر مقسوم علیہ مرکب ہو تو طریقہ قسمت کا
یہی کہ عدد مقسوم کو لکھکر اوسکے تلے دو خط عرضی کھینچے اور دونون مین اسقدر فاصلہ رکھے جس مین گنجائش
ایک سطر لکھنے کی ہو اور تلے دونون کے مقسوم علیہ کو اسطرح پر لکھے کہ آخر مرتبہ اوسکا آخر مرتبہ مقسوم سے مقابل ہو اور
جو وہ عدد کہ بمقابل مراتب مقسوم علیہ کے ہی مقسوم علیہ سے کم ہو تب مقسوم علیہ کو اسطرح پر
لکھے کہ آخر مقسوم علیہ کا ماقبل آخر مقسوم کے مقابل ہو اور ایسا بڑا عدد تلاش کرے کہ جب اوسکو
ہر ایک مرتبے مین مراتب مقسوم علیہ سے ضرب کرے تو کمی حاصل ضرب کی اون اعداد سے جو مقابل
ان کے مقسوم مین ہین ہوسکے جب ایسا عدد حاصل ہو اوسکو بمقابلے اول مراتب مقسوم علیہ کے
درمیان اون دونون خطون کے لکھدے اور اوسکو ہر مرتبہ مقسوم علیہ مین ضرب کرکے

حاصل ضرب کو مراتب مقابلہ مقسوم مین سے کم کرے پس اگر وہ مراتب مقسوم بالکل فنا ہو جاوین اونپر
خط محو یعنی یہی چھوٹا خط بصورت زبر کے کھینچدے اور اگر کچھ باقی رہے تو باقی کو اوپر مراتب مقسوم
کے لکھدے اور مقسوم علیہ کو ایک مرتبہ کر داہنی طرف ہٹا کر لکھے اور جس مرتبہ مقسوم علیہ کے
تلے کوئی عدد نہوا وسکے تلے خط محو بصورت زبر کے کھینچ دے اور پھر ایسا بڑا عدد تلاش کیجے
جسکے حاصل ضرب کا مراتب مقسوم علیہ مین نقصان مراتب مقسوم سے جواب انکے مقابلے مین
ہوگئے ہین اور مابعد انکے سے ممکن ہو پھر اوس عدد کو درمیان دونون سطرون کے مقابل مرتبہ
اول مقسوم علیہ کے لکھے اور اوسکو حسب دستور ہر مرتبہ مقسوم علیہ مین ضرب کر کے مراتب
مقسوم سے جو اونکے مقابل ہین کم کرے اور پھر ایک مرتبہ کر مقسوم علیہ کو سیدھی طرف ہٹاوے
اور ویسا ہی عدد تلاش کرے اور اسی طرح عمل تمام کرے مثال ۵ ۳ ۴ ۲ مثال دوسری

۲ ۷ ۳ ۵
۴ ۴ ۹
۱ ۵ ۵ ۵

اور باقی احکام مثل قسمت علی المفرد کے ہین یعنی

۵ ۳ ۲ ۴ ۲
۵ ۸ ۹
۵ ۵ ۵ ۲

اگر آخر مین کچھ بچ رہے تو اوسکو بجانب مقسوم علیہ کے نسبت کر کے صورت حاصل نسبت کو خارج قسمت پر بڑھا لین مثال

۲ ۶ ۷ ۵
۲ ۲ ۲
۱ ۲ ۲ ۲

اور اگر بیچ مین یا انتہاے عمل پر ایسی صورت واقع ہو کہ مقابلہ مراتب مقسوم علیہ کے جو مراتب مقسوم
ہون مقسوم علیہ سے کم ہون تو مقابل اول مراتب مقسوم علیہ کے بین الخطین صفر لکھدین اور بیچ والی صورت مین
مقسوم علیہ کو داہنی طرف بیک مرتبہ نقل کر کے حسب دستور عمل کرین مثال

۲ ۶ ۲ ۳ ۲ ۸
۱ ۰ ۹ ۳ ۰
۲ ۴ ۴ ۴ ۴ ۴

اور بقدر اصفار ابتداے مقسوم علیہ کے مراتب مقسوم اول سے
چھوڑ دیے جاوین اور وقت عمل مقسوم علیہ مین اون صفرون کو
نہ لکھین بلکہ علیحدہ ایک صورت مقسوم کے بعد خط قوسی کی لکھ رکھے کہ یاد رہے مثال

۲ ۴ ۷ ۲ (۱۲۰ مثال دوسری ۲ ۴ ۹ (۱۲۰ اگر ابتداے مقسوم

صفر ہون اور بوقت عمل کے عدد ما بعد اونکے بالکل فنا ہو جاوین تو اون صفرون کو بعینہ خارج قسمت مین
نقل کرین مثال [illegible] اور اگر ایسا اتفاق ہو کہ بوقت عمل کے مقسوم مین سے
کوئی عدد فنا ہو جاوے [illegible] اور بعد اوسکا باقی رہے تو اوس عدد پر صفر لکھہ دین اور عمل
باعتبار اوس صفر کے کرین مثال [illegible] طریقہ امتحان قسمت کا یہہ ہی کہ میزان خارج قسمت کو
میزان مقسوم علیہ مین ضرب کرین [illegible] حاصل ضرب کی میزان اگر میزان مقسوم سے مطابق
ہو تو عمل غالبا صحیح ہی نہین تو خطا مثلا مثال آخر مین میزان خارج قسمت کی تین ہین اور میزان
مقسوم علیہ کی بھی تین ہین تین کو تین مین ضرب کیا نو ہوے وہی مقسوم کی میزان ہی یا مثلا اخیر سے
اوپر والی مثال مین میزان خارج کی چھہ ہین اوسکو میزان مقسوم علیہ یعنی ۷ مین ضرب کیا حاصل یعنی ۴۲
کی میزان ۶ ہین اور وہی مقسوم کی میزان ہی اور اگر مقسوم مین کچھہ باقی رہگیا ہو تو بعد ضرب کرنے
میزان خارج قسمت کے میزان مقسوم علیہ مین حاصل ضرب پر میزان اوس باقی کی بڑھا لین اور مجموع کی
میزان کو میزان مقسوم سے مطابق کرین مثلا مرکب کی مثال سوم مین مقسوم مین سے ۱۱ بچ رہے
ہین اوسکی میزان یعنی ۲ کو ۱۰ پر کہ حاصل ضرب میزان خارج اور میزان مقسوم علیہ ہی بڑھا دیا ۱۲ ہوے
اوسکی میزان ۳ ہی اور وہی میزان مقسوم کی ہی

باب دوسرا حساب کسور کے بیان مین

اس باب مین ایک مقدمہ ہی اور پانچ فصلین مقدمہ مشتمل ہی اوپر چند فائدون کے **ف ۱**
کسر یا مفرد ہوتی ہی جیسے ایک ثلث یا ایک ربع یا مکرر ہوتی ہی جیسے دو ثلث اور تین ربع اور یا مضاف ہوتی ہی
جیسے نصف السدس اور گیارھوان حصہ تیرھوین حصے کا اور یا معطوف ہوتی ہی جیسے نصف و
ثلث **ف ۲** مخرج کسر کا اوس عدد کو کہتے ہین کہ اوس سے یہ کسر صحیح نکلے اور اوس سے
کم سے نہ نکل سکے جیسے نصف کا مخرج ۲ ہی اور ثلث کا مخرج ۳ اور ربع کا ۴ اور گیارھوین

حصے کا مخرج گیارہ اور جو عدد مخرج کسر مفرد کا ہوتا ہی وہی مخرج کسر مکرر کا ہوتا ہی مثلاً تین مخرج
ثلث کا ہی ثلثان کا بھی ہی اور چار مخرج ایک ربع کا ہی تین ربع کا بھی ہی اور مخرج کسر مضاف کا وہ عدد
ہی کہ ضرب مخرج مضاف سے مخرج مضاف الیہ مین حاصل ہو مثلاً نصف سدس کا مخرج ۱۲ ہی
اسواسطے کہ نصف کا مخرج ۲ ہی اور سدس کا مخرج ۶ دو کو ۶ مین ضرب کیا ۱۲ حاصل ہوئے یا مثلاً ربع
الخمس کا مخرج ۲۰ ہی اسواسطے کہ ربع کا مخرج ۴ ہی اور خمس کا مخرج ۵ چار کو ۵ مین ضرب کیا ۲۰ ہوے
اور کسر معطوف کے مخرج نکالنے کا یہ طریقہ ہی کہ درمیان دونون کے مخرجون کے اگر نسبت تداخل ہو
یعنی ایک دوسرے کو فنا کردیتا ہی جیسے نصف اور ربع مخرج نصف کا یعنی دو مخرج
ربع یعنی چار کو فنا کردیتا ہی تو ایسی صورت مین بڑا عدد دونون کا مخرج ہی پس مخرج نصف
و ربع کا ۴ ہی اور مخرج نصف و سدس کا ۶ اور اگر دونون کے مخرج مین توافق ہو یعنی ایک دوسرے کو
فنا نکرے اور کوئی اور عدد سوا واحد کے اون دونون کو فنا کرے جیسے ربع اور سدس مخرج
ربع یعنی چار مخرج سدس یعنی ۶ کو فنا نہین کرتا اور ان دونون کو دو فنا کرتا ہی یا سدس و تسع
کہ ۶ ۹ کو فنا نہین کرتا اور ان دونون کو تین فنا کرتا ہی تو ایسی صورت مین ایک مخرج کے
وفق کو دوسرے مخرج مین ضرب کرین حاصل ضرب دونون کسرون کا مخرج ہوگا اور وفق اوس
کسر کو کہتے ہین جسکا مخرج عدد فنا کنندہ ہو مثلاً ۴ اور ۶ کا فنا کنندہ ۲ ہی کہ مخرج نصف
ہی پس چار کا وفق نصف چار کا ہی یعنی ۲ اور ۶ کا وفق نصف ۶ کا ہی یعنی ۳ پس یا ۲ کو
چھہ مین ضرب کیا یا ۳ کو ۴ مین ۱۲ حاصل ہونگے وہی نصف اور سدس کا مخرج ہی اور
واسطے نکالنے مخرج سدس و تسع کے یا ۲ کو ۹ مین ضرب کرین یا ۳ کو ۶ مین ۱۸ حاصل ہونگے
وہی مخرج سدس و تسع کا ہی اور اگر دونون کے مخرجون مین تباین ہو یعنی نہ ایک دوسرے کو فنا کرسکے
اور نہ سوا واحد کے اور کوئی عدد دونون کو فنا کرسکے تو کل ایک دوسرے مین ضرب کرین پ

واسطے نکالنے مخرج مشترک ربع اور سبع کے ۴ کو ۷ مین ضرب کیا ۲۸ ہوے وہ مخرج دونوںکا
ہی **ف۳** اگر کسر معطوفہ دو سے زیادہ ہون تو اون سب کو لکھ کے نسبت مخرج اول کسر کی طرف
مخرج کسر دوم کے لحاظ کرکے حسب قاعدہ سابق الذکر کے عمل کرے اور حاصل کی نسبت ساتھ
مخرج کسر ثالث کے دیکھے اور جیسی نسبت ہو مطابق اوسکے عمل کرکے نسبت درمیان اس
حاصل کے اور مخرج کسر رابع کے لحاظ کرے اور اسی طرح آخر تک عمل تمام کرے واسطے توضیح
اور تفہیم کے طریقہ استخراج مخرج مشترک کسور تسعہ مشہورہ کا بیان کیا جاتا ہی کسور مذکورہ یہ ہین
نصف ۱/۲ ثلث ۱/۳ ربع ۱/۴ خمس ۱/۵ سدس ۱/۶ سبع ۱/۷ ثمن ۱/۸ تسع ۱/۹ عشر ۱/۱۰ مخرج نصف کا دو ہی اور ثلث کا
تین اور دونوں مین تباین ہی لہذا دو کو تین مین ضرب کیا ۶ ہوے ۶ ساتھ مخرج ربع یعنی ۴ کے
نسبت توافق بالنصف رکھتا ہی لہذا اوسکے نصف کو ۴ مین ضرب کیا ۱۲ ہوے ۱۲ ساتھ مخرج خمس
یعنی ۵ کے تباین رکھتا ہی لہذا ۱۲ کو ۵ مین ضرب کیا ۶۰ ہوے ۶۰ اور مخرج سدس یعنی ۶ مین تداخل
ہی پس ۶۰ پر اکتفا کرکے نسبت اوسکی ساتھ مخرج سبع یعنی ۷ کے لحاظ کی تباین پایا پس ۶۰ کو
۷ مین ضرب کیا ۴۲۰ ہوے اوسمین اور مخرج ثمن یعنی ۸ مین توافق بالربع ہی پس اوسکو آٹھ کے ربع
یعنی ۲ مین ضرب کیا ۸۴۰ ہوے اوس مین اور ۹ مین جو مخرج تسع کا ہی توافق بالثلث ہی لہذا
اوسکو ۹ کے ثلث یعنی ۳ مین ضرب کیا ۲۵۲۰ ہوے اور اوسے ساتھ مخرج عشر یعنی ۱۰ کے
نسبت تداخل ہی لہذا اوسی پر اکتفا کیا پس مخرج کسور تسعہ ۲۵۲۰ ہی **ف۴** کسور تسعہ مذکورہ
کو منطق کہتے ہین اور اونکے سوا سب کسرون کو اصم **ف۵** طریقہ لکھنے کسر کا یہ ہی کہ
صورت مخرج کی لکھ کے اوسکے اوپر عدد کسر لکھ دیتے ہین پھر اگر اوسکے ساتھ کوئی صحیح نہو تو اوپر
عدد کسر کے صفر رکھ دیتے ہین پس ایک نصف کی یہ صورت ہی ۱/۲ اور دو ثلث کی یہ صورت ہی ۲/۳
اور چار تیرھوین حصے کی یہ صورت ہی ۴/۱۳ اور اگر ساتھ کسر کے صحیح ہو تو اول مراتب صحیح کے

تلے صورت کسر لکھدیتے ہین مثلاً سوا بارہ یون لکھینگے ۱۲ ۱/۴ اور پندرہ اور تین سبع یون لکھینگے
۱۵ ۳/۷ وعلی ہذا القیاس اور کسر مضاف جو صیم ہی اوسمین درمیان مخرج مضاف اور مضاف الیہ کے لفظ من
لکھدیتے ہین پس ایک گیارھوان حصہ تیرھوین حصے کا یون لکھینگے ۱/۱۱ من ۱۳ **ف ۶** تجنیس اسے
کہتے ہین کہ عدد صحیح کو از جنس کسر کرلین اور طریقہ اوسکا یہ ہی کہ عدد صحیح کو اوس کسر کے مخرج مین جسکی
جنس سے کرنا منظور ہی ضرب کرین حاصل ضرب کو مجنس کہتے ہین اور اگر اوس صحیح کے ساتھ کسر ہو تو
عدد اوس کسر کا اس حاصل ضرب پر بڑھالین مثلاً ۳ کو از جنس ربع کرنا منظور ہو تو ۳ کو مخرج ربع یعنی
۴ مین ضرب کرین حاصل یعنی ۱۲ مجنس ہوگا اور اگر ۲ ۱/۵ کی تجنیس منظور ہو تو ۲ کو مخرج خمس مین
ضرب کرکے ایک اوسپر بڑھالین حاصل یعنی ۱۱ مجنس ہوگا **ف ۷** رفع اسے کہتے ہین کہ کسور کو
صحیح بنالین جبتک شمار کسر مخرج سے کم رہے اوسکا عدد صحیح نہین بن سکتا جیسے ۱/۲ یا ۳/۴ اور
جب شمار کسر مخرج کے برابر ہو تو واحد ہوجاتا ہی پس ۴ چار ربع اور ۵ خمس ایک ہین اور جب شمار کسر کی
مخرج سے بڑھ جاوے تب مخرج پر قسمت کرین خارج قسمت عدد صحیح ہوگا تنہا یا ساتھ
کسر کے اوسی مخرج سے مثلاً ۸ ربع دو ہین اسواسطے کہ ۸ کی قسمت سے مخرج ربع یعنی ۴ پر دو
حاصل ہوتے ہین اور ۹ ربع دو اور ایک ربع ہین اسواسطے کہ ۹ کی قسمت سے ۴ پر بھی حاصل ہوتا ہی
یا ۷ خمس کے ۱ ۲/۵ ہوتے ہین یا ۲۵ ثمن کے ۳ ۱/۸ ہوتے ہین **فصل اول جمع کسور کے بیان مین**
طریقہ جمع کسور کا یہ ہی کہ مخرج مشترک سے سب کسرون کا لیکے لحاظ کرین کہ عدد مجموع مخرج کے
برابر ہی یا اوس سے کم یا زیادہ اگر برابر ہو تو حاصل واحد ہوگا مثال نصف اور ثلث اور سدس مخرج
مشترک انکا ۶ ہی اوسکا نصف ۳ ہی اور ثلث ۲ ہی اور سدس ایک مجموع ان سب کا ۶ ہوتا ہی کہ مخرج
سے برابر ہی پس حاصل واحد ہی یا ۳ ربع اور ایک سدس اور ایک نصف سدس مخرج مشترک انکا
۱۲ ہی اور اوسکے ۳ ربع کے ۹ ہوتے ہین اور سدس کے دو اور نصف سدس کا ایک مجموع ۱۲ ہی

پس حاصل واحد ہی اور اگر زیادہ ہو تو اس عدد مجموع کو مخرج پر قسمت کریں خارج قسمت حاصل جمع ہوگا
مثال نصف اور ثلث اور ربع مخرج مشترک ۱۲ ہی نصف اوسکا ۶ اور ثلث ۴ اور ربع ۳ سب ۱۳
ہوے اوسکو ۱۲ پر قسمت کیا خارج یعنی ۱ اور نصف سدس حاصل جمع ہی اور اگر کم ہو تو مجموع کو مخرج
سے نسبت کریں مثال سدس اور ثلث نصف ہی اسواسطے کہ مخرج مشترک ۶ ہی ۲ اوسکا ثلث ہی
اور ایک سدس سب ۳ ہوے ۳ نسبت ۶ کے نصف ہی **تتمہ** تضعیف کسور کا قاعدہ بھی مثل
قاعدۂ جمع کے ہی یعنی کسر کو مخرج سے لے کے دوچند کریں پھر اگر مخرج کے برابر حاصل ہو تو حاصل
تضعیف واحد ہوگا مثلاً ایک نصف کو دوچند کریں مخرج نصف ۲ ہی اوس سے نصف لیا ایک کو
دوچند کیا ۲ ہوے مخرج کے برابر پس دونا نصف کا ایک ہی اور اگر کم حاصل ہو مخرج کی طرف
نسبت کریں مثلاً ایک ربع کو دونا کریں نصف ہوتا ہی اسواسطے کہ مخرج ربع کا ۴ ہی اوسکے
ربع یعنی ایک کو دونا کیا ۲ ہوے ۲ نسبت ۴ کے نصف ہی اور اگر زیادہ حاصل ہو تو اوسکو مخرج پر
قسمت کریں خارج قسمت حاصل تضعیف ہوگا مثلاً ۳ ربع کی تضعیف سے ایک اور نصف
حاصل ہوتا ہی اسواسطے کہ مخرج ۴ ہی اوسکے تین ربع یعنی ۳ کو لیکے دونا کیا ۶ ہوے کہ ۴ سے
زیادہ ہین پس ۶ کو ۴ پر قسمت کیا ۱½ خارج ہوا وہی حاصل تضعیف ہی **فصل** دوسری تفریق
کسور کے بیان مین طریقہ تفریق کسور کا یہ ہی کہ مخرج مشترک سے دونون کسرون کو لے کے
کم کو زیادہ سے کم کرے اور باقی کو مخرج کی طرف نسبت کرے مثلاً دو ثلث کو تین ربع
مین سے کم کرین حاصل ایک نصف سدس ہوگا اسواسطے کہ مخرج مشترک ۱۲ ہی اور دو ثلث
اوسکے ۸ کو جب اوسکے ۳ ربع یعنی ۹ مین سے کم کیا ایک باقی رہا اور وہ نسبت ۱۲ کے نصف السدس
ہی مثال دوسری نصف کو ۴ خمس سے کم کیا تین عشر باقی رہے اسواسطے کہ مخرج مشترک ۱۰ ہی
اوسکے نصف یعنی ۵ کو جب اوسکے ۴ خمس یعنی ۸ سے کم کیا ۳ باقی رہے اور وہ نسبت ۱۰ کے

۳ عشر ہین تتمہ تضعیف کسور کا طریقہ یہ ہی کہ عدد کسر اگر زوج ہو اوسکا نصف لے لین پس
چار خمس کی تضعیف ہے ۲ خمس حاصل ہوئے ہین اگر فرد ہو تو اوسکو بجانب ضعف مخرج کے نسبت کرین
پس تین ربع کا نصف ۳ ثمن ہی اسواسطے کہ جب مخرج ربع یعنی ۴ ہے ۳ ربع لیے ۳ ہوے
اور ۳ بہ نسبت ۸ کے کہ ضعف ۴ کا ہی ۳ ثمن ہی

فصل تیسری ضرب کسور کے بیان مین ضرب
کسور کی پانچ قسمین ہین ضرب کسر کی صحیح مین [۱] اور ضرب مختلط یعنی کسر با صحیح کی صحیح مین [۲] اور
ضرب کسر کی کسر مین [۳] اور ضرب مختلط کی کسر مین [۴] اور ضرب مختلط کی مختلط مین [۵] اول کا طریقہ یہ ہی
کہ عدد کسر کو صحیح مین ضرب کرین اور حاصل کو مخرج پر قسمت کرین اگر مخرج سے زیادہ ہو مثال
۳/۴ ۷ مین ۳ کو ۷ مین ضرب کیا ۲۱ حاصل ہوے وہ مخرج ربع یعنی ۴ سے زیادہ ہی لہذا ۲۱ کو ۴ پر
قسمت کیا خارج قسمت یعنی ۵ ۱/۴ حاصل ضرب ہی تین ربع کا ۷ مین اور اگر مخرج سے کم حاصل ہو تو
حاصل کو مخرج کی طرف نسبت کرلین مثال ایک نصف سدس ۳ مین ایک کو ۳ مین ضرب کیا
۳ ہوے بجانب مخرج نصف سدس کے کہ ۱۲ ہی نسبت کیا ۳/۱۲ کے ربع ہین پس ربع حاصل ضرب ہی
اور اگر حاصل ضرب عدد کسر صحیح مین مخرج سے برابر ہو تو حاصل واحد ہوگا مثال ایک ربع ۴ مین ایک کو
۴ مین ضرب کیا ۴ رہے وہی مخرج ربع کا ہی پس حاصل ایک ہی قسم دوم یعنی مختلط فی الصحیح کا طریقہ
یہ ہی کہ مختلط کو مجنس کرکے صحیح مین ضرب کرین اور حاصل کو کہ ہمیشہ اس قسم مین مخرج سے زیادہ
ہوتا ہی مخرج پر قسمت کرین خارج قسمت حاصل ضرب ہوگا مثال دو اور تین خمس ۴ مین دو اور تین
خمس کا مجنس ۱۳ ہی اوسکو ۴ مین ضرب کیا ۵۲ ہوے ۵۲ کو ۵ پر قسمت کیا ۱۰ اور ۲ خمس نکلے وہی
حاصل ضرب ہی قسم تیسری یعنی کسر فی الکسر کا طریقہ یہ ہی کہ صورت کسر اول کو صورت کسر دوم مین ضرب کرین
جو حاصل ہو اوسے حاصل اول کہتے ہین پھر ایک کسر کے مخرج کو دوسرے کسر کے مخرج مین ضرب کرین
حاصل کو حاصل ثانی کہتے ہین پھر حاصل اول کو بجانب حاصل ثانی کے نسبت کرین اسواسطے کہ اس

صورت مین اول ثانی سے ہمیشہ کم ہوتا ہی مثال تین ربع پانچ سبع مین ایک نصف اور ربع السبع
ہوتے ہین اسواسطے کہ جب تین کو ۵ مین ضرب کیا ۱۵ ہوے یہ حاصل اول ہی اور ۴ کو ۷ مین ضرب
کیا ۲۸ ہوے یہ حاصل ثانی ہی اور ۱۵ نسبت ۲۸ کے ایک نصف اور ربع السبع ہی قسم چوتھی یعنی مختلط
فی الکسر کا طریقہ یہ ہی کہ مختلط کو مجنس کرکے صورت کسر مین ضرب کرین اور دونون کسرون کے مخرج کو
باہم ضرب کرین پھر حاصل اول کو حاصل دوم پر قسمت کرین اگر اول دوم سے زیادہ ہو یا دونون
برابر ہون مثال زیادہ کی ۲ ۱/۴ اور ایک ربع ۵ سدس مین ایک اور ۷ ثمن ہوتے ہین اسواسطے کہ مجنس ۲
اور ایک ربع کا ۹ ہی اوسکو ۵ مین ضرب کیا ۴۵ ہوے اور وہ ۲۴ سے کہ حاصل ضرب مخرج ربع اور
سدس کا ہی زیادہ ہی لہذا ۴۵ کو ۲۴ پر قسمت کیا خارج قسمت ایک اور ۷ ثمن ہین وہی حاصل ضرب ہی
مثال مساوات کی ۱ ۱/۴ کی ۴/۵ مین مجنس اول کا ۵ ہی اوسکو صورت کسر دوم مین ضرب کیا ۲۰ ہوے اور حاصل
ثانی یعنی حاصل ضرب مخرج کسر اول یعنی ۴ کا مخرج کسر دوم یعنی ۵ مین بھی ۲۰ ہی ۲۰ کو ۲۰ پر قسمت کیا
واحد حاصل ہوا اور اگر حاصل اول حاصل دوم سے کم ہو تو حاصل اول کو بجانب دوم کے نسبت کرین
مثال ضرب ۳ ۱/۴ کی ۱/۵ مین مجنس اول یعنی ۱۳ کو صورت کسر یعنی ایک مین ضرب کیا ۱۳ حاصل ہوے
اور وہ بہ نسبت حاصل ثانی یعنی حاصل ضرب مخرج خمس کے مخرج ربع مین کہ ۲۰ ہوتا ہی کم ہی لہذا ۱۳ کو ۲۰ کی طرف
نسبت کیا ۱۳ اوسکا خمس اور ایک نصف عشر ہی وہی حاصل ضرب ہی قسم پانچوین یعنی مختلط
فی المختلط کا طریقہ یہ ہی کہ دونون کے مجنسون کو باہم ضرب کرکے حاصل کو اوپر حاصل ضرب مخرجین کے
کہ ہمیشہ اس قسم مین حاصل اول سے کم ہوتا ہی قسمت کرے خارج قسمت حاصل ضرب ہوگا مثال
۲ ۱/۲ سے ۳ ۱/۳ مین ۸ ۱/۳ ہوتا ہی اسواسطے کہ مجنس اول کا ۵ ہی اور مجنس دوم کا ۱۰ دونون کی ضرب سے
۵۰ حاصل ہوے اور حاصل ضرب مخرجین یعنی ۲ کا ۳ مین ۶ ہی ۵۰ کو ۶ پر قسمت کیا ۸ ۱/۳ حاصل ہوے
وہی حاصل ضرب ہی **ف** ضرب کسور مین احتمال آٹھ نکلتے ہین کسر فی الصحیح ۱ کسر فی المختلط ۲ کسر ۳

فی الکسر صحیح فی الکسر صحیح فی المختلط فی الکسر مختلط فی الصحیح مختلط فی المختلط ان آٹھ احتمالون مین سے ۵ اسلیے معتبر ہوے کہ ضرب کا حکم جانبین سے ایک ہی سا ہی پس صحیح فی الکسر اور کسر فی الصحیح ایک ہی اور مختلط فی الکسر اور کسر فی المختلط ایک ہی اور مختلط فی الصحیح اور صحیح فی المختلط ایک ہی پس تین قسمین جاتی رہین پانچ باقی رہین **ف** کسر مین ضرب کرنے سے عدد بڑھتا نہین بلکہ کم ہوجاتا ہی اسواسطے کہ ضرب اسے کہتے ہین کہ ایک عدد بمقدار دوسرے عدد کے لیا جاے اور جب عدد بمقدار کسر کے لیا جاے گا کسر حاصل ہوگے عدد بڑھے گا نہین مثلاً ⅓ کو ۶ مین ضرب کرین پس ۶ کو بقدر ایک ثلث کے لیوین ۲ حاصل ہونگے اور یون بھی کہہ سکتے ہین کہ ایک ثلث کو بشمار ۶ کے لیا تو ۶ ثلث حاصل ہوے اور تین ثلث کا ایک ہوتا ہی ۶ ثلث کے ۲ ہوے بہر کیف عدد مضروب فیہ سے کم حاصل ہوا

فصل چوتھی قسمت کسور کے بیان مین قسمت کسور کی آٹھ قسمین ہین کسر بر صحیح کسر بر مختلط کسر بر کسر مختلط بر صحیح مختلط بر مختلط مختلط بر کسر صحیح بر مختلط صحیح بر کسر طریقہ قسمت کا یہ ہی کہ مقسوم اور مقسوم علیہ کو مخرج مشترک مین ضرب کرین اگر دو جانب کسر ہو اور مخرج موجود مین ضرب کرین اگر ایک جانب کسر ہو پھر حاصل مقسوم کو اوپر حاصل مقسوم علیہ کے قسمت کرین اگر اول دوسرے سے کم نہو اور اگر کم ہو تو نسبت کرین **مثال صنف** پہلی یعنی کسر بر صحیح کی ¾ ۵ پر ¾ کو جو مقسوم ہی مخرج یعنی ۴ مین ضرب کیا ۳ ہوے اور ۵ کو جو مقسوم علیہ ہی ۴ مین ضرب کیا ۲۰ ہوے ۳ کو ۲۰ سے نسبت ۳ خمس الربع کی ہی وہی خارج قسمت ہی **ف** اس قسم مین حاصل ضرب مقسوم حاصل ضرب مقسوم علیہ سے ہمیشہ کم ہوتا ہی **مثال صنف** دوسری یعنی کسر بر مختلط کی ½ ¾۲ پر مخرج مشترک ۱۲ ہی اور حاصل ضرب مقسوم مخرج مشترک مین ۶ ہی اور حاصل ضرب مقسوم علیہ ۴۸ اول کو ثانی سے نسبت نصف العشر و ربع العشر کی ہی وہی خارج قسمت ہی **ف** اس قسم مین بھی حاصل اول حاصل دوم سے

ہمیشہ کم ہوتا ہی **مثال صنف تیسری** یعنی کسر بر کسر کی چار خمس و ثلث پر مخرج مشترک ۱۵ ہی
اور حاصل مقسوم ۱۲ اور حاصل مقسوم علیہ ۱۰ اول کو ثانی پر قسمت کیا ایک ور ایک خمس حاصل ہوا
وہی خارج قسمت ہی **ف** اس قسم مین حاصل مقسوم حاصل مقسوم علیہ سے کبھی زیادہ ہوتا ہی
جیسا کہ گذرا اور کبھی برابر ہوتا ہی جب کہ مقسوم اور مقسوم علیہ ایک ہون جیسے ۳/۴ کو ۳/۴ پر قسمت
کرین سو ایسی صورت مین کچھ ضرب کی مخرج مین حاجت نہین بلکہ خارج قسمت ایسی حالت مین
ہمیشہ ایک ہوتا ہی اور کبھی اگر مقسوم اور مقسوم علیہ کا مخرج ایک ہو اگرچہ دونون کسرین کم و زیادہ
ہون ضرورت ضرب کی نہین بلکہ ایک کے عدد کو دوسرے کے عدد پر قسمت کردین مثال ۵ سدس
ایک سدس پر خارج قسمت ۵ ہی اور کبھی حاصل مقسوم حاصل مقسوم علیہ سے کم ہوتا ہی مثال ثلث
الخمس ثمن پر مخرج مشترک ۱۲۰ ہی اور حاصل مقسوم ۸ اور حاصل مقسوم علیہ ۱۵ اول کو دوسرے سے
نسبت ثلث و خمس کی ہو وہی خارج قسمت ہی **مثال صنف چوتھی** یعنی مختلط بر صحیح کی پانچ اور
ایک ربع ۳ پر مخرج موجود ۴ ہی اور حاصل مقسوم ۲۱ اور حاصل مقسوم علیہ ۱۲ اول کو ثانی پر قسمت
کیا ایک ور تین ربع حاصل ہوئے وہی خارج قسمت ہی **ف** اس قسم مین کبھی حاصل مقسوم حاصل
مقسوم علیہ سے زیادہ ہوتا ہی جیسکی مثال گذری اور کبھی کم ہوتا ہی پس اول کو طرف ثانی کے نسبت
کرتے ہین مثال تین اور ایک ثلث ۶ پر حاصل مقسوم ۱۰ ہی اور حاصل مقسوم علیہ ۱۸ اول نسبت
دوسرے کے پانچ تسع ہی وہی خارج قسمت ہی اور مساوات حاصلین کی اس قسم مین نہین ہوتی
مثال صنف پانچوین یعنی مختلط بر مختلط کی ۴ ۱/۳ ۲ ۱/۲ پر مخرج مشترک ۶ ہی اور حاصل
مقسوم ۲۶ اور حاصل مقسوم علیہ ۱۵ اول کو ثانی پر قسمت کیا ایک اور دو ثلث ایک ثلث
الخمس خارج ہوئے وہی خارج قسمت ہی **ف** اس قسم مین کبھی حاصل مقسوم اور حاصل
مقسوم علیہ برابر ہوتا ہی مثلاً تین و نصف کو تین و نصف پر قسمت کرین اور اس صورت مین

خارج قسمت واحد ہوگا اور کبھی زیادہ ہوتا ہی جسکی مثال اوپر گذری اور کبھی کم ہوتا ہی جیسے کہ تین اور ربع چھہ ونصف پر مخرج مشترک ۴ ہی اور حاصل مقسوم ۱۳ اور حاصل مقسوم علیہ ۲۶ اول نسبت ثانی کے نصف ہی پس نصف خارج قسمت ہی **مثال صنف چھٹی یعنی مختلط بر کسر کی** $\frac{6}{4}$ $\frac{3}{4}$ پر مخرج مشترک ۱۲ ہی اور حاصل مقسوم ۸۰ اور حاصل مقسوم علیہ ۹ اول کو ثانی پر قسمت کیا آٹھ اور آٹھ تسع خارج ہوے وہی خارج قسمت ہی **ف** اس صنف مین حاصل مقسوم ہمیشہ حاصل مقسوم علیہ سے زیادہ ہوتا ہی **مثال صنف ساتوین یعنی صحیح بر مختلط کی** ۳ $\frac{5}{4}$ پر مخرج موجود ۴ ہی حاصل مقسوم ۱۲ ہی اور حاصل مقسوم علیہ ۲۱ اول کو ثانی سے نسبت چار سبع کی ہی وہی خارج قسمت ہی **ف** اس قسم مین مساوات حاصلین ممکن نہین مگر حاصل مقسوم کبھی کم ہوتا ہی جسکی مثال گذری اور کبھی زیادہ مثال $\frac{6}{5}$ $\frac{2}{5}$ پر حاصل مقسوم ۳۵ ہین اور حاصل مقسوم علیہ ۳۲ اول کو ثانی پر قسمت کیا ایک اور تین ربع ثمن نکلے وہی خارج قسمت ہی **مثال صنف آٹھوین یعنی صحیح بر کسر کی** ۵ $\frac{3}{4}$ پر حاصل مقسوم ۲۰ ہی اور حاصل مقسوم علیہ ۳ اول کو ثانی پر قسمت کیا $\frac{2}{3}$ ۶ نکلے وہی خارج قسمت ہی **ف** اس قسم مین ہمیشہ حاصل مقسوم حاصل مقسوم علیہ سے زیادہ ہوتا ہی

فصل پانچوین بیان مین تحویل کسر کے ایک نوع سے طرف دوسری نوع کے تحویل کسر اسے کہتے ہین کہ ایک قسم کسر مین دوسری قسم کی کسر دریافت کرین مثلا یہ کہ ۴ ثمن مین کے سدس ہوتے ہین طریقہ تحویل کا یہ ہی کہ عدد کسر کو جسکا بدلنا منظور ہی اوس کسر کے مخرج مین ضرب کرین جسکے ساتھہ بدلنا منظور ہو اور حاصل کو مخرج اوس کسر پر جسکا بدلنا منظور ہی قسمت کرین مثال پانچ سبع کے کی ثمن ہوتے ہین ۵ کو ۸ مین ضرب کیا ۴۰ ہوے ۴۰ کو ۷ پر قسمت کیا پانچ اور پانچ سبع خارج ہوے پس ۵ ثمن اور ۵ سبع الثمن ۵ سبع کے ہوتے ہین مثال دوسری ۳ ربع کے کی ثلث ہوتے ہین ۳ کو ۳ مین ضرب کیا ۹ ہوے ۹ کو ۴ پر قسمت کیا دو اور ایک ربع خارج ہوے

پس دو ثلث اور ایک ربع الثلث تین ربع کے ہوتے ہین **خاتمہ** اس خاتمے مین چند قواعد ضرب اور
قسمت کے ذکر کیے جاتے ہین کہ بہت مفید ہین اور بوسیلہ اونکے تحصیل حاصل ضرب اور خارج
قسمت کی نسبت قواعد مقررہ کے سہل ہی اور اس خاتمے مین دو فصلین ہین **فصل اول** قواعد
ضرب مین **قاعدہ** جبس عدد کی ضرب ۱۰ مین منظور ہو داہنی طرف اوسکے ایک صفر رکھین بعد رکھنے
اس صفر کے وہ عدد جو ہو جاوے وہی حاصل ضرب ہی مثال ۳ کو ۱۰ مین ضرب کیا ۳ لکھ کے اوسکی
داہنی طرف صفر رکھا ۳۰ ہو گئے مثال دوسری ۱۲۷۶ کو ۱۰ مین ضرب کیا داہنی طرف اوسکے
صفر رکھا ۱۲۷۶۰ ہوے اور جبس عدد کی ضرب ۱۰۰ مین منظور ہو اوسے لکھ کے اوسکی داہنی طرف
دو صفر رکھین اور جبسکی ضرب ہزار مین منظور ہو اوسکی داہنی طرف تین صفر لکھین و علی ہذا القیاس
جبسکی ضرب صورت الف مین ہو اوس مین اور کچھ عمل کی احتیاج نہین فقط اوسکی داہنی طرف
اوسقدر صفر جو الف کے داہنی طرف ہون رکھدین **قاعدہ** جبس عدد کی ضرب ۵ مین منظور ہو
اوسکی تنصیف کرکے اگر نصف صحیح نکلے تو اوسکی داہنی طرف ایک صفر رکھدین مثال
$\frac{۱۲}{۶} \frac{۴}{۲} \frac{۶}{۳}$ اور اگر نصف صحیح نہ نکلے یعنی کوئی نصف ساتھ اوسکے اول مین ہو تو عوض نصف کے
۵ داہنی طرف حاصل تنصیف کے لکھدین مثال $\frac{۳۵}{۷}$ $\frac{۴}{۲}$ $\frac{۶}{۳}$ اور جبس عدد کی ضرب ۵۰ مین ہو اوسکے
نصف صحیح پر دو صفر اور نصف غیر صحیح کی داہنی طرف صورت ۵۰ کی لکھدین اور پانسو مین
نصف صحیح پر تین صفر اور نصف غیر صحیح پر صورت پانسو کی لکھدین و علی ہذا القیاس **قاعدہ**
جبس عدد کی ضرب ۱۱ مین ہو اگر مفرد ہو اوسکی صورت کو مکرر لکھ لین مثال ۳ گیارہ مین ۳۳ ہین
۶ گیارہ مین ۶۶ ہین اور اگر مفرد کے ساتھ ہو تو بعد مکرر لکھنے اوسکے دو صفر داہنی طرف لکھدے
مثال ۵۰ گیارہ مین ۵۵۰ ہین اور اگر مرکب ہو تو اوس عدد کے داہنی طرف صفر رکھ کے مقابلہ
صفر سے صورت اوس عدد کی لکھ کے جمع کر لین حاصل جمع حاصل ضرب ہوگا مثال ۴۳ ۶ ۸

اسکی یون صورت ہوئی قاعدہ جس عدد کی ضرب ۱۲ مین ہو اوسکے داہنی طرف
صفر رکھ کے اوسکے دوچند کو صفر کے مقابلے سے لکھ کے اوسکے ساتھ جمع کرلین مثال
۴۱۳ اسکی صورت یون ہوگی اور اگر ضرب مفرد کی ۴ تک ۱۲ مین ہو تو اوسمین یہی کافی ہے
کہ مضروب کی صورت لکھ کر اوسکے داہنی طرف ضعف مضروب کو لکھدین مثال چار ۱۲ مین ۴۸ ہین
اور اگر مضروب مین صفر ہو تو بعد لکھنے ضعف کے داہنی طرف اوسکے اوس صفر کو لکھدین مثال
۳۰ بارہ مین ۳۶۰ ہین **قاعدہ** جس عدد کی ضرب ۱۵ مین ہو اوس عدد کو ساتھ اوسکے نصف کے
جمع کرکے اوسکی داہنی طرف ایک صفر لکھدین اگر نصف صحیح نکلے مثال ۱۵) اور اگر
نصف صحیح نہ نکلے تو بجاے صفر کے ۵ لکھدین مثال ۱۵) **ف** ۱۱ اور ۱۲ اور ۱۵
کے ساتھ اگر ایک صفر یا کئی صفر ہون یعنی ۱۱۰ یا ۱۲۰ یا ۱۵۰ مین کسی عدد کی ضرب منظور ہو یا ۱۱۰۰ یا
۱۲۰۰ یا ۱۵۰۰ مین تو بھی ان تینون قاعدون کے موافق ضرب ہوسکتی ہے یعنی صورت ۱۱ اور ۱۲ اور
۱۵ مین بغیر صفر کے بموجب تینون قاعدون مذکورہ کے ضرب کرے پھر جتنے صفر ۱۱ یا ۱۲ یا ۱۵ کے
ساتھ ہون حاصل ضرب کے داہنی طرف لکھدے مثال ۱۱۰) ۴۷۲ مین مثال دوسری
۱۲۰۰) ۶۵ مین مثال ۱۵۰۰) ۳۴ مین **قاعدہ** جس عدد کی ضرب ۹ مین واقع ہو اوس
عدد پر صفر رکھ کے صورت دس عدد کے بنا اوسکے مقابلہ صفر سے لکھ کے حسب قاعدہ تفریق کم
کرلین حاصل تفریق حاصل ضرب ہوگا مثال ۲۴) ۹ مین **ف** اس قاعدے مین بھی
اگر ۹ کے ساتھ صفر ہون تو بعد اتمام عمل کے صفرون کو داہنی طرف حاصل ضرب کے لکھدین
مثال ۹۰) ۷۵ مین **فصل** دوسری قواعد قسمت کے بیان مین جس عدد کو ۱۰ پر قسمت
کرین اوسکے مرتبے کو حذف کرین جو باقی رہے وہی خارج قسمت ہے پھر اگر مرتبہ اول صفر ہو تو
یہ باقی خارج قسمت کامل ہے اور اگر عدد ہو تو اوسکو ۱۰ کی جانب نسبت کرکے حاصل نسبت کو

باقی پر بڑھالین مثال ۵۶۰ خارج قسمت اسکا ۱۱۲ ہی مثال دوسری ۵۷۵ اول مرتبہ کو حذف
کیا ۷ رہے اوسپر حاصل نسبت ۵ کا طرف ۱۰ اسکے نصف ہی زیادہ کیا ½ ۷ ہوے وہی خارج
قسمت ہی اور اگر کسی عدد کی قسمت ۱۰۰ پر منظور ہو تو اوسکے دو مرتبہ اول سے حذف کردین باقی
خارج قسمت ہی اگر وہ دونون مرتبہ صفر ہون مثال ۷۵۰۰ (۱۰۰ خارج قسمت ۷۵ ہی والا عدد
محذوف کو ۱۰۰ کی طرف نسبت کرکے حاصل نسبت باقی پر بڑھالین مثال ۲۶۷۵ (۱۰۰
خارج قسمت ¾ ۲۶ ہین اسواسطے کہ نسبت ۷۵ کی جو محذوف کیا گیا طرف ۱۰۰ اسکے تین ربع
کسر ہی اور اسیطرح جس عدد کی قسمت ہزار پر ہو اوسکی ابتدا مین سے تین مرتبہ اور جسکی دس ہزار
پر ہو اوسکی ابتدا مین سے چار مرتبہ حذف کرین اور خارج قسمت کو بقیاس تحریر صدر نکال لین

قاعدہ جس عدد کو ۵ پر قسمت کرین اوسکے مرتبہ اول کو چھوڑکے باقی کی تضعیف کر جائین
حاصل تضعیف خارج قسمت ہی اگر مرتبہ اول صفر ہی مثال ۱۲۰) ۵ پر خارج قسمت ۲۴ ہین اور اگر
مرتبہ اول عدد ہو تو عوض ۵ کے ایک اوپر اول مراتب حاصل تضعیف کے بڑھالین اور ۵ سے
کم کو طرف ۵ کے نسبت کرکے حاصل نسبت کو حاصل تضعیف سے ملالین مثال ۶۳۵ / ۱۲۷
مثال دوسری ۶۴۳ / ۱۲۸ ⅗ مثال تیسری ۶۵۴۷ / ۱۳۰۹ ⅖ اس مثال مین مرتبہ محذوفہ ۷ ہی اوسمین سے
واسطے ۵ کے ایک اول مراتب حاصل تضعیف پر بڑھالیا اور ۲ کو ۵ کی طرف نسبت کیا ⅖ ہوے
اوسکو اول مراتب حاصل تضعیف کے تلے لکھدیا اور جس عدد کی قسمت ۵۰ پر ہو اوسکی ابتدا مین سے
دو مرتبہ حذف کرکے باقی کو تضعیف کرین پھر اگر وہ دونون مرتبہ صفر ہون گے خارج قسمت بھی
حاصل تضعیف ہوگا مثال ۴۶۰۰ (۵۰ / ۹۲ اور اگر عدد ہو اوسمین سے ۵۰ کے لیے ایک اول مراتب
خارج قسمت پر بڑھالین اور ۵۰ سے کم کو طرف ۵۰ کے نسبت کرکے حاصل نسبت ساتھ
اوس خارج قسمت کے ملا دین مثال ۶۲۵۰ (۵۰ / ۱۲۵ مثال دوسری ۴۲۵ / ۸ ½ (۵۰ مثال تیسری

۷۵ $\frac{٥١}{١٥}$ جس عدد کی قسمت ۰۰۵ پر ہو اوسکی ابتدا مین سے تین مرتبہ حذف کر کے باقی کی تضعیف کرین اور پانچ ہزار مین چار مرتبہ حذف کرین وبالقیاس قاعدہ مشرحۃ الصدر کے خارج قسمت نکال لین **قاعدہ** جس عدد کی قسمت ۲۵ پر ہو اوسکی ابتدا مین سے دو مرتبہ حذف کر کے باقی کو چار مین ضرب کر جاوین حاصل ضرب خارج قسمت ہوگا اگر دونون مرتبہ محذوف صفر ہون مثال $\frac{١٢}{٤٨}$ (۲۵ اور اگر عدد ہون تو بعوض ہر ۲۵ کے ایک ایک اول مراتب حاصل ضرب پر زیادہ کر لین مثال $\frac{٢٢٢٥}{٨٩}$ (۲۵ مثال دوسری $\frac{٥٣٠}{٢١\frac{١}{٥}}$ اس مثال مین محذوف ۳۰ تھے اوسمین سے ۲۵ کے لیے ایک اول مراتب حاصل ضرب پر بڑھا لیا اور ۵ باقی کو طرف ۲۵ کے نسبت کیا وہ ایک خمس تھا لہذا ایک خمس حاصل ضرب کے تلے لکھا مثال تیسری $\frac{٥٥}{٢\frac{١}{٥}}$ (۲۵ اس مثال مین بعوض ۵۰ کے ۲ اول حاصل ضرب مین بڑھا لیے اور ۵ باقی کو طرف ۲۵ کے نسبت کیا ایک خمس تھا لہذا ایک خمس حاصل ضرب کے ساتھ لکھدیا مثال چوتھی $\frac{٧٨}{٣\frac{٣}{٢٥}}$ اس مثال مین بعوض ۷۵ کے ۳ اول مراتب حاصل ضرب پر بڑھاوے ۳ باقی کو ۲۵ کی طرف نسبت کر کے ۳ پچیسوین حصے ساتھ حاصل ضرب کے لکھدیے **قاعدہ** جس عدد مکرر الصورت کی قسمت ۱۱ پر ہو اوسکا مرتبہ اول خارج قسمت ہے مثال ۴۴) ۱۱ پر ۴ ہے اور اگر اوس عدد کے ساتھ ایک صفر یا کئی صفر ہون تو مرتبہ اول ساتھ اون صفرون کے خارج قسمت ہے مثال ۲۲۰) ۱۱ پر ۲۰ خارج قسمت ہے اور اگر صورت عدد کی دو بار سے زیادہ ہو تو دو صورت جفت ہونے مراتب تکرار کے نصف اون مراتب کے لکھ کر درمیان ہر دو مرتبے کے ایک صفر لکھ جاوے جو حاصل ہو وہی خارج قسمت ہے مثال ۲۲۲۲) ۱۱ پر خارج قسمت ۲۰۲ ہے یا ۵۵۵۵۵۵) ۱۱ پر ۵۰۵۰۵ اور اگر اس صورت مین مقسوم کے ساتھ ایک صفر یا زیادہ ہون تو اونھین خارج قسمت کی داہنی طرف لکھدے مثال ۴۴۴۴۰ (۱۱ پر خارج ۴۰۴۰ ہین اور اگر طاق ہون تو اول مرتبے کو ۱۱ کی طرف نسبت اور باقی کی نصف اوسی طرح پر کہ درمیان ہر دو عدد کے ایک صفر ہو لکھ جاے

اور اوسکے داہنی طرف ایک صفر لکھدے مثال ۶۶۶۶۶) ۱۱پر ۶۰۰۶ اور اگر اس صورت مین مقسوم کے ساتھہ صفر ہو تو اوسمین یہ قاعدہ جاری نہین **قاعدہ** جس عدد کی قسمت ۱۵ پر ہو اوسکے اول مرتبے کو چھوڑکے باقی مین سے ثلث کم کرجاوین پھر اگر اول مرتبہ صفر ہو اور باقی کی ثلث صحیح نکلتی ہو تو عمل تمام ہوگیا بعد کم کرنے ثلث کے مابعد مرتبہ اولی سے جو باقی رہا وہی خارج قسمت ہے مثال ۹۶۳ خارج قسمت اس مثال مین ۴۲ ۶ ہی کہ بعد کم کرنے ثلث یعنی ۲۱ ۳ کے مابعد صفر سے باقی رہا اور اگر مرتبہ اولی صفر ہو مگر مابعد صفر کے ثلث صحیح نہ نکلے تو جو عدد ثلث نکالنے مین مابعد صفر کے بچ رہے اوسکو صفر سے مرکب کرے ترکیب سے یا ۱۰ حاصل ہون گے یا ۲۰ اگر ۱۰ حاصل ہون تو اول مراتب حاصل تفریق کے تلے ۲ لکھدے مثال ۶۴۲ اور اگر ۲۰ حاصل ہون تو واسطے ۱۵ کے ایک اول مراتب حاصل تفریق پر بڑھاوے اور واسطے ۵ کے ۱ اول مراتب حاصل تفریق کے تلے لکھے مثال ۶۹۰ اور اگر مرتبہ اول عدد ہو تو اوسکو تنہا ۱۵ سے نسبت کرے اوس صورت مین کہ مابعد کا ثلث صحیح نکلے اور حاصل نسبت کو اول مراتب حاصل تفریق پر بڑھاوے مثال ۶۵۹ اور اگر مابعد کا ثلث صحیح نہ نکلے تو مرتبہ اول کو ساتھہ اوس عدد کے جو ثلث کے نکالنے سے باقی رہا ہی مرکب کرے اور اوس مین سے ۱۵ کے لیے ایک اول مراتب حاصل تفریق پر بڑھاوے اور باقی کو طرف ۱۵ کے نسبت کرے مثال ۶۵۲ اس مثال مین مابعد مرتبہ اولی کے ثلث صحیح نہین نکلتی بلکہ ۵ مین سے بوقت ثلث نکالنے کے ۲ بچ رہتے ہین اون ۲ کو مرتبہ اولی سے مرکب کیا ۲۷ ہوے ۲۷ مین سے ۱۵ کے لیے ایک اول مراتب حاصل تفریق پر ۲ تھا زیادہ کیا ۳ ہوے اور بعد منہائی ۱۵ کے ۲۷ سے ۱۲ بچ رہے سو اوسپر لکھدیے اوسکی نسبت ۱۵ سے ۴/۵ ہے وہی حاصل تفریق پر بڑھادیے الحمد للہ کہ یہ رسالہ نافع علم حساب مین انجام کو پونہچا بفضلہ تعالی دیکھنے والے اس رسالے کے اصول قواعد حساب مین محتاج اور کتاب کے

ہوں گے خدا تعالیٰ اسے قبول فرماوے اور برادران مومنین کو اس سے نفع بخشے اللّٰھم
یارب الارباب یسر حسابی یوم الحساب وقنی شر الدارین وارزقنی خیر الدارین
واغفر لی ولوالدی ولاساتذتی ولجمیع المسلمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین
والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ علی احسانہ العمیم والصلوۃ علی رسولہ الکریم کہ ان دونوں یہ دونوں رسالے تصنیف مجمع الکمالات
مخزن البرکات جناب مولانا مفتی محمد عنایت احمد غفر اللہ الصمد کہ علم
فرائض میں نہایت بکار آمد ہیں اہتمام سے محمد عبد الرحمن
بن حاجی محمد روشن خان مغفور کے مطبع نظامی واقع کانپور
ماہ محرم الحرام سنہ ۱۲۹۴ ہجری میں چھپکر
تمام ہوئے مفید خاص و
عام ہوئے

اشتہار [illegible]

[illegible]

وجہ مہر و دستخط بر خاتمہ

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی واقع کانپور کی ہو لہذا مہر و دستخط مہتمم ثبت مطبع ہوئے

العبد

[illegible]

محمد روشن خان حنفی سنہ ۱۲[illegible]
محمد عبد الرحمن بن حاجی